صحافتی ضابطہ اخلاق
اور
قرآن حکیم کی تعلیمات

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر ایاز محمد
ایسوسی ایٹ پروفیسر
شعبہ پولیٹیکل سائنس اینڈ بین الاقوامی تعلقات
بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

راحیلہ جمیل، ایم اے جرنلزم
بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

نگارشات ❂ میاں چیمبرز ❂ 3-ٹمپل روڈ ❂ لاہور
فون: 042-6305241-6362412 فیکس: 042-6312968
E-mail:nigarshat@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحافتی ضابطہ اخلاق
اور
قرآن حکیم کی تعلیمات

ڈاکٹر ایاز محمد
ایسوسی ایٹ پروفیسر
شعبہ پولیٹیکل سائنس اینڈ بین الاقوامی تعلقات
بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

راحیلہ جمیل، ایم اے جرنلزم
بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

نگارشات ۞ میاں چیمبرز ۞ 3-ٹمپل روڈ ۞ لاہور
فون: 042-6305241-6362412 فیکس: 042-6312968
E-mail:nigarshat@yahoo.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۶ء۹۵۹۷

۱۹۸ص

۴۳۵۷۹

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	صحافتی ضابطہ اخلاق اور قرآن حکیم کی تعلیمات
مصنفین	:	ڈاکٹر ایاز محمد، راحیلہ جمیل
ناشر	:	آصف جاوید برائے نگارشات پبلشرز میاں چیمبرز، 3-ٹمپل روڈ، لاہور
مطبع	:	المطبعۃ العربیہ، لاہور
سال اشاعت	:	2002ء
قیمت	:	125.00 روپے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

خالقِ مہر و وفا خدائے بزرگ و برتر
کے نام

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

صفحہ نمبر

دیباچہ	9
صحافت - اہمیت و مقاصد	15
مختلف نقطہ ہائے نظر کے حامل ممالک کا صحافتی ضابطہ اخلاق ...	31
پاکستان میں رائج صحافتی ضابطہ اخلاق	39
صحافت کا اسلامی ضابطہ اخلاق	45
وابستگانِ صحافت اور ان کا ضابطہ اخلاق	103
فہرست ابواب	133
کتابیات	137

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

فن صحافت کی تمام ترقی و ترویج اور اہمیت و فوقیت پچھلی ایک صدی سے دوچند ہو گئی ہے۔ آج صحافت زندگی کے تمام شعبوں میں دخیل و کارفرما ہے اور انسانی فلاح و بہبود اور رہنمائی کے اعلیٰ و ارفع مقاصد کی انجام دہی و فروغ پذیری میں ہمہ تن مصروف عمل ہے اور قوم کے اعلیٰ دماغ نت نئی تحریروں سے معاشرتی عکاسی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

انسان باقی لوگوں سے کٹ کر الگ تھلگ کامیاب زندگی بسر کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ آج دنیا کے کسی کونے میں کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے تو چند لمحوں میں اس کی خبر ہوا کے دوش پر سوار ہماری سماعتوں میں رس گھولتی محسوس ہوتی ہے۔ دنیا ایک گاؤں کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اب تو یہاں تک کہا جا رہا ہے کہ آنے والا دور ابلاغیات کا دور ہو گا۔

ترقی یافتہ ممالک کی ترقی کے عوامل کا جائزہ لیا جائے تو ہمیں یہ احساس ہو گا کہ ان ممالک کی ترقی میں دوسرے عوامل کیساتھ ساتھ صحافت اور ذرائع ابلاغ کا عامل بھی شامل ہے کیونکہ صحافت عوام کو نہ صرف حالات و واقعات سے باخبر رکھتی ہے بلکہ ترقی کے فوائد و ثمرات سے آگاہ کر کے ان میں مزید آگے بڑھنے کا جذبہ مہمیز کرتی ہے۔ نہ صرف برائیوں کی نشاندہی کرتی ہے بلکہ ان سے متنفر کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

سیاسی عمل میں، سیاسی سماج کاری، سیاسی بیداری، ترسیل اطلاعات، سیاسی تعلیم و تربیت اور سیاسی بھرتی جیسے اہم سیاسی تفاعل کی ادائیگی مؤثر و مثبت صحافت کے بغیر ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں صحافت و ابلاغیات کی اہمیت دوچند ہو گئی ہے اور آنے والے دور میں سہ چند ہو جائے گی۔

مختلف شعبہ ہائے زندگی کی طرح صحافت کا شعبہ بھی خاصی ابتری اور بدنظمی کا شکار ہے۔ بعض اوقات اس کے منفی استعمال کے ذریعہ انفرادی و اجتماعی بلیک میلنگ سے افراد معاشرہ میں فرسٹریشن کو ہوا دی جاتی ہے کبھی تصویروں اور تحریروں کے ذومعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ کے ذریعہ نئی نسل کے ذہنوں کو پراگندہ کر کے بے راہ روی کی ترویج ونشوونما میں معاونت کی جاتی ہے اور کبھی حقائق کی پیش کاری کے انداز سے ملک میں افراتفری اور انتشار پیدا کر کے زمانے کے امن وسکون کو تباہ و برباد کیا جاتا ہے۔ مغرب و مشرق ہر دو نے اس کو محسوس کیا اور اس تلوار بے نیام کو کچھ اخلاقی ضابطوں کا پابند کرنے کی کوشش کی۔

قرآن پاک کے مطالعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ انسانیت کے پاس قرآن پاک کی شکل میں ایک مربوط و منظم ضابطہ اخلاق موجود ہے لیکن انسان اس سے استفادہ کرنے کی بجائے ان قواعد وضوابط کا سہارا تلاش کرتے ہیں ۔ جو عقل انسانی نے اپنی محدود رسائی کی روشنی میں مرتب کیے ہیں اور نقائص سے مبراء نہیں نیتجتاً ہم دائمی کامیابی سے محروم رہتے ہیں۔ قرآن مجید سرچشمہ نورو ہدایت جہاں زندگی کے دوسرے شعبوں کو نور ہدایت کی روشنی سے منور کرتا ہے وہاں صحافت جیسا اہم ترین فن اور پیشہ بھی قرآنی احکامات کی صورت میں خدائے لم یزل کی ہدایت و رہنمائی سے محروم نہیں۔

معانی و مفاہیم، موضوعات اور علمی اعتبار سے لازوال معجزہ قرآن مجید ایک وسیع ترین کتاب ہے اہل قلم وعلم اور مفکرین و دانشور صدیوں سے اپنے اپنے انداز میں اس کے موضوعات کا احاطہ کرنے میں ہمہ تن مصروف عمل ہیں اور بے شمار نئے پہلو تحقیق سے منظر عام پر آ رہے ہیں اور انشاء اللہ آتے رہیں گے۔

محققین کی بعض مسائل کی تشریحات و توضیحات ایسی ہیں کہ مشرکین کو بھی ان کو مانے بنا چارہ نہیں۔ خدائی کلام کی اس جانچ پرکھ میں انسان کو ہمیشہ سے اپنی کم علمی و کم مائیگی کا احساس دامن گیر رہا ہے۔ آج سے چند صدیاں پیشتر جب عقل انسان بہت سے امور و معاملات کو سمجھنے سے قاصر تھی اور تب قرآنی آحکامات کو بعید از عقل متصور کیا جاتا تھا کیونکہ کائنات ارضی و سماوی کے راز ہائے سربستہ انسانی نظروں سے اوجھل و نہاں تھے لیکن آج سائنس کی ترقی اور نت نئی ایجادات و اختراعات اور کائنات کے پوشیدہ رازوں کی عیاں پذیری سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ قرآنی احکامات و تعلیمات بعید از عقل نہیں بلکہ بالا از عقل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجموعی طور پر عقل انسانی رفتار زمانہ کے ساتھ ساتھ اپنے ارتقائی مراحل کی تکمیل پذیری میں مصروف و محو رہتی ہے جو بات انسان کی عقل نارسا میں چند صدی پیشتر تک عمل دخل سے عاری تھی وہ آج اس کے معانی و مفاہیم کو بخوبی اخذ کرنے اور سمجھنے کی صلاحیت خود پیدا کر چکا ہے قرآن پاک صدیوں سے اپنے مفاہیم و احکامات اور تعلیمات ابدی کے ساتھ صفحہ ہستی پر موجود ہے اور انشاء اللہ موجود رہے گا۔ کہ اس کی حفاظت کا بیڑا خود خدائے بزرگ و برتر نے اپنے ذمہ اٹھایا ہے آج جو باتیں عقل انسانی سے بالا ہیں وہ چند صدیوں بعد اپنے معانی و مفاہیم کے ساتھ اس کے قلوب و اذہان پر آشکارا ہو جائیں گی انشاء اللہ۔

انسانی شعور کی یہ ترقی اور ارتقاء تحقیق و جستجو کا مرہون منت ہے تحقیق اور غور و خوض سے بآسانی قرآن پاک کے مفاہیم کی منازل کر سر کیا جا سکتا ہے۔ زندگی کے معاشی، سیاسی، روحانی، دینی، عدالتی الغرض تمام پہلوؤں کے بارے میں قرآن پاک میں واضح الفاظ میں ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ موجود ہے ضرورت صرف اس ہدایت کاملہ کو تلاش کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی ہے پھر دنیاوی اور اخروی کامیابی انشاء اللہ ہمارے قدموں کی دھول ہو گی۔

اپنی ترقی و اہمیت کے لحاظ سے اگرچہ صحافت کا فن اور پیشہ موجودہ دور کا محتاج ہے لیکن قرآن کے بہت سے اعجازات میں سے ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ صحافت کے تمام قواعد و ضوابط قرآن پاک کی شکل میں خدائے وحدہ لاشریک نے آج سے چودہ سو سال پہلے مسلمانوں کو عطا فرما دیئے تھے ان ضوابط کے مطالعے سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں انسان خوشگوار اور مفید صحافت کے لئے جن ضوابط کو ضروری گردانتے ہیں اور جن کی پابندی کی توقع مشرق و مغرب میں اخبارات اپنے صحافیوں سے کرتے ہیں وہ قرآن پاک میں بہت وضاحت و صراحت کے ساتھ بیان فرما دیئے گئے ہیں۔

صحافتی مندرجات (خبر اداریہ، کالم، فیچر، کارٹون اور تصاویر) کی صداقت معروضیت اور تحقیق بہت اہمیت کی حامل ہے صحافت ایک نہایت اہم مفید اور مقدس فن ہے صحافی جہتوں اور پہلوؤں سے معاشرے کی خدمت کرتا، تازہ ترین اطلاعات فراہم کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لوگوں کو اندھیرے سے اجالے میں لاتا اور ان میں شعور و آگاہی کی بیداری میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ رائے عامہ کی تشکیل و رہنمائی میں اس کی اہمیت کی محتاج بیان نہیں۔ ان تمام اثرات کا ارتکاب صداقت، معروضیت اور تحقیق کا مطالبہ کرتا ہے قرآن پاک میں بات کی صداقت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور متعدد مقامات پر بیان کردہ احکامات خداوندی سے اس کو اہمیت و فوقیت عیاں ہو جاتی ہے قرآن پاک میں صحافی کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ جو کچھ بھی بیان کرتا ہے اس میں صداقت کو ملحوظِ خاطر رکھے۔ صداقت و معروضیت کی یہ ملحوظیت صرف خبروں میں نہیں بلکہ تمام صحافتی مندرجات میں ضروری ہے صداقت اور معروضیت کو لازم قرار دینے کی بنیادی وجہ ان خطرات کا خاتمہ ہے جو غلط خبروں سے معاشرے میں فروغ پذیر ہوتے، معاشرتی بنیادوں کو کھوکھلا کرتے اور جن کے مابعد اثرات تہذیب و تمدن کو گھن کی طرح کھا جاتے ہیں۔

مزاح نگاری اخباری مواد کا ایک اہم حصہ ہے اخباری دنیا میں کالم نویسی اور کارٹون نگاری کی وساطت سے مزاح پیدا کرنے کی سعی کامیاب کی جاتی ہے اس دنیائے رنگ و بو کی دلکشی و رعنائی مزاح سے عبارت ہے اگر انسانی زندگی سے اس عنصر کو مفقود کر دیا جائے تو دنیا بڑی بے رونق اور روکھی پھیکی تصویر کی مانند ہو جس کے تمام کردار بے جان انداز میں اپنے اپنے اعمال کی انجام دہی میں مصروف ہوں قدرت خداوندی کی ودیعت کردہ یہ انسانی صلاحیت اس کائنات کے لئے باعث رحمت ہے لیکن اگر اس میں قواعد وضوابط کا خیال و لحاظ نہ رکھا جائے تو یہی باعث زحمت بن جاتا ہے۔ قرآن پاک میں مزاح نگاری کے قواعد وضوابط پر بڑی تفصیل سے دلکش پیرائے میں روشنی ڈالی گئی ہے اور مزاح نگار کی حدود و قیود کا ذکر متعدد مقامات پر اثرانگیز انداز میں کیا گیا ہے۔ حدود و قیود کا یہ سلسلہ مزاح نگار کی حیثیت و وقعت اور مزاح نگاری کی اثریت و فعالیت میں ممدومعاون ہے۔

انسان صفحہ ہستی پر نت نئے وقوع پذیر ہونے والے تمام حالات و واقعات سے باخبر ہونے کی صلاحیت سے عاری ہونے کے ساتھ ساتھ ان حالات و واقعات کو سیاق و سباق میں سمجھنے سے بھی بعض اوقات قاصر ہوتا ہے۔ وہ تصویر کا روشن اور تاریک پہلو دیکھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اکثر ناکامی سے دوچار ہوتا ہے اس کی اس ناکامی کو کامیابی میں تبدیل کرنے میں اداریہ نگار کا کردار کسی تعارف کا محتاج نہیں اداریہ نگار حالات و واقعات کی کڑیاں ملا کر جس انداز سے نتائج اخذ کرتا اور انہیں قارئین کے سامنے پیش کرتا ہے یہ اسی کا حصہ ہے اداریہ نگار کے فرائض منصبی کی مفید انداز میں ادائیگی چند قواعد و ضوابط کی پابندی کا تقاضا کرتی ہے قرآن پاک میں واضح انداز میں بیان فرما دیا گیا ہے کہ حالات و واقعات کے اس تجزیے میں کن حدود و قیود کی پابندی ضروری ہے اور واقعات و حالات کو کس انداز سے قارئین کے سامنے پیش کرنا، عنوانات و موضوعات کو اداریے کے لئے منتخب کرنا اور معلومات کی فراہمی میں کن امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ قواعد و ضوابط کی یہ پابندی نہ صرف اداریے کی افادیت و اثریت میں اضافے کا موجب ہے بلکہ ان فرسودہ روایات اور عناصر کی بیخ کنی میں بھی معاون ہے۔ جو معاشرے کو ناسور بن کر چمٹے ہوئے ہیں اور ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

فی زمانہ صحافت میں تصاویر کے استعمال کا گراف بہت تیزی سے اوج ثریا کی طرف گامزن ہے اخبارات کی خبریت، دلکشی اور رعنائی کا یہ روزافزوں اضافہ تصاویر کا رہین منت ہے اس خبریت کے پہلو اور دلکشی و رعنائی کے مثبت انداز میں استعمال کے لئے چند قواعد کی پابندی ناگزیر ہے قرآنی تعلیمات سے ایک فوٹوگرافر کی حدود و قیود کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے قرآنی احکامات سے تصاویر کے استعمال اور ان کا ابلاغ کے ذریعے کے طور پر استعمال بخوبی عیاں ہے۔ ان احکامات پر عملدرآمد سے ہمارے معاشرے کو بہت سی بنیادی خرابیوں اور برائیوں سے باآسانی نجات مل سکتی ہے۔

ملک و قوم کے مفادات، جرائم اور مجرموں کی تشہیر اور قوت استدلال کے بیان کے بارے میں قرآن پاک میں متعدد مقامات پر واضح انداز میں احکامات و ضوابط تحریر کناں ہیں ایک صحافی اگر قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنے فرائض منصبی انجام دیتا ہے تو زندگی کے باقی شعبوں کی طرح یہ شعبہ بھی ابدی ترقی و سرفرازی سے ہمکنار ہو سکتا ہے اور صحافت دنیا میں اس معاشرے کے قیام کا خواب شرمندہ تعبیر کرنے میں کامیاب و کامران ہو سکتی ہے جو اس کے داعیان نے دیکھا تھا اور جس کی وہ آج بھی علمبردار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک کے اس اعجاز کا زیادہ احساس اس وقت ہوا جب مجھے دورہ تفسیر کا موقع ملا۔ اس مختصر مگر اہم کورس کے دوران قرآن کا صحافتی ضابطہ اخلاق کے موضوع پر قلم آزمانے کا ارادہ کیا لیکن زمانے کی بے ہنگم مصروفیات کی وجہ سے ارادے بنتے اور ٹوٹتے رہے۔ اس عملدرآمد اس وقت ممکن ہو گیا جب جرنلزم کی ایک ہونہار طالبہ کے تحقیقی مقالہ کی رہنمائی کی ذمہ داری مجھے سونپی گئی۔ میں نے کوچہ تحقیق میں نوآموز محققہ کو جب یہ بتایا کہ یہ موضوع تشنۂ تحقیق ہے اور اس پر کچھ کام کر بھی چکا ہوں تو اس محققہ نے اس مشکل مگر تعمیری کام کی ذمہ داری کو قبول کر لیا۔ اور اس طرح محنت و تجربہ کے حسین امتزاج کے ذریعہ مقالہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس مقالہ میں مناسب قطع و برید اور اضافوں کے بعد یہ کتاب شائع کرنے کے قابل ہوئی تاکہ قرآن پاک کی تعلیم کا یہ پہلو عام آدمی تک پہنچ سکے۔ امید ہے یہ کام میرے، راحیلہ جمیل اور ان اصحاب جنہوں نے اس کار خیر میں ہماری مدد کی۔ سب کے لیے آخرت کا زاد راہ اور معاشرہ کے لیے مشعل راہ ثابت ہو گی۔

اس کاوش میں حتی الامکان یہ سعی رہی ہے کہ ایک تو مجموعی طور پر قرآنی احکامات کی روشنی میں صحافت کے ضابطہ اخلاق کا تعین کیا جا سکے دوسرا اصناف صحافت اور وابستگان صحافت کے لیے الگ الگ ضابطہ اخلاق کا تعین کیا جا سکے۔ اس کتاب میں زیادہ توجہ اخبار پر دی گئی کیونکہ مستقل طور پر موجود رہنے کی وجہ سے ان کے اثرات دیرپا اور ہمہ گیر ہوتے ہیں اور ان کا ریکارڈ بھی با آسانی میسر ہے۔

اپنے موضوع سے انصاف کی حتی الامکان کوشش رہی ہے۔ موضوع مذہبی لحاظ سے بہت حساس اور غلطی کی گنجائش سے مبراء تھا۔ ہر قدم اور ہر لمحہ یہی خدشہ دامن گیر رہا کہ نوک قلم سے کوئی ایسا لفظ قرطاس پر نقش نہ ہو جائے جو آخرت میں خدائے ذوالجلال کے سامنے راندہ درگاہ کر دے۔ اس لیے حقیر مولفین نے اپنی کدوکاش کی حد تک کوئی کوتاہی نہیں کی لیکن اس کے باوجود قارئین سے خصوصاً اہل علم و دانش سے درخواست ہے کہ کہیں کوئی غلطی نظر آئے اسکی نشاندہی فرمائے۔ آخر میں ان تمام افراد جنہوں نے مواد کی فراہمی کتابت، طباعت کے ذریعہ اس کتاب کی تکمیل میں مدد فرمائی تہہ دل سے مشکور ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحافت، اہمیت و مقاصد

صحافت، انسان اور معاشرہ:

صحافت، انسان اور معاشرہ تینوں ایک ہی سلسلے کی ایسی مربوط کڑیاں ہیں جو ایک دوسرے پر ہر صورت اور ہر حال میں اثر انداز ہوتی ہیں۔ یوں یہ کہنا بجا ہے کہ صحافت معاشرے کے لئے آئینے کی حیثیت رکھتی ہے۔ معاشرے کے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں جو نت نئے رجحانات، خیالات اور احساسات و جذبات منصۂ شہود پر ابھرتے اور فروغ پذیر ہوتے ہیں صحافت نہایت دلکش، اور دل پذیر انداز میں ان کے مثبت و منفی پہلوؤں کو سامنے لاتی اور معاشری عکاسی کی نقیب کا کردار ادا کرتی ہے۔ صحافت انسانی رویوں کو سامنے لاتی، ان کی تعریف و توصیف سے مختلف معاشرتی رویوں اور قدروں کو پروان چڑھاتی، اور منفی رویوں اور قدروں کی بیخ کنی کرتی دکھائی دیتی ہے۔ یوں صحافت اور انسان ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم کا کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لازم و ملزوم کے رشتے کو ہم عرف عام میں صحافت کے مقاصد سے تعبیر کرتے ہیں۔ ابتدائی دور میں صحافت کے بنیادی مقاصد تین تھے۔ جن میں:

۱۔ اطلاعات کی ترسیل

۲۔ شعور و آگہی

۳۔ تفریح کی فراہمی

وقت کے ساتھ ساتھ صحافت کے ان بنیادی مقاصد میں وسعت آ گئی ہے۔ صحافت کے مقاصد کا اجمالی جائزہ کچھ اس طرح سے ہے۔

۱۔ ترقی کے رجحان کا فروغ:

ابتدائے آفرینش میں کرہ ارض پر آبادی کی کمی، معاشرتی میل جول کی عدم موجودگی محدود ضروریات زندگی اور دیگر کئی وجوہات کی وجہ سے انسان ایک دوسرے سے الگ تھلگ زندگی بسر کرتے تھے اور چھوٹے چھوٹے قبائل کی صورت میں رہنے کو ترجیح دیتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد میں آبادی کی بہتات، تحفظ کے احساس، باہمی انحصار میں اضافے، معاشرتی میل جول کی فروغ پذیری، بڑھتی ہوئی ضروریات زندگی کی فراہمی اور دیگر وجوہات نے انسان کو گاؤں اور شہر کی صورت میں رہنے پر آمادہ کیا اور ترسیلِ معلومات کے لئے بہت سے کارآمد اور تیز رفتار ذرائع ایجاد کر لئے گئے۔ ریڈیو، ٹی وی، اخبارات، فیکس مشین، ٹیلی پرنٹر اور میل سروس ایسی سہولیات ہیں جن کی وجہ سے دنیا آج ایک انقلاب سے دوچار ہے۔ معاشرتی ترقی کے نت نئے رجحانات کی افزائش اور فروغ پذیری صحافت کی مرہون منت ہے۔ صحافت ترقی کے ثمرات سے نہ صرف لوگوں کو آگاہ کر کے ان میں مزید ترقی کا جذبہ پیدا کرتی ہے بلکہ تمام انسانوں کو ایک دوسرے کے مفید تجربات اور علوم سے گھر بیٹھے مستفید ہونے کا نادر موقع بھی فراہم کرتی ہے۔ آج دنیا کے تیزی سے ترقی کرنے اور رجحانات کی تبدیلی کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں سے سبق سیکھ سکتے ہیں اور دوسروں کی کامیابیوں کو اپنے لیے مشعل راہ بنانے کے قابل ہیں یہ تمام مواقع ہمیں صحافت فراہم کرتی ہے۔

۲۔ صحت مند اور وطن دوست معاشرے کی تشکیل

صحافت ایک صحت مند اور وطن دوست معاشرے کی تشکیل کے لیے کوشاں ہے۔ تاکہ ایک ایسا نظام معیشت و معاشرت قائم کیا جا سکے جو مثبت قدروں کا حامل ہو جس کے نظریات ترقی پذیر ہوں جو موجودہ زمانے کے مسائل حل کرنے کی قوت رکھتا ہو اور اس دنیا کو حقیقی معنوں میں امن و سکون کا گہوارہ بنانے کی صلاحیت و قوت سے مالا مال ہو۔

۳۔ عالمی معاشرے کا قیام

ایک زمانہ تھا کہ انسان معاشرتی میل جول کی عدم موجودگی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا اور بخوشی ایک انسان دوسرے انسان سے سینکڑوں میل دور راہبوں کی سی زندگی بسر کر لیتا تھا۔ لیکن آج اطلاعات کی ترسیل نے انسان میں اتنا شعور پیدا کر دیا ہے کہ معاشرتی میل جول نہ صرف ذہنی و معاشرتی ترقی کا باعث و موجب ہے۔ بلکہ اس کے تحفظ و بقا کا بھی ضامن ہے۔

صحافت کرہ ارض کے انسانوں کے درمیان پائی جانے والی دوریاں ختم کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربتوں کو جنم دینے میں خاصی حد تک کامیاب رہی ہے ایک عالمی معاشرے کا قیام صحافت کے مقاصد میں شامل ہے دنیا کے کسی بھی کونے میں کوئی حکومت عوام کو ظلم و ستم کا نشانہ بنائے، بنیادی انسانی حقوق پامال کرے یا غیرانسانی تشدد روا رکھے اس کی اطلاع ذرائع ابلاغ کے دوش پر دنیا کے ہر کونے میں لمحوں میں پہنچ جاتی ہے اور عالمی سطح پر شروع ہونے والے احتجاج کے سلسلے سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ صحافت آمرانہ رجحانات اور ناموافق رویوں کی کافی حد تک حوصلہ شکنی اور ایک صحت مند تنقید سے منفی رجحانات کی بیخ کنی کرتی ہے۔ یوں ایک جمہوری اقدار و روایات کا حامل معاشرہ پروان چڑھتا ہے اور ایک عالمی معاشرے کے قیام کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

۴۔ حقائق کا انکشاف

مختلف ذرائع سے معلومات اکٹھی کر کے حقائق کو مؤثر انداز میں عوام تک پہنچانا صحافت کے مقاصد میں سے ایک ہے۔ عوامی اذہان کو معلومات کی اس ترسیل کا بنیادی مقصد انسان کے جذبہ تجسس کو پذیرائی بخشنا اور اسے اس قابل بنانا ہے کہ وہ ہمہ قسم کے حالات و واقعات سے باخبر ہو کر ان سے بخوبی عہدہ براہ ہو سکے۔ اور کائنات کے سربستہ رازوں سے آشنائی انسان کو ترقی کی منازل طے کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے۔

۵۔ معیشت کا فروغ

ہر معاشرہ اقتصادی حالات کی بہتری کا خواہش مند ہوتا ہے ملکی معیشت میں آنے والے اتار چڑھاؤ کی ترجمانی صحافت کا مقصد ہے اس شعبے سے وابستہ افرادی کی سعی تمام ہوتی ہے کہ ہر طبقے کے معاشی مفادات کو تحفظ فراہم کر کے ملکی و بین الاقوامی حالات کو پرسکون رکھا جائے اور یوں عوامی رائے کو ایک خاص اور مثبت نہج پر ڈھالا جا سکے۔ کیونکہ دنیا میں انتشار و خرابی کی بنیادی وجہ معاشی حالات کی ابتری ہوتی ہے اس ابتری کی نشاندہی اور اس کا موزوں حل تلاش کرنا صحافت کے فرائض و مقاصد کے زمرے میں شامل ہے۔ صحافت حکومت کی مختلف معاشی پالیسیوں اور معاشرے کی بہتری کیلئے کیے گئے معاشی اقدامات کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو عوام کے سامنے لاتی ہے اور کسی بھی پالیسی کی حمایت یا مخالفت میں رائے عامہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہموار کرنے کی وجہ بنتی ہے یوں حکومت اپنی معاشی پالیسیوں اور اقدامات کے بارے میں محتاط رویہ اختیار کرتی ہے جو معیشت میں بہتری کا باعث بنتا ہے۔

۶۔ سیاسی شعور و استحکام

سیاسی آگاہی، سیاسی سماج کاری، تشکیل مفادات، اجتماعی مفادات اور ترسیل اطلاعات جیسے تمام سیاسی تفاعل کسی بھی سیاسی نظام میں صحافت کے ذریعہ ہی سرانجام پاتے ہیں۔ سیاسی تعلیم و تربیت اور سیاسی بھرتی بھی مؤثر صحافت کے بغیر ناممکن ہے جمہوری اقدار و روایات کی فروغ پذیری ہمیشہ سے صحافت کے مقاصد میں شامل رہی ہے اچھی، آزاد، متوازن اور غیرجانبدار صحافت کا وجود جمہوریت کا مرہون منت ہے۔ آمریت اور بادشاہت میں صحافت ایک ایسی تاریخ بن جاتی ہے جو زمانہ قدیم میں خود پسند بادشاہ اپنے مصاحبوں سے ہیرے جواہرات کے تھال اور قیمتی و نفیس خلعتوں کے عوض، قرطاس بیض پر نقش کرواتے تھے تاکہ وہ آنیوالے دور میں اچھے ناموں سے پکارے جائیں۔

آج کی صحافت عوام کو نہ صرف اپنے سیاسی حقوق کا شعور دیتی ہے بلکہ ان حقوق کی حفاظت کا راستہ بھی دکھاتی ہے۔ جس سے معاشرے کا ہر فرد اپنے حقوق کے حصول کیلئے تگ و دو کرتا ہے اور اپنے فرائض کی ادائیگی کیلئے ہمہ تن مصروف رہتا ہے۔ حقوق و فرائض کی یہ بروقت ادائیگی ملکی استحکام اور معاشرتی فلاح و بہبود کی ضامن ہے۔

اخبارات و جرائد میں شامل مختلف نکتہ ہائے نظر کے حامل مضامین عوام کو کسی بھی ملکی و بین الاقوامی مسئلے کے تمام حسن و قبیح سے باخبر کرتے ہیں جس سے ایک صحت مند اور مثبت رائے عامہ وجود میں آتی ہے جو کسی بھی حکومت کو ان کی پالیسیاں مرتب کرنے کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے اور اسے کوئی بھی ایسے قدم اٹھانے سے باز رکھنے میں خاصی حد تک کامیاب رہتی ہے جو عوامی فلاح و بہبود کے منافی ہو۔ جمہوریت اور صحت مند و متوازن صحافت ایک دوسرے کیلئے لازم و ملزوم ہیں۔ جمہوریت کے بغیر صحافت اپنے بنیادی مقاصد کے حصول میں ناکام رہتی ہے اور آزاد صحافت کے بغیر ایک پارٹی کی آمریت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا دونوں ایک دوسرے کی بقا و ترویج کے اقدامات کی فروغ پذیری کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے کوشاں رہتے ہیں۔

۷۔ رائے عامہ کی تشکیل:

انسان سوچ و فکر کی دولت سے مالا مال اور سیاسی، اقتصادی اور تعلیمی میدانوں میں نت نئی تبدیلیوں کا دلدادہ ہے صحافت ان خیالات و آراء کی تبدیلیوں میں عوام کی مددگار اور نئے افکار کی تشکیل و ترویج میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے اور اپنی صوابدید کے مطابق عوامی اذہان کو ایک مخصوص سمت میں مخصوص سوچ ودیعت کرتی ہے۔ صحافت معاشرتی، سیاسی، اقتصادی اور تعلیمی میدانوں میں وقوع پذیر ہونے والی تبدیلیوں کے مثبت و منفی پہلو عوام کے سامنے غیرجانبداریت سے پیش کر دیتی ہے۔ جس سے عوام میں ایک مربوط و مفید رائے کی تشکیل ہوتی ہے۔ جو آگے چل کر ملکی ترقی میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے۔

۸۔ تفریح کی فراہمی:

عوام کی تفریح طبع کا اہتمام کرنا صحافت کے بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحافتی ذرائع سے عوام کے لیے تفریحی پروگراموں اور تحریروں کا بطور خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ تاکہ اس عنصر کی موجودگی میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی قبولیت کی سند حاصل کر کے قارئین، سامعین اور ناظرین کو ان کے فائدے کی باتیں بتا دی جائیں اس عنصر کی عدم موجودگی سنجیدہ تحریروں اور پروگراموں کے لیے سم قاتل ہو گی۔ کیونکہ صحافتی ذرائع جب تک عوام کو متوجہ کرنے میں ناکام رہیں گے اپنے مقاصد حاصل نہیں کر پائیں گے اور عوام کی توجہ حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ مزاحیہ تحریریں، کارٹون اور مختلف قسم کے مزاحیہ پروگرام ہیں۔ جو دن بھر کے تھکے ہارے عوام کو اگلے دن کی مشقت کے لیے پھر سے تیار کرتے ہیں۔

۹۔ ملکی سلامتی کا تحفظ:

ملکی سلامتی کا تحفظ بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔ ملکی سلامتی اور مفادات کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منافی تحریریں اور پروگرام دکھانے سے احتراز اسی بنا پر کیا جاتا ہے۔ صحافتی آزادی کے حامل ممالک میں بھی صحافتی ذرائع سے ملکی مفاد کے منافی کسی بھی قسم کے مواد کی نشرواشاعت ممنوع ہے صحافت پوری قوم کی آواز، تصویر اور تحریر ہے لہٰذا اس آواز، تصویر اور تحریر سے ملکی مفادات کو تحفظ ملنا چاہئے۔ آف دی ریکارڈ کی اصطلاح ایسے ہی مواقعوں کے لیے ہے۔ کوشش ہمیشہ یہی کی جاتی ہے کہ ذرائع ابلاغ سے ایسا مواد شائع، نشر اور ٹیلی کاسٹ کیا جائے۔ جو لوگوں کے جذبہ حب الوطنی کو ابھارے اور انہیں ذاتی مفادات کو ملکی مفادات پر قربان کرنے کا جذبہ عطا کرے۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ہنگامی حالات اور انتشار و جنگ میں صحافت نے اپنے اس مقصد کی تکمیل کے لیے بے پناہ جدوجہد کی ہے اور حکومت کے چوتھے ستون کی حیثیت سے حالات کو سدھارنے میں سرگرم کردار ادا کیا ہے۔

۱۰۔ خیر و شر کی تمیز:

معاشرے میں بیک وقت نیکی اور بُرائی کے رجحانات فروغ پذیر ہوتے ہیں۔ اگر کسی قوم کا ضمیر زندہ ہو (اس ضمیر کو زندہ رکھنے میں صحافت بہت معاونت کرتی ہے) تو بُرائی کی بیخ کنی اور بھلائی کی افزائش ہوتی ہے جو معاشرے میں امن و سکون کی فضا تخلیق کرتی ہے اور انسان دنیا و آخرت میں کامیاب زندگی گزارنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ عوام میں اچھائی اور بُرائی کا شعور اجاگر کرنے اور قوم کے اجتماعی ضمیر کو زندہ رکھنے میں صحافت ایک کلیدی کردار و حیثیت کی حامل ہے۔ ذرائع ابلاغ نہ صرف لوگوں میں شعور پیدا کرتے ہیں بلکہ انہیں مختلف ترغیبات کے ذریعے اچھائیوں کی طرف مائل اور بُرائیوں سے متنفر بھی کرتے ہیں۔ یوں یہ با آسانی کہا جا سکتا ہے کہ صحافت عوام میں خیروشر میں تمیز کرنے کی صلاحیت پیدا کر کے انسانیت کی خدمت کا کام سرانجام دیتی ہے۔

۱۱۔ ثقافتی ہم آہنگی:

دنیا کے تمام خطوں میں لوگوں کے طرز زندگی اور تہذیب و ثقافت میں تفاوت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایک ہی ملک کے مختلف حصوں میں بھی یہ تفاوت نظر آتی ہے۔ تاہم بنیادیں ایک ہی ہوتی ہیں۔ مختلف علاقوں میں پائی جانے والی ثقافتوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور عوام کو اس ہم آہنگی کا احساس دلانا صحافت کا ایک مقصد ہے تاکہ عوام اپنے ارد گرد کے لوگوں کے بارے میں جان سکیں ان کی ثقافتی روایات سے باخبر ہوسکیں اور دل چسپی کے پہلو سے آگاہی حاصل کر سکیں۔ کسی بھی ملک کے عوام میں ثقافتی ہم آہنگی اس ملک کی قومی یکجہتی ترقی و خوشحالی اور تحفظ و بقا کی ضامن ہوتی ہے۔ کیونکہ یہی وہ عامل ہے جو عوام کو ایک دوسرے کے قریب لاکر ان کو دفاعی لحاظ سے ناقابلِ تسخیر بنا دیتا ہے۔ اگر خدانخواستہ ذرائع ابلاغ اپنے اس مقصد میں ناکامی سے دوچار ہو جائیں تو عوام کے اذہان میں دوریاں جنم لیتی ہیں۔ ذہنوں کی یہ دوریاں سنگین حالات کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں۔ جس کی ایک زندہ مثال پاکستان اور بنگلہ دیش کی ہے۔ بنگلہ دیش کو ایک الگ ملک کی حیثیت دینے میں جہاں اور بہت سے عوامل کارفرما تھے وہاں ایک بنیادی عامل یہ بھی تھا کہ دونوں علاقوں کے لوگوں میں ثقافتی ہم آہنگی کی عدم موجودگی نے بیگانگی و اجنبیت کی ایسی دیوار کھڑی کر دی تھی جسے لاکھوں انسانوں کی بے لوث قربانیاں بھی گرانے میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ یہاں کہا جا سکتا ہے کہ صحافت عوام میں ثقافتی ہم آہنگی کا احساس پیدا کرنے میں ناکام رہی یوں ذہنوں میں پیدا ہونیوالی دوریاں جغرافیائی دوریوں میں تبدیل ہوگئیں اور دنیا کے نقشے پر ایک الگ ملک ابھرا۔ اگر ذرائع ابلاغ ابتدا ہی سے دانش مندی سے ان دوریوں کو ختم یا کم کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو صورت حال اتنی گھمبیر اور خوفناک نہ ہوتی۔

۱۲۔ نوع انسان کی درس و تدریس کا فریضہ:

صحافت آج اپنے پیشہ ورانہ عروج پر ہے اور اس کی وسعت اور حدود اربعہ کا تعین ایک کار محال بن گیا ہے کیونکہ صحافت کی رسائی دنیا بھر کے سیاسی پیچ وخم پر ہے یہ ہر معاشرے کی علاقائی کمزوریوں کو تلاش کر کے اس کے علاج اور تصحیح کے اقدامات کی تشہیر کرتی ہے صحافت سائنس کے کرشمات میں انسانی تباہیوں اور زوال پذیر تمدن کی برائیوں کو مؤثر انداز میں پیش کر کے بنی نوع انسان کو اس روش پر نہ چلنے کی تلقین کرتی ہے اور بنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوع انسان کی معلومات اور اطلاعات میں مسلسل اضافہ کر کے درس و تدریس کے اعلیٰ و ارفع مقاصد انجام دیتی ہے۔

الغرض ہم کہہ سکتے ہیں کہ صحافت کے مقاصد میں وقت کے ساتھ ساتھ بہت وسعت آئی ہے اور یہ انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے اس کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور انہیں جلا بخشنا اس کے فرائض میں شامل ہے۔

قومی یک جہتی ابھارنا، تعلیم و تربیت کو فروغ دینا اور سیاسی شعور کو بیدار کرنا اس کے مقاصد میں مشار ہوتا ہے۔ ناانصافی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا اس کے روزمرہ معمولات ہیں۔ قومی و بین الاقوامی سطح پر عوام کو بحث و تنقید کے لیے پلیٹ فارم کی فراہمی اس کا محبوب مشغلہ ہے۔ ایک صحت مند اور وطن دوست معاشرے کی تشکیل اس کی فطرت ہے ۔ خیروشر کی قوتوں میں تمیز پیدا کرنا، رائے عامہ کی تشکیل اور تفریح کی فراہمی اس کے بنیادی عناصر ہیں اور جمہوری اقدار و روایات کا فروغ اس کی عادت جمیلہ ہے۔

صحافت کی اہمیت

صحافت کے فن اور پیشے کے بارے میں یہ کہنا مبالغہ آرائی نہیں کہ یہ فن اور پیشہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا اس روئے زمین پر زندگی کے ارتقائی مراحل کا آغاز، وقت اور حالات کے تحت اس کے انداز مختلف النوع رہے ہیں اس کے مفہوم میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت میں بھی روزافزوں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کی ودیعت کردہ بہت سی خصوصیات اور صلاحیتوں میں سے ایک صلاحیت اپنے اردگرد کے ماحول اور حالات سے باخبر ہونے اور تبدیلیوں سے آگہی کی خواہش ہے۔

ابتدائی معاشرے میں تہذیب و تمدن کی سہولیات کے فقدان کے باوجود انسان نے (جاننے کی خواہش کے تحت) معلومات اور اطلاعات کے حصول اور ترسیل کے لیے چند ابتدائی قسم کے طریقۂ کار رائج کر رکھتے تھے۔ وہ طریقہ کار موجودہ دور میں ایک مضحکہ خیز حیثیت کے حامل ہیں۔ جیسے ڈھول تاشہ یا منہ سے مخصوص آواز نکال کر اگلی آبادیوں کو اطلاعات اور معلومات فراہم کرنا وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحافت کی اہمیت ماہرین و مفکر کی نظر میں:

چھاپہ خانہ کی ایجاد سے صحافت کی رفتار میں بہت سرعت آئی ہے آج صحافت ہماری روزمرہ زندگی میں پوری طرح دخیل ہے عالمی روابط کی مضبوطی کامیابیوں کا زینہ ثابت ہوتی ہے اور عالمی روابط کی یہ مضبوطی صحافت کی مرہونِ منت ہے صحافت کی اہمیت کے بارے میں ماہرین و مفکرین کی آراء کچھ یوں ہے۔

لارڈ میکالے: "صحافت کو اس کی اہمیت کی وجہ سے ریاست کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے قوت اور اثر درسوخ کے لحاظ سے اسے عدلیہ، انتظامیہ اور مقننہ کا ہم پلہ قرار دے سکتے ہیں۔"

قائداعظم محمد علی جناح: "قوم کی ترقی اور بہبود کے لیے صحافت ایک اہم ضرورت ہے کیونکہ صحافت وہ ذریعہ ہے جو زندگی کے تمام شعبوں میں سرگرمیوں کو فروغ دیتا ہے۔ قوم کی رہنمائی کرتا اور رائے عامہ کی تشکیل دیتا ہے۔ نیز صحافت ایک عظیم قوت ہے یہ فائدہ بھی پہنچا سکتی ہے اور نقصان بھی، اگر یہ ٹھیک نہج پر ہو تو رائے عامہ کی راہنمائی اور ہدایت کا فریضہ انجام دے سکتی ہے۔" ۲

مولانا ظفر علی خان: "حقیقت یہ ہے کہ ملک و ملت کی اصلاح کے لیے صحافت نہایت ضروری ہے۔" ۳

تھامسن جیفرسن: "اگر مجھے اس بات کا فیصلہ کرنا ہو کہ میں ایک ایسی حکومت قائم کروں جس میں کوئی اخبار نہ ہو یا حکومت کے بغیر اخبار تو میں بلا تامل مؤخرالذکر کو ترجیح دوں گا۔" ۴

نپولین: "میں سو سنگینوں کی نسبت ایک اخبار سے زیادہ ڈرتا ہوں۔" ۵

جارج ہشتم: "اخبار ٹائمز (لندن) دریائے ٹیمز سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔" ۶

عنایت اللہ مشرقی: ہفت روزہ چٹان لاہور ستمبر 1953ء ایک شائع شدہ اداریے میں عنایت اللہ مشرقی کے یہ الفاظ شامل اشاعت کیے گئے ہیں جن میں پریس کی طاقت اور اہمیت کو زیادہ واضح اور جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ "مغرب کی زندہ اقوام نے پریس یعنی اخبارات کو ملک کی ایک بڑی طاقت مانا ہے اسے تسلیم کرنے کی بڑی وجہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اخبارات و رسائل کسی خبر، رائے یا حقیقت کو ملک کے طول و عرض میں ایک دم پھیلا دیتے ہیں زندہ قوموں کے افراد انہیں ماننے یا نہ ماننے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اور ملک میں ایک آگ سی لگ جاتی ہے۔ پھر عمل کا دریا بہتا ہے اور مخالفت کو سیلاب کی طرح بہا لے جاتا ہے۔ اصلاح کی یہ ایسی صورت ہے کہ اس کے مقابلے میں بازاری افواہیں، ڈھنڈورے اور عبرت انگیز سزائیں یا انعام اس قدر جلد اثر پیدا نہیں کرتے'' ۷

امریکی اٹارنی جنرل، این مجل (1971ء) : ''عوامی مفاد کے لیے صحافت کی آنکھیں بھی اتنی ہی ضروری ہیں جتنی کہ قانون پر عمل درآمد کرنے والوں کی نگاہیں بلکہ یہ اس سے بھی کہیں زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔'' ۸

فی زمانہ صحافت زندگی کے تمام شعبوں میں دخیل ہے صحافتی مواد عوامی زندگیوں میں مثبت تبدیلیاں پیدا کرتا، سیاسی شعور بیدار کرتا، اور عوامی حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی قوت ہے جس کے استعمال کی راہیں متعین کرنا بہت ضروری ہے اس سے فائدہ اور نقصان دونوں ہو سکتے ہیں۔ عوامی فلاح و بہبود اور ملکی خوشحالی کے لیے اسے باآسانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ عدلیہ، انتظامیہ اور مقننہ کے ساتھ ساتھ صحافت بھی ریاست کا ایک اہم ستون ہے۔ اب یہ فیصلہ ہمیں خود کرنا ہے کہ اس اہم ستون کو ہم ملک کی تعمیر و ترقی کے لیے استعمال کرتے ہیں یا پھر دوسروں کی پگڑی اچھالنے اور انتشار و بدامنی پھیلانے کے لیے اسے بروئے کار لاتے ہیں۔

ضابطہ اخلاق

نظام کائنات اور معمولات دنیا کا اگر ہم سرسری جائزہ لیں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اس کائنات ارضی و سماوی کا بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا عنصر بھی ایک ترتیب ایک نظم اور ایک ضبط کے تحت اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف و محو ہے۔ اور جو بھی عنصر اس نظم و ضبط کی معمولی سی خلاف ورزی کا بھی ارتکاب کرتا ہے اس پر اس کے منفی اثرات کا مرتب ہونا ناگزیر ہے۔ کیونکہ نظم و ضبط ہی زندگی کی علامت ہے اور نظم و ضبط ہی سے زندگی اور کائنات کے ثمرات سے مستفید ہوا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظم و ضبط کے بغیر زندگی ایک ایسے صحرا سے مشابہ ہے جس میں مفید ذخائر تو پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن ان سے مستفید ہونا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

انسانی زندگی کی زمین پر کامیابی و سرفرازی بھی کچھ ابدی اصولوں اور قاعدوں کی مرہون منت ہے۔ جن کی پاسداری خاکی انسان کو نہ صرف خدا کا نائب بننے کا شرف بخشتی ہے بلکہ اسے صحیح معنوں میں اشرف المخلوقات کے اعلیٰ و ارفع مقام پر بھی فائز کر دیتی ہے۔ اور یوں خاکی انسان ستاروں پہ کمند ڈالتا چاند کو اپنا مسکن بناتا، سمندروں میں مچھلیوں کی صورت تیرتا اور فضاؤں میں طائروں کی طرح محو پرواز ہوتا ہے اور سرفرازی و بلندی کے اس مقام کو پا لیتا ہے۔ جس سے وہ اپنی سادہ لوحی اور شیطان کی مکاری و عیار کی وجہ سے محروم ہو گیا تھا۔ ان اصول و قوانین کو ہم قواعد وضوابط کا نام دیتے ہیں۔ زندگی کا ہر شعبہ ان قواعد و ضوابط کے تحت ترقی کی منازل طے کرتا ہے اور ہر پیشے سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے کچھ اصولوں کا انتخاب کرتے ہیں اور پھر تمام زندگی ان ضوابط کے تحت اپنی سرگرمیاں جاری و ساری رکھتے ہیں۔ اخلاقی اصول وضوابط جو کسی بھی پیشے سے متعلق سرگرمیوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ اس پیشے کا ضابطہ اخلاق کہلاتا ہے۔ اس ضابطہ اخلاق کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ۔

”آزادی کے ثمرات سے ہم اس وقت ہی بہتر طور پر مستفید ہو سکتے ہیں جب وہ کچھ حدود میں مقید ہو“

شتر بے مہار آزادی اور کسی بھی اخلاقی ضابطے کی عدم موجودگی فوائد کی بجائے نقصانات کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ فطرت انسانی کے پوشیدہ جواہر اسی وقت عیاں ہوتے ہیں جب اس کے کردار کو کچھ حدود و قیود کا پابند کیا جاتا ہے اور اس کی زندگی میں انضباط کا عمل دخل ہوتا ہے۔

معانی و مفہوم

”ضابطہ“ بنیادی طور پر عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا مادہ ضبط ہے۔ ضابطے کا لفظی مطلب اصول، طریقہ، قاعدہ یا قانون بیا سے انگریزی میں کوڈ Code کہتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قوانین اور قواعد کا قابل قبول نظام جو کسی بھی موضوع سے متعلق ہو۔ جیسے میڈیکل کوڈ جو ڈاکٹروں کے کاروباری ضوابط کا تعین کرتا ہے۔

قوانین اور قواعد کا ایسا نظام بھی کوڈ کہلاتا ہے۔ جو خصوصی حالات میں کام آتا ہے۔ جیسے سوشل کوڈ آف آنرز وغیرہ۔ 2

اخلاق عربی زبان کا لفظ ہے جو خلق کی جمع ہے جس سے مراد طبیعت، عادت، خصلت اور کردار ہے۔

''اصطلاح میں اخلاق سے مراد وہ عادات و خصائل ہیں جو انسان سے مسلسل سرزد ہونے کی وجہ سے اس کی طبیعت کا جزو بن جائیں۔ اگر یہ عادات اچھی ہوں تو انہیں اخلاق حسنہ اور اگر بری ہوں تو اخلاق سیئہ کا نام دیا جاتا ہے۔'' 2

''معیاری رکھ رکھاؤ، بہترین عدل و انصاف اور مہذب فلاسفی کا مطالعہ اخلاق کہلاتا ہے۔'' 4

تعریف:

''ایسی اقدار کا مجموعہ جس کی روشنی میں ایک انسان یہ طے کرتا ہے کہ درست کیا ہے غلط کیا، کونسا فعل جائز ہے اور کون سا ناجائز، ہمارا کس طرح کا رویہ عدل کے دائرہ کار میں آتا ہے اور ہمارے کونسے افعال عدل کی حدود سے تجاوز کر رہے ہیں۔'' 4

مسئلہ یہ ہے کہ مختلف افراد اور معاشروں میں مروّج درست اور غلط کا یہ معیار تفرق کا حامل ہے، غلط اور درست کے پیمانے الگ معیار کے حامل ہیں۔ بحیثیت مسلمان ان اقدار کا مفہوم ہمارے اور لادین معاشروں کے نزدیک مختلف ہے۔ مثلاً کچھ معاشروں میں انسانی ہمدردی کے نقطہ نظر سے سوچا جاتا ہے اور اسی کو معیار تصور کیا جاتا ہے۔ جبکہ کمیونسٹ معاشرے سے فوائد کو معیار گردانتے ہیں۔

''ضابطہ اخلاق وہ اقدار اور روایات یا لائحہ عمل ہے جس کے پیش نظر ہم اپنی کارکردگی معاشرے کے لیے سودمند اور نفع کا باعث بنا سکتے ہیں۔ 5'' ''ایمان اور اعمال صالحہ بنیاد اور اس پر تعمیر کردہ عمارت سے مشابہت رکھتے ہیں۔ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعمال صالحہ کے دو حصے ہیں ایک حصہ جسے عبادت کا نام دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا حصہ اخلاق کہلاتا ہے جس میں انسان سے متعلق تمام اوصاف جمیلہ آ جاتے ہیں۔ اسلام ان دونوں کے متوازن مجموعے کا نام ہے۔"

اخلاق کو ہر دور میں بلند و کلیدی مقام حاصل رہا ہے۔ ابن خلدون کے بقول تو "اخلاق قوموں کے عروج و زوال کا بنیادی سبب ہے۔ اس کے نزدیک جب اللہ تعالیٰ کسی کو بلند مرتبہ اور مقام دینا چاہتا ہے تو پہلے اس کے اخلاق کو بلند کرتا ہے اور اس قوم کو تباہی و ذلت کے قعرِ عمیق میں پھینک دیتا ہے جو بداطوار اور رذائل سے متصف ہو۔

تمام مذاہب کی بنیادی باتوں کا جائزہ لیں تو عیاں ہوتا ہے کہ ہر بانی نے اپنے مذہب کی بنیاد اخلاق پر ہی استوار کی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

انك لعلیٰ خلق عظیم — بے شک آپ اعلیٰ اخلاق پر فائز ہیں۔

جس طرح علم کی کمی خلوص سے پوری ہو سکتی ہے۔ لیکن خلوص کی کمی کسی چیز سے پوری نہیں ہو سکتی، بالکل اسی طرح عبادت کی کمی کی تلافی خوش اخلاقی سے کی جا سکتی ہے۔ لیکن اخلاقی کمزوری کی تلافی کسی دوسرے عمل صالحہ سے ممکن نہیں۔

کسی بھی ادارے میں کام کرنے والوں کی ذمہ داریوں کا تعین کرنے کے لیے ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک کا اپنا اپنا ضابطہ اخلاق ہے۔

صحافتی ضابطہ اخلاق

صحافت کا تعلق اور دائرہ کار انسان اور اس کے تشکیل کردہ معاشرے تک پھیلا ہوا ہے۔ یوں اسے معاشرتی زندگی کی عکاس و ترجمان اور عوام کی رہنما ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ذرائع ابلاغ ہمہ وقت اسی کوشش میں مصروف عمل رہتے ہیں کہ عوام اور حکومت کے مابین خوشگوار تعلقات و توازن پذیری کی جائے۔ ملکی سلامتی کا تحفظ کیا جائے اور افراد معاشرہ کا اخلاقی معیار اعلیٰ ارفع کیا جائے۔

آغاز میں صحافت کا دائرہ کار بہت محدود اور ہمہ گیر اثرات سے عاری تھا۔ لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفتار زمانہ نے جہاں اس کے دائرہ کار میں وسعت پیدا کی ہے۔ وہاں اس کے دائرہ عمل میں جدت اور اثر و نفوذ میں بھی ناقابل یقین حد تک اضافہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی حدود و قیود میں بھی رد و بدل کی ضرورت کا شدت سے احساس ہوا ہے۔

فی زمانہ صحافت کا عمل دخل انسانی زندگی میں اس قدر بڑھ گیا ہے کہ صحافیوں کے طرز تحریر اور انداز فکر کو مختلف قوانین وضوابط کے تابع کرنا پڑا۔ یوں بہت سے قوانین معرض وجود میں آئے۔ جن کی پابندی کی توقع ایک اچھے صحافی سے کی جاتی ہے اور اکثر اوقات یہ اس کے فرائض کی ادائیگی میں اس کے ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔

قانون رازداری، پروٹوکول اور صحافتی ضابطہ اخلاق میں سے صحافی کے لیے صحافتی ضابطہ اخلاق بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ جس کے تحت ایک صحافی اپنی صحافتی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے بخوبی عہدہ براء ہو سکتا ہے اور معاشرے پر مثبت اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

مختلف اکابرین صحافت اور ماہرین مضمون نے صحافتی ضابطہ اخلاق کی تعریف اپنے اپنے انداز میں کی ہے۔ جس سے نہ صرف اس مضمون کی وسعت پذیری کا احساس ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی اہمیت و حیثیت بھی واضح ہوتی ہے۔

۱۔ ''صحافی کو ملکی قوانین کے علاوہ بھی چند قوانین کا پابند رہنا پڑتا ہے، جنہیں صحافتی ضابطہ اخلاق کہتے ہیں۔'' 6

۲۔ ''صحافت اور صحافی'' کے رائٹرز نے ضابطہ اخلاق کو زیادہ واضح انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''اخلاقی روایات کسی بھی پیشے کے وقار کی پہلی شرط ہیں معاشرہ ہر پیشے سے ایسی روایات کی پابندی چاہتا ہے۔ صحافت کے وسیع اثر کے پیش نظر سچ اور حق تک عوامی رسائی کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے صحافیوں کے کام کو منضبط کرنے والے اخلاقی روایات کے ڈھانچے کا وجود اور بھی ضروری ہو جاتا ہے اسی بات کو صحافت کی اخلاقیات میں شامل کیا جاتا ہے'' 7

۳۔ ''صحافتی اخلاقیات سے مراد ایسے صحافتی معیار ہیں، جن کی مدد سے کسی چیز کے اچھے یا بُرے، صحیح اور غلط، ذمہ دار اور غیر ذمہ دار ہونے کی اقدار کا تعین کیا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جا سکتا ہے۔ اس صحافیانہ معیار کو صحافت کی اقدار بھی کہا جا سکتا ہے۔'' (8)

اخلاق کی اہمیت اس بات سے عیاں ہے کہ تمام مذاہب دنیا میں اخلاق کو بلند و برتر مقام دیا گیا ہے۔ اخلاق ایک ایسا محور و مرکز ہے جس کے گرد پوری انسانی زندگی محو رقص اور اپنے دائرہ عمل کا تعین کرتی دکھائی دیتی ہے۔ یوں اخلاق اس بلند مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ جس کے زیر اثر اخلاقی ارتقاء کے امکانات لامتناہی ہو جاتے ہیں۔ اخلاقی اقدار محض عقل، خواہشات، تجربات اور علوم انسانی پر مبنی نہیں ہوتیں کہ جن کے بدلنے سے اخلاقی احکامات بھی بدل جائیں۔ بلکہ اس کا ایک معین ماخذ ہے جس سے اسے پائیداری و استقلال، ترقی کی گنجائش اور بے ربطگی کی عدم موجودگی کو تقویت ملتی ہے۔

اخلاق کی پشت پر سزا اور جزا کا تصور، دنیاوی و اخروی باز پرس کا اندیشہ اور ابدی مستقبل کی خرابی اس کی اہمیت و حیثیت میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ اور انسان میں اخلاقی اقدار پر عمل پیرا ہونے کی رغبت و آمادگی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔

''بعض اوقات اخلاق کو عبادات سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ اخلاق انسانوں کے باہمی تعلقات و معاملات کا نام ہے۔ جبکہ عبادات انسان کے خدا تعالیٰ سے تعلق پر مبنی ہیں۔ گویا اخلاق، حقوق العباد اور عبادات حقوق اللہ کو کہتے ہیں خدا رحمٰن اور رحیم ہے، اس کی رحمت سے کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ جبکہ بندے کی رحمت محدود اور مشروط ہوتی ہے، اس لیے حقوق العباد کو ہر حال میں پورا کرنا چاہئے۔'' (خاکی) (9)

اخلاقی ضابطے افراد کی زندگی کو خیر یعنی نیکی و بھلائی کے قالب میں ڈھالتے اور انسان کو حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی تکمیل کے لیے تیار کرتے ہیں ایک ایسے معاشرے کی تخلیق کا باعث و موجب بنتے ہیں جس کے معیارات اور انسان تمام شعبہ ہائے زندگی میں اخلاقی اقدار کو مشعل راہ بنا لیتا ہے تو نہ صرف اس کے فرائض منصبی کی ادائیگی سہل اور مثبت اثرات کی حامل بن جاتی ہے دنیا آخرت میں کامیابی و سرخروئی کی ضمانت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ اخلاقیات کو دوسرے الفاظ میں چونکہ ہم حقوق العباد سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں لہٰذا حقوق العباد کی بطریق احسن انجام دہی معاشرتی امن و استحکام، ملکی ترقی و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوشحالی، اور افراد معاشرہ کی فلاح و بہبود کی ضامن ہے۔ قرآنی ارشادات و احکامات کی رو سے ہر انسان سے روز قیامت اس کی رعایا کے بارے میں بازپرس ہوگی یہاں رعایا سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے انداز سے مثبت یا منفی انداز میں متاثر ہوتے ہیں۔ کہ وہ روزمرہ زندگی میں حقوق و فرائض کی ادائیگی میں چند حدود و قیود کا پابند رہے۔ حدود و قیود کی یہ پابندی بہتر مستقبل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

حوالہ جات

1. Webster's new twentieth century dictionary (2nd ed) siner and scister p.350
2. خاکی، محمد اسلم۔ مقالات علوم اسلامیہ نیو بک پیلس لاہور۔ ص: 8
3. ایضاً ص: 10
4. Welcox, Ault, Agee, Public, Relation Strategies and tactics. Harper Row P::blishers New York p.108
5. عالی، خالد محمود اردو صحافت تاریخ وفن، نیو یارک پیلس چوک لاہور۔ ص: 761

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف نقطۂ ہائے نظر کے حامل ممالک کا صحافتی ضابطۂ اخلاق

مشہور ماہر نفسیات سگمنڈ فرائڈ نے انسان کے بارے میں بڑی خوبصورت بات کہی ہے کہ "تمام انسانوں میں ایک چیز مشترک ہے اور وہ یہ کہ وہ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔" اس اصول کی روشنی میں اگر ہم کرۂ ارض پر بسنے والے مختلف ممالک کے افراد معاشرہ کا سرسری جائزہ لیں۔ تو ہم اس روشن حقیقت سے آشنا ہوں گے۔ کہ عام انسانی عادات اور جسمانی ساخت کے تفرق کے ساتھ ساتھ رسوم و روایات کے مابین بھی بہت بعد ہے اور بعض اوقات تو مختلف شعبہ ہائے زندگی کے بنیادی اصول بھی ایک دوسرے سے مختلف و متصادم ہیں۔ جس کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک میں زندگی گزارنے کے قواعد و ضوابط اور ضابطہ ہائے اخلاق ایک دوسرے سے کچھ حد تک اختلاف کے حامل ہیں کیونکہ قواعد و ضوابط اور ضابطہ ہائے اخلاق کی تشکیل میں بنیادی عوامل کسی بھی معاشرے کے نظریات، افراد کا انداز فکر، مذہب ، تہذیب و روایات اہم اور کلیدی کردار ادا کرتے ہیں اور یہ عوامل مختلف ممالک کے افراد کے مابین یکسانیت کی بجائے بعد کے حامل ہیں۔

دنیا میں اس وقت اسلامی، مغربی، کمیونزم اور سوشلزم نظریہ حیات مروج ہیں۔ ان تینوں نقطہ ہائے نظر میں اختلاف موجود ہے کیونکہ ہر نقطۂ نظر کے مطابق معاشرے میں اچھائی و برائی ، عدل اور انصاف، ظلم و زیادتی، جائز اور ناجائز کے پیمانے جدا اور بعض اوقات متصادم ہیں۔

مغربی دنیا کا صحافتی ضابطہ اخلاق:

مغربی دنیا میں بالعموم ایسے ممالک کو شمار کیا جاتا ہے ۔ جہاں جمہوریت اور سرمایہ دارانہ نظام کو ستائش کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً امریکہ، برطانیہ اور بیلجیئم وغیرہ۔

ان ممالک میں صحافت اگرچہ بظاہر آزاد ہے، لیکن اس آزادی کی بھی کچھ حدود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعین ہیں جن کی پابندی اخبارات اور منسلک صحافیوں کو بہرطور کرنا ہوتی ہے۔ اور یہ ان ممالک میں صحافیوں کا ضابطہ اخلاق ہے۔

ضابطہ اخلاق:

امریکہ میں صحافتی ضابطۂ اخلاق کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں زندگی کے باقی شعبوں کی طرح صحافت کے شعبے کے لیے بھی قواعد وضوابط کا تعین ایک صدی سے کم عرصہ پہلے ترتیب دیا۔ World Press Encyclopaedia vol. i, ii کے مطابق پہلی دفعہ 1926ء میں امریکی پیشہ ور صحافیوں کی تنظیم Segma Deltachi سگما ڈیلٹاچی نے صحافیوں کے لیے ضابطۂ اخلاق کا تعین کیا اور 1973ء میں اس ضابطے پر نظرثانی کی گئی۔ اس تنظیم کا نقطہ نظر ہے کہ صداقت کی خدمت اور اس کو پیش نظر رکھنا صحافتی فرائض کی ادائیگی میں صحافیوں کا فرض اولین ہے ملک میں ابلاغ عام کے جتنے بھی ادارے اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف عمل ہیں انہیں آئینی حدود میں رہتے ہوئے حقائق کو منظر عام پر لانا، عوامی مباحث اور اطلاعات کی ترسیل کی ذمہ داری نبھانی چاہیے۔ صحافی کو اپنی ذمہ داریاں، ذہانت، معروضیت، درستگی اور شائستگی کے ساتھ تکمیل پذیر کرنی چاہییں۔تاکہ وہ معاشرے کے لئے مفید اور کارآمد شہری کا کردار ادا کرسکیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے رہنما اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

ذمہ داری:

حالات و واقعات کے بارے میں تمام تفصیلات جاننے کے عوامی حقوق اور دلچسپی کا خیال رکھنا میڈیا کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اخبارات کے تمام مندرجات کا بنیادی مقصد، عوامی فلاح و بہبود ہے اور معاشرتی ترقی کا حصول ہے۔ صحافتی حیثیت کو ذاتی مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کرنا اعلیٰ ترین اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کے مترادف ہے۔ ایک صحافی کو اپنے فرائض اور حقوق کے بارے میں محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیے اور کسی بھی قسم کے حالات میں اعتماد کو مجروح نہیں کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخلاقیات:

صحافی کو صداقت کے ساتھ ساتھ ان تمام مفادات کے حصول سے بالاتر رہنا چاہیئے۔

۱۔ تحفے تحائف اور دیگر مراعات کو قبول کرنے سے پرہیز اسکی اولین ذمہ داری ہے

۲۔ ثانوی ملازمت، سیاست میں شرکت، سرکاری عہدے کی قبولیت، اور کمیونٹی ادارے میں ملازمت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

۳۔ نجی اداروں سے ملنے والی اطلاعات کے خبری حوالے اور مواد کے اعتبار سے اشاعت عمل پذیر کرنی چاہیئے۔

۴۔ عوامی مفادات سے مطابقت رکھنے والی خبروں کی اشاعت، اور عوام کو پبلک ریکارڈ دیکھنے کی سہولت فراہم کرنی چاہیئے۔

۵۔ خبروں کے خفیہ ذرائع کا تحفظ لیکن بوقت ضرورت اسے اپنے ان ذرائع کو ظاہر بھی کر دینا چاہیئے تاکہ اعلیٰ ترین مقاصد کا حصول ممکن ہو سکے۔

درستگی اور معروضیت:

اچھی اور معیاری صحافت کی بنیاد عوامی اعتماد ہے۔ اور صداقت کی فروغ پذیری بنیادی مقصد کہا جاتا ہے۔

۱۔ خبروں میں معروضیت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ایک آزمودہ اور تجربہ کار پیشہ ور صحافی کی علامت ہے۔

۲۔ درست اور مکمل حقائق کی فراہمی۔ معروضیت میں شمار کی جاتی ہے۔

۳۔ سرخیوں میں استعمال شدہ الفاظ کی متن سے ہم آہنگی ہونی چاہیئے تاکہ قارئین کو ذہنی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۴۔ خبر کا ذاتی رائے اور جانبداری سے پاک ہونا ازحد ضروری ہے ورنہ خبر درستگی اور معروضیت سے عاری قرار پائے گی۔

۵۔ ادارتی تبصروں میں طرفداری سے اجتناب، کیونکہ یہ صحافتی روح کے منافی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور شفاف رائے عامہ کی تشکیل میں بنیادی رکاوٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۶۔ خصوصی مقالات میں اپنی رائے دی جا سکتی ہے تا کہ عوام کو کسی بھی ایشو کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں سے آگاہ کر کے مفید اور مثبت رائے عامہ تشکیل دی جا سکے۔

انصاف اور شائستگی:

خبروں کی پیشکش میں عوامی وقار، حق خلوت، اور عوامی بہبود کا احترام ملحوظ خاطر رکھنا لازم ہے۔

۱۔ اخلاقی کردار کو متاثر کرنے والے الزمات کی اشاعت سے گریز کرنا چاہیئے کیونکہ یہ عوامی اخلاقیات کو تباہ کرنے کا موجب بنتا ہے۔

۲۔ افراد کی نجی زندگی میں غیر ضروری مداخلت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کسی فرد کی نجی زندگی کی خرابیوں کو منظر عام پر لا کر اسے ذلیل و رسوا کرنا اخلاقیات کے منافی ہے۔

۳۔ دوسروں کی کمزوریوں اور بُرائیوں کے بارے میں بلاوجہ تجسس کو ہوا دینے سے گریز لازم ہے۔ کیونکہ بعض اوقات یہ تجسس کسی بھی بڑی خرابی کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے۔

۴۔ اپنی غلطی کی فوری اور مکمل اصلاح اور ضروری ہے، اور آئندہ کے لیے اجتناب لازمی ہے۔

۵۔ ہر قسم کی خبروں کے لئے صحافی عوام کو جوابدہ ہوں گے۔ اور ان ذرائع کے بارے میں عوام کو اپنی تشویش کے اظہار کا حق حاصل ہے یعنی بوقت ضرورت کورٹ صحافی سے اس کا ذریعہ اطلاع پوچھنے کی مجاز ہے۔

عہد نامہ یا حلف نامہ:

صحافی اس بات کے پابند ہیں کہ وہ ان اخلاقی اقدار پر عمل پیرا ہو کر ان کے انحراف سے بچیں گے۔ اور تمام اخباری نمائندوں کی ان معیارات پر عمل درآمد کے سلسلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں حوصلہ افزائی کریں گے۔ اس ضابطۂ اخلاق کا مقصد عوام اور صحافیوں میں باہمی اعتماد اور احترام کا تحفظ ہے۔ اور اس مقصد کی تکمیل کی کوشش ہونی چاہئے۔

بنیادی طور پر یہ ضابطہ اخلاق صحافی کو اپنے قارئین کے سامنے روزمرہ واقعات کا سچا جامع اور معنی خیز مگر بامقصد نقشہ پیش کرنے، معاشرے کے مختلف گروہوں کی نمائندہ تصویر ابھارنے اور معاشرے کے اہداف و اقدار کی نشوونما میں مدد فراہم کر سکتا ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس پر عمل درآمد سے ایک صحافی معاشرے میں ایک باوقار مقام حاصل کر سکتا ہے۔ اور عوام کے بنیادی حقوق کا بخوبی تحفظ کر سکتا ہے۔

اشتراکی ضابطۂ اخلاق:

اشتراکی ممالک سے مراد وہ ممالک ہیں جہاں جمہوریت یا بادشاہت کی بجائے کمیونزم رائج رہا۔ ان ممالک میں روس، چین، یوگوسلاویہ اور دیگر ممالک شامل ہیں۔ سویت یونین کی علاقائی شکست و ریخت کے نتیجہ میں نئی جنم لینے والی ریاستوں میں روس کا پرانا نظام بھی دم توڑ گیا ہے۔ مزید براں WARSA پیکٹ میں جکڑے ہوئے دیگر ممالک میں بھی ۔یاسی نظام تبدیل ہو گیا ہے البتہ یہ نظام ایک عرصہ تک بڑے خطہ پر موجود رہا ہے۔ اور اس وقت بھی چین میں موجود ہے اس لئے اس کا صحافتی ضابطہ اخلاق کا احاطہ کرنا بھی از حد ضروری ہے۔ زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح ذرائع ابلاغ کو بھی ان معاشروں میں مشترکہ ملکیت تصور کیا جاتا ہے اور ان کا اولین فریضہ کمیونزم کا پرچار گردانا جاتا ہے۔ یہاں اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ کو اس حد تک آزادی دی جاتی ہے کہ وہ خبر شائع یا نشر کر سکیں کس قسم کی خبر شائع یا نشر کرنی ہے اور کونسا مواد قارئین و سامعین تک پہنچنا چاہئے۔ اس کا تعین حکومت یا اس کا مقرر کردہ کوئی ادارہ کرتا ہے۔ ان معاشروں میں اخلاقیات پر اسی حد تک زور دیا جاتا ہے ۔ جتنا حکومت کے حق میں بہتر ہو۔ بنیادی حقوق کا تعین بھی حکومت ہی کرتی ہے اور یہاں پر عوام کو حاصل شدہ بنیادی حقوق دوسرے ممالک کے عوام سے خاصی حد تک مختلف ہیں کیونکہ اس نظریے میں یہ یقین بنیادی حیثیت کا حامل ہے کہ عوام کو خوراک، مکان اور تن ڈھانپنے کے لیے کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ باقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیزوں کی خواہش آسائشات میں شامل ہے اور آسائشات کی فراہمی حکومت کی ذمہ داری میں شامل نہیں جہاں تک اطلاعات کے حصول کا تعلق ہے تو عوام کو اپنی اس حد تک ہی اطلاعات فراہم کرنی چاہئیں جتنا اس کے حق میں بہتر ہو ہر قسم کے حقائق کی فراہمی عوام کے بجائے حکومت کے لیے ضروری ہے کیونکہ عوامی بہبود کی پالیسیوں کی تشکیل حکومتی ذمہ داری ہے۔

ڈاکٹر مہدی حسن کی کتاب ''جدید ابلاغ عام'' اور احسن اختر ناز کی کتاب ''صحافتی ذمہ داریاں'' کے مطابق اشتراکی ممالک میں 'World Press Encyclopaedia'، اخبارات کا ضابطۂ اخلاق مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل ہے۔

ذرائع ابلاغ کا مقصد:

اشتراکی ممالک میں اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ کا بنیادی اور اولین مقصد حکومتی پالیسیوں کو عوام میں مقبول بنانا اور ان کی ترویج و تشکیل میں مدد فراہم کرنا ہے۔ لہٰذا صحافی کا بنیادی فریضہ اقتصادی و ثقافتی ترقی کا فروغ اور فرد میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کی بیداری ہے۔

تنقید کی حدود:

آزادیٔ صحافت کے تحت مختلف اداروں کی کارکردگی اور حکومتی کاموں کی خامیوں اور کمزوریوں کو تنقید کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے البتہ یہ تنقید بھی کچھ حدود کے تحت ہونی چاہیئے۔ لیکن اشتراکی نظام کے حسن و قبح پر بحث سے گریز ضروری ہے۔ کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ حکومتی پالیسیوں کے مثبت پہلوؤں کو زیادہ سے زیادہ عوام کے سامنے لایا جائے اور عوامی رائے حکومتی پالیسیوں کے حق میں ہموار کی جائے۔

آزادی صحافت کی حدود:

صحافیوں اور اخبارات کو اپنے فرائض کی ادائیگی اور آزادی حاصل ہے۔ لیکن اس آزادی کی چند حدود و قیود ہیں۔ جن کی پابندی کے لیے ضروری ہے ۔ ان حدود کے تحت صحافی اور اخبارات کے لیے کسی بھی ایسی خبر، مضمون یا کالم کی اشاعت سے گریز اخلاقی ضوابط کا حصہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس میں اشتراکیت پر بحث اور اس کی خامیوں کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہو۔

مواد کی اشاعت:

تمام قسم کے اخبارات اور رسائل میں صنعت اور تجارت کی خبروں کے لیے مختص جگہ میں تناسب کی موجودگی ضروری ہے۔ صحافیوں کے لیے صنعتی اور تجارتی خبروں کی اشاعت میں اس چیز کا خیال کرنا ناگزیر ہے۔ بصورت دیگر وہ صحافتی اخلاقیات کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوں گے۔

عوامی تعلیم و تربیت:

اشتراکی صحافت کو مستقلاً عوام کو جمالیات، اخلاق اور آرٹ کی تعلیم دینے میں مصروف رہنا چاہیے۔ عوام کی عملی زندگی میں تیاری کے لیے لالچ، خود غرض انفرادیت اور ذاتی ملکیت کے تصور پر تنقید ازحد ضروری ہے تاکہ ان تصورات کے بارے میں عوامی اذہان میں نفرت کے جذبات کو پیدا کیا جا سکے اور لوگ مشترکہ ملکیت کے تصور کی زیادہ سے زیادہ حمایت کریں اور اشتراکیت پھیل سکے۔

نسل پرستی، جنگ، عوام میں نفرت و تعصب کے جذبات پیدا کرنے اور فروغ دینے والے خیالات کی اشاعت سے گریز صحافتی اخلاقیات میں شامل ہیں تاکہ معاشرتی امن و استحکام کو برقرار رکھا جا سکے۔

سنسنی خیزی سے اجتناب:

صحافیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ خبروں اور مضامین میں بلا ضرورت سنسنی خیزی سے گریز کریں یا تجارتی لین دین کے طور پر صحافت کے مقدس پیشے کے استعمال سے صحافیوں کو اجتناب کرنا چاہیے۔ آئین کے تحت تفویض کردہ آزادی سے مستفید ہونے کے ساتھ ساتھ عوامی ذمہ داری کا شعور رکھنا صحافی کا اخلاقی فرض ہے۔

سنسر شپ اور مختلف پابندیاں:

حکومتی اور عوامی مفادات کے حصول کے لیے پریس پر کنٹرول ضروری ہے۔ جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے مختلف قسم کی پابندیاں اور سنسر شپ کا نظام موجود ہے۔ بقول کارل مارکس۔

''سنسر شپ صحافت کے غلط استعمال سے کم بُری چیز ہے۔''

کمیونسٹ ضابطہ اخلاق کے تحت صحافی کا یہ اولین فریضہ ہے کہ وہ کمیونسٹ پارٹی اور حکومتی پالیسیوں کی حمایت کرے خامیوں پر تنقید کی اجازت ہے۔ لیکن اس انداز سے کہ عوام میں اپنے حقوق کا شعور پیدا نہ ہونے پائے۔ اور وہ حکومت کے خلاف احتجاج نہ کریں۔

ماؤزے تنگ اپنے مضامین ''عوام کی خدمت کرو'' میں اس اصول پر اس انداز سے روشنی ڈالتے ہیں۔

''اگر ہمارے اندر خامیاں ہیں تو عوام کے بتائے جانے یا ان پر تنقید کیے جانے سے خائف نہیں۔ کیونکہ ہم عوام کے خادم ہیں۔ ہر شخص خواہ وہ کوئی بھی ہو ہماری خامیاں بتا سکتا ہے۔ اگر وہ درست کہہ رہا ہے۔ تو ہم ان کی اصلاح کر لیں گے۔ اگر اس کی تجویز سے عوام کا فائدہ پہنچتا ہے تو ہم اس پر عمل کریں گے، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ یہ خامیاں عوام کو بتائی جائیں اور وہ حکومت کے خلاف نامناسب رویہ اختیار کریں بہتر ہے کہ یہ خرابیاں یا خامیاں حکومت کو بتا دی جائیں۔ تاکہ امن و امان کی صورت حال کو متاثر کیے بغیر انہیں دور کرنے کے اقدامات کیے جا سکیں اور اشتراکی نظام پوری استحکامیت کیساتھ عمل پذیر رہے۔

اس ضابطۂ اخلاق کا سرسری مطالعہ قاری پر یہ حقیقت عیاں کر دیتا ہے۔ کہ یہ اخلاقی ضوابط صحافی کو کمیونسٹ پارٹی کی تائید و حمایت کے علاوہ عوامی رہنمائی، متبادل قیادت کی فراہمی، عالمگیر معاشرے کے قیام، خیر اور شر کی تمیز اور مفید رائے عامہ تشکیل دینے میں مدد دینے سے قاصر ہے ان کی رو سے صحافی معاشرتی تصویر کا صرف روشن رخ سامنے لانے کا متحمل ہو سکتا ہے حکومتی خرابیوں اور پارٹی کی کمزوریوں کو منظر عام پر لا کر عوام کو اپنے حقوق کے لیے لڑنے پر تیار کرنا اس کے بس کی بات نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں رائج صحافتی ضابطۂ اخلاق

قیام پاکستان کے وقت جہاں دوسرے شعبہ ہائے زندگی کی حالت دگرگوں تھی۔ وہاں صحافت کا شعبہ خاصی حد تک ابتری سے بچا ہوا تھا۔ تحریک پاکستان میں مسلم صحافت نے جو مثبت کردار ادا کیا ہے۔ وہ ہماری روشن تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ آزادی کے بعد حالات کی تبدیلی کی وجہ سے دوسرے شعبہ ہائے زندگی کی طرح صحافت کے شعبے کو بھی نئے سرے سے استوار کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ پے در پے ہونے والے واقعات نے اس ضرورت کو اور شدید کر دیا کہ صحافیوں کی آزادی کو برقرار رکھنے اور مثبت اثرات کے حصول کے لیے ایک باقاعدہ ضابطۂ اخلاق کی موجودگی بہت ضروری ہے۔ تاکہ صحافیوں کے دائرہ کار کا تعین کیا جا سکے۔ اسی ضرورت کے تحت پاکستان میں وقتے وقفے سے دو مختلف ضابطۂ ہائے اخلاق کو رائج کیا گیا۔ یہ دونوں ضوابط تھوڑے بہت ردو بدل کیساتھ آج بھی پاکستان میں مروج ہیں۔

پاکستان میں دو قسم کے صحافتی ضابطہ ہائے اخلاق ہیں۔ جن میں ایک کا نام ''کونسل آف پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹر (CPNE) کا ضابطہ اخلاق'' اور دوسرے کا نام ''پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹ (PFOJ) کا ضابطہ اخلاق ہے۔ ان دونوں ضوابط کے خاص اور بنیادی اہمیت کے حامل نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

کونسل آف پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹر کا ضابطۂ اخلاق:

اس ضابطہ اخلاق کی تدوین و تیاری کا کام 1963ء میں شروع کیا گیا۔ بدلتے ہوئے حالات اور تقاضوں کا ساتھ دینے کے لیے اب تک تین مرتبہ 1967، 1983، اور 1987ء میں اس پر نظرثانی کر کے کچھ نکات حذف کر دیے گئے ہیں۔ اب یہ ضابطۂ اخلاق بنیادی طور پر چودہ نکات پر مشتمل ہے یہ نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

کونسل آف پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹر (CPNE) کا ضابطہ اخلاق:

اس کونسل نے صحافیوں کے فرائض منصبی کی بخوبی ادائیگی کے لیے مندرجہ ذیل نکات کی تشکیل دیے جن کی پابندی کی توقع تمام صحافیوں سے کی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۱۔ مضامین، خبروں تصاویر اور اشتہارات کی اشاعت کے وقت خیال رکھا جائے۔ کہ ایسا مواد شامل اشاعت نہ ہو۔ جس کے بارے میں یہ یقین ہو یا شائبہ پایا جاتا ہو کہ

i) وہ غیراخلاقی اور غیر شائستہ ہے۔ اور اخلاقی اقدار و روایات کے منافی ہے۔ یا پھر ان سے متصادم ہے۔

ii) افراد اداروں اور گروہوں کے خلاف نازیبا اور غیرمہذب الفاظ کا استعمال نہ کیا جائے جو دل آزاری کا باعث ہے اور عوامی اخلاقیات کو تباہ کرنے کا موجب ہوں۔

iii) من گھڑت اور غلط الزامات کی اشاعت پر مشتمل ہوں جو کسی بھی فرد یا ادارے کی سماجی حیثیت کو متاثر کرنے کا باعث ہوں۔

iv) جو فرقہ وارانہ، علاقائی اور صوبائی تعصبات کی فروغ پذیری کا باعث یا پھر ملکی سلامتی کے منافی ہو۔

v) جرائم اور مجرموں کی بلاوجہ تشہیر سے گریز کرنا چاہئے کیونکہ اس سے معاشرے میں بُرائی کے رجحانات کو فروغ ملتا ہے اور شہرت کے متمنی افراد کے گھٹیا جذبات کی تسکین ہوتی ہے۔

vi) جو تشدد پسندی کو فروغ دینے کی بنیادی وجہ بنے اور معاشرے میں بد امنی و انتشار پھیلانے اور معاشرتی امن و استحکام تہہ بالا کرنے کی وجہ بنے۔

۲۔ ہر شخص عزت نفس کا مالک اور ہتک عزت کا دعویٰ کرنے کا حقدار ہے لہٰذا مواد کو شامل اشاعت کرتے وقت یہ خیال رکھا جائے کہ الفاظ اور جملے ایسے نہ ہوں جو بعد میں اخبارات اور صحافیوں کے لیے پریشانی کا باعث بنیں۔

۳۔ اخباری مندرجات میں حقائق مکمل طور پر اور معروضی انداز میں بیان کئے جائیں۔ خبروں کے متن سے مختلف سرخیاں دینے سے گریز کیا جائے، آف دی ریکارڈ گفتگو کی اشاعت سے اجتناب اور ایمبارگو کے لیے وقت کی پابندی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۴۔ اپنا ذریعہ معلومات صحافی پوشیدہ رکھنے کا مجاز ہے۔ لیکن بوقت ضرورت عدالت اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سے پوچھ سکتی ہے۔

۵۔ تجارتی اشتہارات، اعلانات اور دیگر مضامین عوامی دلچسپی کی خبروں سے علیحدہ ہوں۔

۶۔ کسی بھی غیر ملکی ادارے یا ایجنسی سے کسی بھی قسم کی مالی امداد ایک اخبار کے لیے ناجائز ہے، اشتہارات کا معاوضہ اس سے الگ ہے۔

۷۔ غیر جانبداری اور عہدہ کی پاسداری کو متاثر کرنے والی اشیاء و الفاظ صحافی کے لیے شجر ممنوعہ ہیں۔ اسے کسی بھی قسم کے تحفے تحائف اور دیگر مراعات کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔

۸۔ دوست ملکوں کی دوستی یا وقار کو متاثر کرنے والے صحافتی مندرجات کی اشاعت سے اجتناب ضروری ہے۔ بین الاقوامی نوعیت کی کوئی بھی خبر شائع کرتے وقت ملکی دوستی، وقار اور قومی مفاد کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۹۔ جائز تصحیح یا تردید جلد از جلد شائع کی جائے۔

۱۰۔ قومی یکجہتی اور نظریہ پاکستان کے منافی مواد کی اشاعت ناجائز اور صحافتی جرائم میں شامل ہے۔

۱۱۔ افواج پاکستان اور سول آرمڈ فورسز کی وفا داری و اطاعت پر چوٹ کرنے والی اطلاعات اور خبروں کی اشاعت پر پابندی ہے۔

۱۲۔ افواج پاکستان کی کارکردگی اور رویے پر جائز تبصرہ کیا جا سکتا ہے لیکن انہیں سیاست میں گھسیٹنے سے اجتناب ضروری ہے۔

۱۳۔ پارلیمانی رپورٹنگ میں ان نکات کی رپورٹنگ منع ہے۔ جن کو سپیکر نے ریکارڈ سے حذف کرنے کا حکم صادر فرمایا ہو۔

۱۴۔ عدالتی رپورٹنگ میں فریقین کا مؤقف درست طریقے سے شائع کیا جائے۔ دلائل و حقائق میں رد و بدل ضابطہ اخلاق کے منافی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حذف شدہ نکات:

مختلف ادوار میں اس ضابطہ اخلاق پر کی گئی نظر ثانی میں چند ایک نکات حذف کر دیئے گئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ صحافت ایک عوامی ادارہ ہے اسے انفرادی یا اجتماعی طور پر ملک دشمن مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بننے سے اجتناب کرنا چاہئے اور ایسے مواد کی اشاعت سے گریز ضروری ہے جو اس پیشے کے تقاضوں کے منافی اور عوامی مفاد کے لیے مضر ہوں۔

۲۔ مزدوروں سے متعلق واقعات اور خبریں حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کریں، صنعتی اور دوسرے پیداواری یونٹوں، رفاہ عامہ کے اداروں اور لازمی سروسز میں ہڑتال یا بدامنی کی حوصلہ افزائی سے گریز کیا جائے۔ صنعتی تعلقات اور حالات کار پر جائز تبصرہ ہو سکتا ہے۔

۳۔ طلباء کے منفی رجحانات کی حوصلہ افزائی پر مبنی مواد کی اشاعت ممنوع ہے تعصب اور جانبداری سے پاک تبصرے اور مضامین شامل اشاعت ہو سکتے ہیں۔

۴۔ تمام اخبارات کے لیے اس ضابطہ اخلاق کا مکمل احترام اور اس کے منافی مواد کی اشاعت کی پابندی ضروری ہے۔

”پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹ کا ضابطہ اخلاق“

کارکن صحافیوں کی اس تنظیم نے ۱۹۵۰ء میں اپنے لیے ضابطہ اخلاق مرتب کیا۔ اس پر نظر ثانی ۱۹۶۳ء میں کی گئی۔ ۱۹۶۳ء کا نظر ثانی شدہ ضابطہ اخلاق ۱۳ نکات پر مشتمل ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ کوئی رکن ایسی کسی بھی حرکت سے اجتناب کرے گا جو اس کے اپنے یونین، اخبار اور پیشے کی عزت و وقار کے منافی ہو۔ یونین کے قواعد و ضوابط کا مطالعہ اور ان پر عمل درآمد کے لیے ضروری ہے۔

۲۔ رشوت شدید ترین جرم ہے۔ چاہے یہ جھوٹی خبر کی اشاعت کے لیے پیش کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جائے یا پھر کسی خبر کی اشاعت رکوانا مقصود ہو۔

۳۔ ماتحت افسروں اور دیگر ملازمین کے ساتھ معیاری برتاؤ کیا جائے کیونکہ وہ خود بھی ایسے ہی برتاؤ کے خواہشمند ہوتے ہیں۔

۴۔ اخباری حقائق کی فراہمی، اشاعت کی آزادی، تبصرہ اور تنقید، صحافی کا بنیادی حق ہے ان کی حفاظت کی ذمہ داری ہر صحافی پر عائد ہوتی ہے۔

۵۔ ملازمت سے سبکدوشی سے پہلے کارکن کو باقاعدہ نوٹس دیا جائے۔ جس کے مطابق عمل درآمد ہوگا۔

۶۔ ترقی یا دیگر پیشہ وارانہ مراعات کے حصول کے لئے غیر قانونی ہتھکنڈوں کا استعمال کسی بھی صحافی کے لیے ناپسندیدہ فعل ہے۔ کسی بھی دوسرے صحافی کی جگہ لینے سے احتراز کیا جائے۔

۷۔ کسی کا مضمون نقل کرنا۔ یا س کو بغیر اجازت شائع کرنا کہ اس سے اپنے اخبار کو مالی یا کسی بھی قسم کا فائدہ حاصل ہو۔ غیر قانونی اور غیر پیشہ وارانہ کردار ہے۔

۸۔ اگر انتظامیہ کوئی ایسا منصوبہ تیار کرتی ہے۔ جس کی بنا، پر فری لانس رکن کو ذریعہ روزگار مل سکتا ہے۔ تو اراکین اس کے لیے وہ کام مہیا کرنے کا پابند ہیں۔

۹۔ اپنی پیشہ وارانہ سرگرمیوں کی پوری دیانتداری سے انجام دہی ہر رکن کا بنیادی فریضہ ہے۔ اپنے فالتو وقت میں کوئی بھی تخلیقی کام کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ آرام کے اوقات یا چھٹیوں میں فالتو کام نہ کیا جائے۔ اس سے یونین کے مقاصد کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ کیونکہ یونین کی خواہش ہے کہ کام کے اوقات کو گھٹایا جائے تاکہ کارکن بہتر طریقے سے کام کر سکیں۔ اور انکی ذہنی و جسمانی صلاحیتیں متاثر نہ ہوں۔

۱۰۔ ساتھی اراکین کی کسی بھی قسم کی مدد کے لیے ہر وقت مستعد رہنا ضروری ہے۔ خاص طور پر جب وہ ملازمت کی تلاش میں ہوں۔

۱۱۔ کسی بھی اخبار یا ایجنسی کو مواد فراہم کرتے وقت اخبار نویس کو معلومات کی صحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے ذاتی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے۔ ایسے پیشہ دارانہ رازوں کی مکمل طور پر حفاظت ضروری ہے۔ جس سے ملکی مفادات یا معاشرتی اقدار کو کسی بھی قسم کا کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ معلومات یا دستاویزات کی فراہمی میں غلط بیانی سے احتراز لازم ہے۔

۱۲۔ خبروں یا تصاویر کے حصول کے لیے رپورٹروں اور فوٹوگرافر کو لوگوں کی پریشانی اور احساسات کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ خبری تصاویر اور دستاویزات کے حصول کے لیے دیانت دارانہ طریقوں کا اختیار کرنا مستحسن ہے۔

۱۳۔ پیشہ دارانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی میں صحافی کو قانون ہتک عزت، قانون توہین عدالت اور قانون حق تصنیف کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ عدالتی رپورٹنگ میں فریقین سے مساوی سلوک ضروری ہے۔

پاکستان میں رائج ضابطہ اخلاق کے مطالعہ سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔ صحافی کو اپنے فرائض دیانت داری سے کسی کی ذاتی زندگی کو متاثر کیے بغیر ادا کرنے چاہئیں عدالتی فیصلوں میں رکاوٹ ڈالنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اور خبروں کی اشاعت میں ملکی سلامتی و مفاد کو ملحوظ خاطر ہونا چاہئے۔ ان ضوابط پر عمل پیرا ہو کر صحافی اپنے پیشے کے وقار اور ساکھ کو برقرار رکھ سکتے ہیں اور عوامی فلاح و بہبود میں اپنا کردار بخوبی ادا کر سکنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

ان تینوں ضابطہ ہائے اخلاق میں بنیادی فرق انداز اور ترجیحات کا ہے۔ ورنہ خیالات اور بنیادی مقاصد میں قدرے یکسانیت پائی جاتی ہے۔ ہر ضابطہ اخلاق میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ایسے خیالات کو شامل کیا جائے جو معاشرے کی اقدار و روایات سے مناسبت رکھتے ہوں اور ملکی مفادات، سلامتی اور وقار کے حصول میں ممد ومعاون ثابت ہو سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحافت کا اسلامی ضابطہ اخلاق

"قرآن کی روشنی میں بنیادی اصول"

(۱) شہادت نہ چھپانا
(۲) حق گوئی اور صداقت
(۳) مقصد تحریر
(۴) تحریف کی ممانعت
(۵) حکمت و دانائی
(۶) ریاکاری اور دکھاوے سے پرہیز
(۷) عدل و انصاف
(۸) اکثریت کی پسند معیار حق نہیں
(۹) بلا تحقیق کچھ نہ لکھنا
(۱۰) چڑانے سے پرہیز
(۱۱) مذاق اڑانے سے گریز
(۱۲) دل آزاری سے اجتناب (تذلیل آدمیت اور تذلیل گروہیہ سے اجتناب)
(۱۳) بیان کی پاکیزگی
(۱۴) پردہ پوشی کا حکم
(۱۵) حمایت و مخالفت
(۱۶) نیکی میں تعاون اور بدی میں عدم تعاون
(۱۷) ایمان و ضمیر کا سودا نہ کرنا
(۱۸) بہترین انسدادی تدبیر
(۱۹) اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ
(۲۰) کھوج اور کرید سے گریز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(۲۱) مظلوم، ظالم کے ظلم کو بیان کر سکتا ہے۔
(۲۲) حلم طبعی اور درگزر کرنا
(۲۳) نرم دم گفتگو
(۱۴) اظہار خیال میں شائستگی
(۲۵) خدا کی بجائے حاکم کی خوشنودی سے اجتناب
(۲۶) امر بالمعروف و نہی المنکر
(۲۷) نجی زندگی کا تحفظ
(۲۸) خواتین کے معاملے میں خصوصی احتیاط
(۲۹) خوف خدا
(۳۰) ایمان داری
(۳۱) فرقہ بندی اور تعصب سے پرہیز
(۳۲) راز کی حفاظت
(۳۳) حسن سلوک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحافت کا اسلامی ضابطہ اخلاق

مٹی سے اٹھائے گئے انسان کے خمیر کی سیماب پائی اسے ہر پل ہر لمحہ متحرک رکھنے کا باعث ہے۔ یہ معاشرتی جانور بعض اوقات تو اتنی پستیوں میں گر جاتا ہے کہ اسے انسان کہتے ہوئے شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔

تخلیق کائنات کے بعد اکثر ادوار ایسے بھی آئے ہیں۔ جن میں انسان اپنے مقصد تخلیق کو یکسر فراموش کر کے ان راہوں پر چل نکلا جو اسے تباہی و بربادی کی عمیق کھائیوں میں لے گئیں۔ لیکن خالق کائنات کی رحمت بے کراں ان مواقعوں پر جوش میں آئی اور خدا تعالیٰ نے اس کی ہدایت و رہنمائی کا سامان مہیا کر دیا۔ جس کی بنیادی کڑی مختلف زمانوں میں آنے والے پیغمبر ہیں۔ بالآخر حضور ﷺ کی بعثت کے بعد یہ سلسلہ اپنی تکمیل کو پہنچ گیا اور اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے ہدایت و رہنمائی کا ایک ابدی و لازوال سرچشمہ قرآن پاک کی شکل میں انسانوں کو ودیعت کر دیا۔ اور باقاعدہ اعلان فرما دیا۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا.

(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔''

اور دین کو مکمل کر دینے کے بعد مطالبہ یہ کیا جا رہا ہے کہ

"یایھا الذین امنو ادخلوا فی السلم کافته ولا تتبعوا خطوت الشیطن انه لکم عدو مبین". (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۰۸)

''اے ایمان والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ۔ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بے شک کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

اسلام دین فطرت اور دین اکمل ہے اس میں زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں ہمیں مکمل ہدایات اور اصول عطا کیے گئے ہیں جن کی روشنی میں ہم اپنی زندگی کو کامیابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و کامرانی سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔

اگر ہم قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو ہمیں اس میں آیات کی صورت میں صحافت کا ایک مکمل ضابطہ اخلاق ملتا ہے جس پر عمل کرنے سے صحافت بلاشبہ انسانی معاشرے کی فلاح و بہبود، امن و خوشحالی اور ترقی و کامرانیکا بہت اہم اور مفید ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اور عقل انسانی کو ورطہ حیرت میں ڈال دینے والی حقیقت یہ ہے کہ یہ اصول و ضوابط آج سے تقریباً ۱۴ سو سال پہلے کے انسانی معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے متعین کئے گئے تھے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان اصولوں پر ہم آج بھی اتنی ہی آسانی سے عملدرآمد کر کے دنیا کو امن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔ جتنی تیزی سے ہم نے قرون وسطیٰ کے دور میں ترقی کی تھی۔ اور آج بھی وہ دور دنیا کی ترقی کی تاریخ میں سنہری دور کہلاتا ہے۔

قرآن پاک کی رو سے اسلامی ضابطہ اخلاق مندرجہ ذیل اصولوں پر مشتمل ہے۔

(۱) شہادت نہ چھپانا:

"واقیموا الشهادة لله". (سورۃ الطلاق آیت نمبر۲)

''اور اللہ کے لیے ٹھیک گواہی دو''

"ولا تکتموا الشهادة ومن یکتمها فانه اثم قلبه والله بما تعملون علیم.

(سورۃ البقرہ آیت نمبر۲۸۳)

''اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ، جو شہادت چھپاتا ہے اس کا دل گناہ سے آلودہ ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔''

(۲) حق گوئی اور صداقت:

"یا یها الذین امنو کونو اقوامین بالقسط شهداء لله ولو علی انفسکم او الوالدین ولا قربین ان یکن غنیا او فقیراً فالله اولی بهما. فلا تتبعوا الهوی ان تعدلوا وان تلوا اوتعرضو افان الله کان بما تعملون خبیراً".

(سورۃ النساء آیت نمبر۱۳۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو۔ خواہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات یا تمہارے والدین اور رشتے داروں ہی پر کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب اللہ تم سے زیادہ ان کا خیرخواہ ہے لہذا تم اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے نہ ہٹو۔ اگر تم نے لگی لپٹی بات کی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔"

"ولا تلبسو الحق بالباطل وتکتمو الحق وانتم تعلمون."

(سورۃ البقرہ ۴۲)

"اور باطل کو رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ۔ اور جان بوجھ کر حق چھپانے کی کوشش نہ کرو۔"

"والذین لا شیھدون الزور" (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۷۲)

"اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے۔"

(۳) مقصد تحریر:

"کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکروتو منون باللہ." (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)

"اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

"وقل لعبادی یقولوا التی ھی احسن ان الشیطٰن ینزغ بینھم."

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۳)

"اور اے محمد ﷺ! میرے بندوں سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے۔"

(۴) تحریف کی ممانعت:

"من الذین ھادو ایحرفون الکلم عن مواضعہ."

(سورۃ النساء آیت نمبر ۴۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو لوگ یہودی بن گئے ہیں ان میں کچھ لوگ ہیں جو الفاظ کو ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں۔''

"ان الذین یلحدون فی ایتنا لا یخفون علینا" (سورۃ سجدہ آیت نمبر ۴۰)

''جولوگ ہماری آیات کو الٹ معنی پہناتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں''

(۵) حکمت و دانائی:

"ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلھم بالتی ھی احسن" (سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۵)

''اے نبیؐ اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقے پر جو بہترین ہو۔''

"وما علی الرسول الا البلاغ المبین." (سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۱۸)

''اور رسولؐ پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔''

"وما ارسلنک الا مبشراً ونذیراً" (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۰۵)

''اور اے محمدؐ! تمہیں ہم نے اس کے سوا اور کسی کام کے لیے نہیں بھیجا کہ (جو مان لے اسے) بشارت دے دو اور (جو نہ مانے اسے) متنبہ کر دو۔''

(۶) ریاکاری اور دکھاوے سے پرہیز:

''جو شخص اسلوب کلام میں اس لیے اول بدل کرتا ہے کہ اس کے ذریعے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنائے خدا قیامت کے دن اس کا فدیہ اور توبہ قبول نہیں کرے گا۔''(فرمان نبویؐ)

(۷) عدل و انصاف:

"واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذاقربی" (سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۵۳)

''اور جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ داروں ہی کا کیوں نہ ہو۔''

"ولا یجر منکم شنان قوم علی ان لاتعدلواً" (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۸۹)

''کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸) اکثریت کی پسند معیار حق نہیں:

"وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللّٰہ ان یتبعون الالظن وان هم الایخرصون" (سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۱۶)

''اور اے محمدؐ! اگر تم ان لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلو جو زمین میں بستے ہیں تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے وہ تو محض گمان پر چلتے اور قیاس آرائیں کرتے ہیں۔''

(۹) بلا تحقیق کچھ نہ لکھنا:

"حتی اذا جاء وقال اکذبتم وبایتی ولم تحیطو ابها علما اماذا کنتم تعملون."
(سورۃ النمل آیت نمبر ۸۴)

''یہاں تک کہ جب سب آ جائیں گے تو (ان کا رب ان سے) پوچھے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا حالانکہ تم نے ان کا علمی احاطہ نہ کیا تھا اگر یہ نہیں تو اور تم کیا کر رہے تھے۔''

"اذتلقونه بالسنتکم وتقولون بافو اهکم مالیس لکم به علم وتحسبو نه هینا وهو عنداللّٰہ عظیم. (سورۃ النور آیت نمبر ۱۵)

''اس وقت تم کیسی سخت غلطی کر رہے تھے جب تمہاری ایک زبان سے دوسری زبان اس جھوٹ کو لیتی جا رہی تھی اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہ چلے جا رہے تھے جس کے متعلق تمہیں کوئی علم نہ تھا تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے جب کہ اللہ کے نزدیک یہ ایک بڑی بات تھی۔''

"یا یها الذین امنو ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبو اقوما بجهالة فتصبحوا حا علی مافعلتم ندمین" (سورۃ الحجرات آیت نمبر ۶)

''اور اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو بے خبری میں نقصان پہنچا دو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔''

''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ دلیل کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے آگے بیان کر دے۔ (حدیث نبویؐ مسلم شریف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

:

(۱۰) چڑانے سے پرہیز:

"ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم."

(سورۃ الانعام آیت نمبر۱۰۸)

''اور اے ایمان والو! یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شرک سے آگے بڑھ کر جہالت کی بناء پر اللہ کو گالیاں دینے لگیں۔''

(۱۱) مذاق اڑانے سے گریز:

"یا یھا الذین امنوا لایسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیر اَمنھم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیراً منھن والا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظلمون."

(سورۃ الحجرات آُت نمبر۱۱)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو۔ اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔''

''ہر مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے'' (حدیث نبویؐ مسند احمد)

''ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی جان، مال اور عزت حرام ہے۔'' (حدیث نبویؐ)

''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کا سات نہیں چھوڑتا۔ اس کی تذلیل نہیں کرتا۔ ایک آدمی کے لیے یہی شر بہت ہے۔ کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔'' (حدیث نبویؐ)

(۱۲) دل آزاری سے اجتناب (تذلیل آدمیت اور تذلیل گروہیہ سے اجتناب)

"ویل لکل ھمزۃ لمزۃ،" سورۃ الھمزہ آیت نمبر۱)

''تباہی ہے ہر اس شخص کے لیے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن اور (پیٹھ پیچھے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برائیاں کرنے کا خوگر ہے۔"

"ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب." (سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۱)

"آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔

(۱۳) بیان کی پاکیزگی:

"ولا تقربوا الفواحش ماظهر منها وما بطن." (سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۵۱)

"اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی ہوئی۔"

"واذا مروا باللغو مروا کراما." (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۷۲)

"اور کسی لغو چیز پر ان کا (رحمٰن کے بندوں کا) گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔

"والذین هم عن اللغو معرضون". (سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۳)

"اور (ایمان لانے والے) لغو بات سے دور رہتے ہیں۔"

(۱۴) فحش تحریروں اور تصاویر سے اجتناب:

"ان الذین یحبون ان شیع الفاحشة فی الدین امنو لهم عذاب الیم فی الدنیا والاخرة." (سورۃ النور آیت نمبر ۱۹)

"جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔"

"یبنی ادم لا یفتننکم الشیطن کما اخرج ابو بکم من الجنة ینزع عنهما لباسهما لیرٰیهما سوا تهما انه یریکم هوو قبیله من حیث لا ترونهم انا جعلنا الشیطن اولیاء للذین لایومنون." (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۷)

"اے بنی آدم ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوا دیا تھا اور ان کے لباس ان کے جسم سے اتروا دیئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے تاکہ ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھولے۔ وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں تم انہیں نہیں دیکھ سکتے ان شیاطین کو ہم نے ان لوگوں کا سرپرست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے"۔

"یا یھا الذین امنو لا تتبعو خطوت الشیطن ومن یتبع خطوت الشیطن فانه یا مرد بالفحشاء والمنکر ولو لافضل اللّٰہ علیکم ورحمة مازکی منکم من احد ابدا ولکن اللّٰہ یزکی من یشاء واللّٰہ سمیع علیم۔" (سورۃ النور آیت نمبر ۲۱)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو جو کوئی اس کی پیروی کرے گا وہ اسے فحاشی اور بدی پھیلانے کا حکم دے گا اور اگر تم پر اللہ کا فضل وکرم نہ ہوتا تو تم میں کوئی کبھی بھی (توبہ کر کے) پاک و صاف نہ ہوتا لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے (توبہ کی توفیق دے کر) پاک صاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے"۔

"انما یامر کم بالسوء والفھشاء۔" (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۶۹)

"شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا اور فحاشی پھیلانے کا حکم دیتا ہے۔"

(۱۵) حمایت و مخالفت:

"من یشفع شفاعة حسنة یکن له نصیب منھا ومن یشفع شفاعة سیة یکن له کفل منھا۔" (سورۃ النساء آیت نمبر ۸۵)

"جو بھلائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں سے حصہ پائے گا اور جو برائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں سے حصہ پائے گا۔"

"قیامت کے دن بدترین حال میں وہ شخص ہو گا جس نے دوسروں کی دنیا بنانے کی خاطر اپنی آخرت تباہ کر ڈالی۔ (حدیث نبویؐ مشکوۃ شریف)

(۱۶) نیکی میں تعاون اور بدی میں عدم تعاون:

"وتعاو نوا علی البرو التقویٰ ولا تعاو نوا علی الاثم
والعدوان واتقو اللّٰہ ان اللّٰہ شدید العقاب۔"

(سورۃ المائدہ آیت نمبر۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جو کام نیکی اور خداترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو اللہ سے ڈرو اس کی سزا بہت سخت ہے۔"

(۱۷) ایمان و ضمیر کا سودا نہ کرنا:

"ولا تشترو ابعهدالله ثمنا قليلاً انما عندالله هو خير لكم ان كنتم تعلمون". (سورۃ النحل آیت نمبر ۹۵)

"اللہ کے عہد کو تھوڑے سے فائدے کے بدلے میں نہ بیچ ڈالو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔"

"لا اكراه في الدين." (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۶)

"دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں"

"و اما ينزغنك من الشطن نزغ فاستعذ بالله."

(سورۃ حم سجدہ آیت نمبر ۳۶)

"اور اگر تم شیطان کی طرف سے اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو۔"

(۱۸) بہترین انسدادی تدبیر:

"ولا تستوى الحسنة ولا السية ادفع بالتي هى احسن فاذ الذى بينك وبينه عداوة كانه ولى حميم." (سورۃ حم سجدہ آیت نمبر ۳۴)

"اور اے نبیؐ نیکی اور بدی یکساں نہیں تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا۔"

"ادطع بالتي هى احسن السية." (سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۹۶)

"برائی کو اس طریقے سے دفع کرو جو تمہارے نزدیک بہترین ہو۔"

"بدی کو اپنے ہاتھ سے روکنا اور مٹانا ہر مسلمان کا فرض ہے اگر ہاتھ سے نہ مٹا سکے تو زبان سے مٹائے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اس کو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کی سب سے کمزور حالت ہے۔" (حدیث نبویؐ مسلم شریف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(۱۹) اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ:

"اولٰئک الذین یعلم اللّٰہ مافی قلوبھم فاعرض عنھم وعظھم وقل لھم فی انفسھم قولاً بلیغاً. (سورۃ النساء آیت نمبر ۶۳)

''اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے ان سے تعرض مت کرو انہیں سمجھاؤ اور ایسی نصیحت کرو جو ان کے دلوں میں اتر جائے۔''

(۲۰) کھوج اور کرید سے گریز:

"یا یھا الذین امنوا جتنبو اکثیراً من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسو ولا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احد کم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکر ھتموہ."

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۳)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔

''جو شخص مسلمان کے عیب ڈھونڈنے کے درپے ہو گا اللہ اس کے درپے ہو جائے گا اور اللہ جس کے درپے ہو جائے اسے اس کے گھر میں رسوا کر کے چھوڑتا ہے۔''

(حدیث نبویؐ)

(۲۱) مظلوم، ظالم کی برائی کر سکتا ہے:

"لا یحب اللّٰہ الجھر بالسوء من القول الامن ظلم."

(سورۃ النساء آیت نمبر ۱۴۸)

''اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے الا کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو۔

"وجزاء سیۃ سیۃ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللّٰہ."

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سورۃ الشوریٰ آیت نمبر۴۰)

"برائی کا بدلا ویسی ہی برائی ہے پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔"

(۲۲) حلیم طبعی اور درگزر کرنا:

"خذا العفو و امربالعروف واعرض عن الجهلين."

(سورۃ الاعراف آیت نمبر۹۹)

"اے نبیؐ نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو معروف کی تلقین کیے جاؤ اور جاہلوں سے نہ الجھو۔"

"وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا واذا خاطبهم الجاهھون قالو سلماً." (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۳)

"رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔"

"واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنه وقالو النا اعمالنا ولكم اعملكم سلم عليكم لا نبتغي الجاهلين." (سورۃ القصص آیت نمبر ۵۵)

"اور جب وہ کوئی بے ہودہ بات سنتے ہیں تو یہ کہہ کر اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے تم کو سلام ہے ہم جاہلوں کا سا طریقہ اختیار نہیں کریں گے۔"

(۲۳) نرم دم گفتگو:

"فقولا له قولا لينا." (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر۴۴)

"تم دونوں (حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون) اس سے (فرعون) نرمی کے ساتھ بات کرنا۔"

"لا تجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضاً."

(سورۃ النور آیت نمبر ۶۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مسلمانو! اپنے درمیان رسولؐ کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کا بلانا نہ سمجھ بیٹھو۔''

(۲۴) اظہار خیال میں شائستگی:

"واذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منها او ردوها."

(سورۃ النساء آیت نمبر۸۶)

''اور جب کوئی احترام کے ساتھ تمہیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر طریقے کے ساتھ جواب دو یا کم از کم اسی طرح''

''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ دوزخ والے کون ہیں صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسولؐ اللہ! فرمایا ہر درشت مزاج، شیخی خور، مغرور'' (حدیث نبویؐ مسلم)

''جو دونوں جبڑوں کے بیچ یعنی زبان پر قابو رکھے گا وہ جنت میں جائے گا۔''

"قول معروف و مغفرة خیر من صدقة یتبعها اذی اللّٰه غنی حلیم."

(سورۃ البقرہ آیت نمبر۲۶۳)

''ایک میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر ذرا سی چشم پوشی اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دکھ ہو اللہ بے نیاز ہے اور بردباری اس کی صفت ہے۔''

"ولا تجادلوا اهل الکتب الا بالتی هی احسن."

(سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۴۶)

''اہل کتاب کے ساتھ بحث نہ کرو۔ مگر احسن طریقے سے۔''

"وقولوا للناس حسنا." (سورۃ البقرہ آیت نمبر۸۳)

''اور لوگوں سے بھلی بات کہو''

(۲۵) خدا کی بجائے حاکم کی خوشنودی سے اجتناب:

''جس نے حاکم کو راضی کرنے کے لیے وہ بات کہی جو اس کے رب کو ناراض کر دے وہ اللہ کے دین سے نکل گیا۔'' (حدیث نبویؐ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بہترین جہاد، جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔"

(حدیث نبویؐ)

(۲۶) امر بالمعروف ونہی المنکر:

"ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر و الیک ھم المفلحون." (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۹)

"تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں یا بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ اور ایسے لوگ ہی کامیاب ہوں گے۔"

"کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللّٰه." (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)

"اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے بھیجا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو۔ بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

(۲۷) نجی زندگی کا تحفظ:

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک گھر والوں سے اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیجو۔ یہ طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے پھر اگر وہاں کسی کو موجود نہ پاؤ تو داخل نہ ہو۔ جب تک کہ تمہیں اجازت نہ مل جائے اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔" (سورۃ النور آیات نمبر ۲۷،۲۸)

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کی مدد سے باز رہتا ہے جو شخص اپنے بھائی کی کسی حاجت کو پورا کرنے میں لگ جائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو کسی مصیبت سے نکالے گا اللہ اسے روز قیامت کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت سے نکال دے ا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی عیب پوشی کرے۔" (حدیث نبویؐ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۸) خواتین کے معاملے میں خصوصی احتیاط:

"لولا جاء وعلیه بادبعة شهداء فاذلم یاتو بالشهداء فولیک عندالله هم الکذبون." (سورۃ النور آیت نمبر ۱۳)

"جولوگ پاک دامن عورتوں پر الزام لگائیں اور چار گواہ نہ لائیں انہیں اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو خدا کے نزدیک یہ لوگ فاسق ہیں۔"

"ان الذین یرمون المصنت لغفلت المومنت لعنوافی الدنیا والاخرة ولهم عذاب عظیم یوم تشهد علیهم السنتهم وایدیهم وارجلهم بما کانوا یعملون یومیذیو منیهم الله ینهم الحق ویعلمون ان الله هوالحق المبین."

"جو لوگ پاک دامن بے خبر مؤمن عورتوں پر تہمتیں لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے وہ اس دن کو نہ بھول جائیں جب ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے اس دن اللہ انہیں بھرپور بدلہ دے گا جس کے وہ مستحق ہیں اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے سچ کو سچ کر دکھانے والا۔"

"پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا ان سات کبیرہ گناہوں میں سے ہے جو موبقات (تباہ کن) ہیں۔"

"قذف المحصنة یهدم عمل ماة سنة."

"ایک پاک دامن عورت پر تہمت لگانا سو برس کے اعمال کو غارت کو دینے کے لیے کافی ہے۔

حدیث نبویؐ:

خوف خدا:

"تخافوهم و خافون ان کنتم مومنین." (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۷۵)

"تو تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو۔"

"وعلی الله ظیتو کل المؤمنون." (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۲۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

"اہل ایمان کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے"

"یا یھا الذین امنو اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ و لا تموتن الا و انتم مسلمون."

(سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۰۲)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی نافرمانی سے بچو جیسا کہ اس سے ڈرنے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کا حق ہے اور تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔"

(۲۹) ایمان داری:

"یا یھا الذین امنو لاتخو نو اللّٰہ و الرسول وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون." (سورۃ الانفال آیت نمبر ۲۷)

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ جانتے بوجھتے اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔"

"والذین ھم لا مانا تھم وعھد ھم راعون." (سورۃ المؤمنون آ ت نمبر ۸)

"اور یہ وہ (مؤمن) لوگ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا پاس و لحاظ رکھتے ہیں۔"

"چار عادتیں ایسی ہیں جو کسی میں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہو گی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، بات کرے تو جھوٹ بولے، عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جھگڑا ہو جائے تو اللہ کی نافرمانی پر اتر آئے۔" حدیث نبویؐ

(۳۰) فرقہ بندی اور تعصب سے پرہیز:

"ان الذین فرقو ادینھم و کانو شیعالست منھم فی شئی انما امر ھم الی اللّٰہ ثم بینھم بما کانوا یفعلون."

(سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۵۹)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کیا کچھ کیا ہے۔

ابو داؤدؒ نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں۔

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی دعوت دے اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی بنیاد پر لڑے اور ہم میں سے وہ بھی نہیں جو عصبیت کی حالت میں مرے۔''

(۳۱) راز کی حفاظت:

''عن جابر بن عبداللّٰہ من النبی قال اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانۃ.''

''حضرت جابر بن عبداللہ، نبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

''جب کوئی آدمی تم سے بات کرے اور ادھر اُدھر مڑ کر دیکھے تو اس کی یہ بات تمہارے پاس امانت ہے۔''

(۳۲) حسن سلوک:

''حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس نے اللہ کی بیان کردہ سزاؤں میں سے کسی سزا کو روکنے کے لیے سفارش کی اور جس نے جان بوجھ کر باطل کی حمایت کی تو ایسے لوگوں سے اللہ ناراض رہے گا یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں اور جس شخص نے صاحب ایمان پر تہمت لگائی تو اسے ہلاکت کی جگہ میں جگہ دے گا الہ یہ کہ وہ توبہ کرے اور اپنے بھائی سے معافی مانگے۔

''ان احبکم الی احاسنکم اخلاقا (ن) المؤمنون اکنانان الذین یالفون ویومنون وان ابغضکم الی المشائون بالنمیمۃ الغرقون بین الاجنۃ الملتمسون العیب.

(حدیث نبویؐ)

''تم میں سے سب سے زیادہ میرے محبوب وہ ہیں جو بہترین اخلاق کے حامل ہوں نرم خو ہوں، وہ لوگوں سے انس رکھتے ہوں اور لوگ ان سے مانوس ہوں اور تم میں سے زیادہ مغبوض میرے نزدیک چغل خور، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گناہ لوگوں پر تہمت لگانے والے ہیں۔"

"یہ وہ اصول و ضوابط ہیں جو قرآن میں صحافت کے لیے متعین کیے گئے ہیں اور جن پر عمل پیرا ہو کر ہم صحافت کے تمام شعبوں کے بارے میں رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں چاہے وہ ادارتی تحریریں ہوں یا مزاحیہ کالم، خبریں ہوں یا فیچر، کارٹون ہوں یا دیگر صحافتی مندرجات تمام میں سچ بولنے اور سچ لکھنے سے لے کر فحاشی پھیلانے سے اجتناب تک اور احترام آدمیت سے لے کر موجودہ دور میں پھیلتی ہوئی عصبیت سے گریز کرنے تک کے تمام اصول وضع کر دیئے گئے ہیں ان اصولوں کا سرسری جائزہ لینے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ قرآن نے اگرچہ یہ اصول آج سے چودہ سو سال پہلے دیئے تھے لیکن آج بھی ہمارے موجودہ معاشرے کے مطابق ہیں کسی بھی مثالی اخلاقی ضابطے سے ان کا موازنہ کیا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے وہی اصول دیئے ہیں جو جدید دور کے انسان کے ذہن نے واضح کیے ہیں اس سے ایک تو ہمیں قرآن کی آفاقیت کا احساس ہوتا ہے اور دوسری طرف احکام خداوندی کی جامعیت عیاں ہوتی ہے۔

قرآنی احکامات اور موجودہ صحافت

ضابطہ اخلاق سے مراد ایسے قواعد و ضوابط کی پابندی ہے جن کے تحت اخبارات اپنے فرائض منصبی کی بطریق احسن انجام دہی کے بعد عوامی فلاح و بہبود کے اعلیٰ و ارفع مقاصد تکمیل پذیر ہو سکتے ہیں ان کا تعلق عوام کی سیاسی، معاشی، سماجی اور مذہبی امور میں رہنمائی، حالات و واقعات پر مثبت اور مفید رائے عامہ کی تشکیل اور عوامی خواہشات و توقعات کی دلپذیر اور مؤثر انداز میں پیش کاری سے ہے۔ اس کا اطلاق صحافت کی تمام اصناف پر ہوتا ہے۔

قرآن مجید کا مطالعہ وہ مثالی اصول و ضوابط عیاں کرتا ہے۔ جن کی عمل انگیزی صحافت کو انسانی فلاح و بہبود، معاشرتی امن و خوشحالی اور دنیاوی و اخروی ترقی و سرفرازی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش خیمہ ثابت کرتی ہے۔

قرآنی احکامات، مروج ضابطہ اخلاق اور اخبارات کی موجودہ صورت حال سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ تینوں ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ جن باتوں سے ضابطہ اخلاق مین موجودہ دور میں منع کیا گیا ہے قرآن پاک نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس سے منع فرما دیا تھا۔ اس سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام میں ہمیں تمام شعبہ ہائے زندگی کے بارے میں نہ صرف مکمل ہدایت و رہنمائی ملتی ہے بلکہ دنیا و آخرت میں سرفرازی و کامرانی کی نوید بھی ملتی ہے ۔ اور ہم بہت فخر سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ جدید اور ترقی یافتہ تہذیبیں جو اصول و قوانین موجودہ زمانے میں پرامن اور خوشحال زندگی کیلئے پیش کر رہی ہیں اور اطلاعات میں ضابطہ اخلاق کی پابندی پر جس انداز سے زور دیا جا رہا ہے اسلام ان سب عوامل، اصول و قوانین اور ضابطہ اخلاق سے ہمیں آج سے 14 سو سال پہلے مطلع کر چکا ہے۔ جس سے اسلام کی آفاقیت و عالمگیریت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

قرآنی احکامات اور صحافتی مندرجات کی موجودہ صورت حال کا اجمالی جائزہ کچھ اس طرح سے ہے۔

(۱) خبروں کی صحت اور معروضیت:

خبروں کی صحت اور معروضیت سے مراد انداز بیان اور حقائق میں سچائی اور غیر جانبدار رویے کی موجودگی ہے۔ کسی بھی واقعے کا بے لاگ انداز میں عوام تک پہنچنا ہے۔ یعنی واقعہ جس انداز میں وقوع پذیر ہوا ہے اسے اسی انداز میں عوام تک پہنچا دیا جائے۔ اس میں صحافی ذاتی آراء یا کسی بھی قسم کے تعصب کو جگہ نہ دے۔

صحافت معاشرے کے آئینہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک صحافی اطلاعات و معلومات کی ترسیل سے لے کر حکومت کے غلط اقدامات اور کمزوروں پر ہونے والے ظلم و ستم کے خلاف آواز بلند کرتا ہے۔ ان بنیادی فرائض منصبی سے بخوبی عہدہ برآء ہونے میں خبروں کی صحت اور معروضیت کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اطلاعات کی فراہمی اور خبروں کی نشر و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاعت میں معمولی غفلت اور بے احتیاطی کے عناصر بعض اوقات سنگین نتائج کا پیش خیمہ بن جاتے ہیں۔ پاکستان میں مروج ضابطہ اخلاق میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کسی بھی قسم کا ایسا مواد شامل اشاعت نہ کیا جائے جس کی صداقت کے بارے میں یقین اور ثبوت نہ ہو اور ہر قسم کی خبروں کی نشرواشاعت میں ذاتی پسند، ناپسند اور رائے زنی سے اجتناب کیا جائے۔ حقائق و واقعات کو جوں کا توں عوام کے سامنے پیش کر کے ان کے اچھے یا برے ہونے کا فیصلہ ان پر چھوڑ دیا جائے کیونکہ صحافی کا فرض واقعات کی اشاعت ہے۔

قرآن پاک میں کسی بھی قسم کے شامل اشاعت مواد کی سچائی، حقائق کی درستگی، بیان کی معروضیت اور الفاظ و آراء کی غیر جانبداریت پر زور دیا گیا ہے۔

جھوٹ اور سچ کی پرکھ کی کسوٹی تحقیق ہے۔ قرآن پاک میں متعدد و مقامات پر اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی بات دوسروں تک پہنچانے سے پہلے تحقیق کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"یا یھا الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا علی مافعلتم ندمین." (سورۃ الحجرات آیت نمبر۶)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے۔ تو تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور اپنے کیے پر پشیمان ہو جاؤ۔"

یعنی کوئی بھی اقدام کرنے سے پہلے خبر کی سچائی کے بارے میں یقین ہونا لازم ہے۔ تاکہ بعد میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں اور بڑے نقصانات سے بچا جا سکے جو جھوٹی خبر کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

قرآن پاک میں اطلاعات و احکامات کی ترسیل میں صداقت اور معروضیت کا خیال رکھا گیا ہے اور متعدد قرآنی آیات سے احکامات کی سچائی و صداقت کی دلیل فراہم کی گئی ہے۔ "مثلاً لاریب فیہ یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں وغیرہ۔" ذومعنی الفاظ کے استعمال سے مفہوم میں تبدیلی واقع ہونے کی وجہ سے سچائی اور معروضیت متاثر ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس سے منع فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

"من الذین ھادو ایحرفون الکلم عن مواضعه"

(سورۃ النساء آیت نمبر۴۲)

''جو لوگ یہودی بن گئے ہیں ان میں کچھ لوگ ہیں جو الفاظ کو ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں۔''

یعنی الفاظ کے ہیر پھیر سے مختلف اور غلط آراء کی تشکیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو کہ ایک جرم ہے اور جرم اتنا سنگین ہے کہ مجرم کو دائرہ اسلام سے خارج کروا دیتا ہے۔

اخبارات بنیادی طور پر لوگوں کی تعلیم و تربیت اور اطلاعات کی ترسیل کا ذریعہ ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اعتباریت کے قیام کے لیے خبروں میں صداقت، معروضیت اور تحقیق کے پہلو کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کیونکہ کسی بھی اخبار کی ساکھ اور مواد اور مواد کی اعتباریت اسی عنصر کی مرہون منت ہے۔ اخبارات میں بعض اوقات ایسی خبریں بھی شامل اشاعت کر لی جاتی ہیں جو یا تو مکمل طور پر جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں یا پھر ان میں مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا ہوتا ہے۔ اس سے قارئین کے اذہان میں تو جو الجھن پیدا ہوتی ہے سو ہوتی ہے لیکن اخبارات کی اعتباریت بھی اس سے بہت بری طرح متاثر ہوتی ہے جو کہ اخبارات کے مقاصد کے حصول کیلئے سم قاتل ہے۔

فی زمانہ ہماری صحافت خبروں کی سچائی اور معروضیت کا اہتمام کرتی ہے۔ اور اخبارات میں شامل اشاعت کی جانے والی خبریں صداقت اور معروضیت کے عناصر لیے ہوئے ہوتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات صحافی غیر ضروری تبصرے، رنگ آمیزی اور حاشیہ آرائی کے ذریعے خبر کا مفہوم تبدیل کر دیتے ہیں جو کہ سراسر صحافتی اخلاقیات کے منافی ہے۔

نجی زندگی کا تحفظ:

نجی زندگی سے مراد ایسے افعال و اعمال ہیں۔ جن کا تعلق افراد کی اپنی ذات سے ہوتا ہے۔ ایک فرد مخصوص حدود و قیود میں رہتے ہوئے ایسے افعال و اعمال کی انجام دہی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجاز ہے۔ جو اس کے جذبات، احساسات اور خیالات کی ترجمانی کرتے ہوں اور کسی کو اس سے بازپرس کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ ان حدود و قیود کو عبور کرنے کی کوشش کی راہ میں ملکی قانون اور اقدار و روایات حائل ہوتی ہیں اور ان افعال و اعمال کی انجام دہی اس کے لیے باعث سزا ہو سکتی ہے۔ جو دوسروں کے مفادات کے لیے مضر ہوں یا معاشرے کے مسلمہ اصولوں کے منافی ہوں۔

ضابطہ اخلاق کے تحت ایسے مواد کی اشاعت سے گریز ضروری ہے جس میں بلا وجہ کسی کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہو۔ اس کی ذاتی و نجی زندگی کے بارے میں قیاس آرائی کی گئی ہو۔ یا پھر ذاتیات پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی گئی ہو اس اصول سے البتہ ایسی شخصیات مستثنیٰ ہیں جو عوامی عہدوں پر فائز ہوں کیونکہ ان کی ذاتی زندگی کا کوئی بھی رنگ یا پہلو عوامی مفادات کو مثبت یا منفی انداز میں متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

قرآن پاک میں فرد کے اس حق کو تسلیم کرتے ہوئے افراد معاشرہ کو دوسروں کی بلاوجہ مداخلت سے مکمل تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ حکمران بھی اس چیز کا مجاز نہیں۔ کہ وہ افراد معاشرہ کی زندگی میں مداخلت کا باعث ہو۔ کیونکہ اس کا یہ فعل معاشرتی تنظیم کا شیرازہ بکھیرنے کا باعث بنتا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے۔

"جب حکمران لوگوں کے اندر شبہات کے اسباب تلاش کرنے لگے تو وہ انہیں بگاڑ کر رکھ دیتا ہے۔"

سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی کتاب "اسلامی ریاست" میں اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآنی احکامات سے یہ چیز بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ

"حکومت کے لیے جاسوسی کے جال پھیلانے، شہریوں کے پیچھے مخبر لگانے لوگوں کے گھروں اور دفتروں میں جاسوسی کے آلات نصب کرنے۔ ٹیلی فون ٹیپ کرنے۔ خطوط سنسر کرنے اور ان کے فوٹو سٹیٹ بنوانے اور خلوت گاہوں کی تصاویر اتروانے جیسے افعال کی کوئی گنجائش نہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب حکومت وقت اتنے وسیع اختیارات رکھتے ہوئے ان افعال و اعمال کی مجاز نہیں تو صحافی کو کیونکر دوسروں کی زندگی میں مداخلت کی آزادی دی جا سکتی ہے نجی زندگی کا تحفظ بنیادی معاشرتی حقوق میں سے ایک حق ہے۔ افراد اور گروہوں کے اس بنیادی حق کو ساقط کرنے کی طاقت کسی کے پاس بھی نہیں۔ یہاں تک کہ اسلام کی رو سے حکومت کے پاس بھی نہیں سوائے چند حد بندیوں کے یا ہنگامی حالات کے۔

''نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ ایک آدمی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اپنے گھر سے دوسرے آدمی کے گھر میں جھانکے۔ اس شخص کو پورا پورا آئینی حق حاصل ہے کہ وہ اپنے گھر میں دوسروں کے شوروشغب سے، دوسروں کی تانک جھانک سے اور دوسروں کی مداخلت سے محفوظ و مامون رہے ....الا یہ کہ کسی شخص کے متعلق معتبر ذریعہ سے یہ اطلاع مل جائے کہ وہ کوئی خطرناک کام کر رہا ہے ورنہ خواہ مخواہ کسی کی زندگی میں مداخلت کرنا شریعت اسلامی میں ناروا ہے۔''

جب تک کسی فرد یا گروہ کے بارے میں حقائق وشواہد سے یہ بات منظر عام پر نہ آ جائے کہ وہ فرد یا گروہ غیر قانونی، غیراخلاقی یا غیرشرعی حرکات و افعال کا مرتکب ہو رہا ہے اور اس کے ان افعال و اعمال سے دوسروں کی زندگی منفی انداز میں متاثر ہو رہی ہے۔ تب تک کسی بھی فرد یا حکومت کو اس کے افعال کی بازپرس کا حق حاصل نہیں۔

امام ابوالحسن اپنی کتاب احکام السلطانیہ (اردو ترجمہ اسلام کا نظام حکومت از پروفیسر ساجد الرحمٰن صدیقی) میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''جب تک کسی کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ وہ ممنوعات شریعۃ کا ارتکاب کرتا ہے محتسب اس کا تجسس اور اس کی پردہ داری ختم نہ کرے۔''

مفید کارآمد معلومات اور عوامی فلاح سے متعلق معلومات کا حصول دوسروں کی زندگی منفی انداز میں متاثر کیے بغیر جائز ہے اور ایسی عمارتوں میں داخلے کی اجازت ہے۔ جہاں سے عوامی مفادات کو تحفظ فراہم کرنے والی معلومات حاصل ہونے کا امکان قوی ہو۔

سورۃ النور کی آیت نمبر ۲۹ میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوت غیر مسکونۃ فیھا متاع لکم."

''تمہارے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ایسے گھروں میں داخل ہو جاؤ جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہوں اور جن میں تمہارے فائدے کی کوئی چیز ہو۔''

ایسے افراد معاشرہ جو عوامی رہنمائی کے دعویدار ہوں عوامی فلاح و بہبود کے امور سرانجام دیتے ہوں یا مذہبی لحاظ سے افراد معاشرہ میں اعلیٰ و ارفع مقام و حیثیت کے حامل ہوں ان کی نجی زندگی سے متعلق افعال و کردار کو منظر عام پر لانے کی اجازت اسلام کی رو سے دی گئی ہے۔

ہماری موجودہ صحافت میں نجی زندگی کے تحفظ کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی اور اکثر ایسی نت نئی خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں جن سے دوسرے افراد کی زندگی بری طرح متاثر ہوتی ہے اور زرد صحافت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ اغواء کے واقعات میں نام پتے اور پیشے لکھنا اسکینڈلز کی اشاعت اور افراد معاشرہ کے نجی معاملات کو خواہ مخواہ اچھالنا لمحہ فکریہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے واقعات کی اشاعت سے گریز کیا جائے جن سے دوسروں کی زندگی متاثر ہوتی ہو اگر کسی فرد کے نجی معاملات سے دوسرے متاثر ہوتے ہوں تو اس خبر کی اشاعت کی جا سکتی ہے۔

ہمارے ہاں اکثر اخبارات میں یہ منفی رجحان فروغ پا رہا ہے کہ اپنی اشاعت بڑھانے کی خاطر ایسی خبریں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل اشاعت کی جائیں ۔ جو بازاری ہوں ایسا کرتے وقت اس حقیقت کو یکسر فراموش کر دیا جاتا ہے کہ متعلقہ خاندان پر کیا گزرے گی اور ایسی شائع شدہ خبر کے کیا اثرات مرتب ہوں گے اور اس قسم کی خبروں کی اشاعت سے قارئین کے اذہان و قلوب کس انداز سے متاثر ہوں گے؟ روزمرہ گفتگو میں کس قسم کی زبان رواج پائے گی، تہذیب و روایات میں رد و بدل کس نوعیت کا حامل ہو گا اور اس قسم کی خبروں سے ہم قارئین کی کس انداز میں تعلیم و تربیت کریں گے؟

اس قسم کی خبروں کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

کرکٹ کے مشہور کھلاڑی محسن خان کی بھارت کی فلمی اداکارہ رینا رائے سے شادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر اخبارات نے جس طرح ان کی نجی زندگی کے بارے میں تبصرے اور خبری مواد دیا اس کے جواب میں محسن خان نے جو کچھ کہا وہ مندرجہ ذیل ہے۔

"ہمارے بارے میں مبالغہ آمیز اور من گھڑت خبریں دی گئی ہیں جس سے ہماری ذاتی زندگی متاثر ہوئی ہے۔ اس لیے ہم صحافیوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں یہ کیا معلوم کیا چاہتے ہیں۔ شادی مرا ذاتی معاملہ ہے۔ اخبارات اگر میرے بارے میں اچھا نہیں لکھ سکتے تو میرے بارے میں غلط خبریں بھی نہ دیں۔ میری شادی کے بارے میں مختلف خبریں گھڑی گئیں لیکن یہ نہ سوچا گیا کہ اس سے میری خانگی زندگی تباہ ہو گی۔ بہرحال ان کے اخبار بک چکے ہیں۔"

روزنامہ نوائے وقت ۲۶ ستمبر ۱۹۸۵ء:

چند سال پہلے ٹیلی ویژن کے ممتاز نیوز ریڈر جناب خالد حمید کے بارے میں اسی اخبار نے یہ بالکل بے بنیاد خبر چھاپ دی کہ ٹی وی انونسر .... سے ان کی منگنی ہو گئی ہے۔ اس خبر سے خالد حمید صاحب کو اپنی جگہ تو جو کوفت ہوئی سو ہوئی لیکن جس لڑکی سے منگنی کی اطلاع دی گئی تھی اسے اور اس کے گھر والوں کو الگ شدید ذہنی صدمے اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ (عبید السلام زینی۔ اسلامی صحافت)

عبید السلام زینی - اسلامی صحافت:

ان خبروں میں دوسروں کی نجی زندگی میں خواہ مخواہ مداخلت کرتے ہوئے ان کے بارے میں ایسی خبریں شامل اشاعت کی گئی ہیں۔ جس سے فرد کی زندگی منفی انداز میں متاثر ہوتی ہے اور قارئین کو اس سے کوئی خاص مفید معلومات بھی حاصل نہیں ہوتیں اس قسم کی خبروں کو شامل اشاعت کرتے وقت احتیاط ضروری ہے لیکن اکثر اخبارات اس عنصر کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتے اور قارئین کے لیے پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔

تجسس کی ممانعت:

تجسس سے مراد دوسروں کے معاملات و واقعات کی خواہ مخواہ ٹوہ لگانے کی کوشش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہمہ تن مصروف رہنا ہے یہ کوشش مثبت بھی ہو سکتی ہے اور منفی بھی۔ مثبت تجسس سے مراد اچھے واقعات، معاملات کا کھوج لگانا اور منفی تجسس سے مراد ایسا تجسس ہے جس میں لوگوں کے بارے میں ایسی معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں جو عام افراد معاشرہ کے لیے مضر، زرد صحافت کے پیروکاروں کی ذہنی تسکین اور متاثرہ شخص کی عزت و وقار کو متاثر کرتی ہیں۔

قرآن پاک میں متعدد مقامات پر منفی تجسس سے منع فرمایا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ولا تجسسو" (سورۃ الحجرات آیت نمبر۱۲)

"اور تجسس نہ کرو"

تجسس سے ممانعت کی بنیادی وجہ محمد صلاح الدین نے اپنی کتاب بنیادی حقوق میں یہ بیان کی ہے۔

"انسان تجسس کے ذریعہ دوسروں کے عیب تلاش کرتا ہے اور پھر جو عیب اور کمزوریاں اس کے علم میں آتی ہیں انہیں مزے لے لے کر دوسروں کو سناتا اور اس طرح متعلقہ شخص کی بدنامی اور رسوائی کا باعث بنتا ہے۔"

ارشاد نبویؐ ہے۔

"تم اگر لوگوں کے مخفی حالات معلوم کرنے کے درپے ہو گے، تو ان کو بگاڑ دو گے یا کم از کم بگاڑ کے قریب پہنچا دو گے۔"

جہاں تک مثبت تجسس کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں قرآن پاک میں ہمیں جا بجا احکامات ملتے ہیں کیونکہ دنیا کی تمام ترقی اور بہت سے علوم و فنون اسی تجسس کی کرشمہ سازی ہیں۔ مثلاً فلسفہ اور علم سائنس وغیرہ اسی لیے قرآن پاک میں مؤمنوں سے مخاطب ہو کر فرمایا گیا ہے۔

"قد فصلنا الایت لقوم یفقھون۔" (سورۃ الانعام آیت نمبر۹۸)

"یہ نشانیاں ہم نے ان لوگوں کے لیے واضح کر دی ہیں جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں"

دنیا کے حالات و واقعات جاننا اور انہیں دوسروں کی عبرت کے لیے پیش کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانون الٰہی کے مطابق ہے کیونکہ اس سے اصلاح کا موقع ملتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

"قل سیرو فی الارض فانظر واکیف کان عاقبة الذین من قبل کان اکثر هم مشرکین" (سورۃ الروم آیت نمبر ۴۲)

"اے نبیؐ ان سے کہو کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو۔ پہلے گزرے ہوئے لوگوں کا کیا انجام ہو چکا ہے۔ ان میں اکثر مشرک ہی تھے۔"

اور

"ان فی ذلکم لایت لقوم یومنون" سورۃ الانعام آیت نمبر ۹۹)

"ان چیزوں میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو ایمان لائے ہیں۔"

ہماری آج کی صحافت مثبت اور منفی دونوں قسم کے تجسس کی خبروں پر مشتمل ہے۔ تحقیقی اور تجزیاتی رپورٹنگ مثبت تجسس کے زمرے میں آتی ہے۔ رپورٹنگ کی یہ قسم آج کل بہت اہمیت اختیار کر گئی ہے اور اس کے لیے مخصوص قسم کے رپورٹر رکھے جاتے ہیں جو تحقیق و تجزیے کے ذریعے حقائق سے پردہ اٹھاتے اور عوام کے سامنے پیش کر کے ان کی فلاح و بہبود کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ جہاں تک منفی تجسس کا تعلق ہے تو ہمارے اکثر اخبارات ایسی خبریں بھی شائع کر دیتے ہیں جو منفی اثرات کی حامل ہوتی ہیں اور افراد معاشرہ کیلئے ذہنی کوفت کا باعث بنتی ہے۔

تہمت، بہتان طرازی اور الزام تراشی کی ممانعت:

الزام تراشی سے مراد کسی بھی فرد معاشرہ کے بارے میں ایسی تحریر یا بیان ہے جس میں متاثرہ فرد کی کمزوری کی تشہیر کی جائے اور اس کے خلاف معاشرے میں نفرت، تضحیک اور حقارت کے جذبات پیدا کر کے اسے انسانوں کی نظروں سے گرانے کی کوشش کی جائے۔ یہ الزام جھوٹ بھی ہو سکتا ہے اور سچ بھی۔ اگر یہ الزام جھوٹ پر مبنی ہو تو پھر تہمت اور بہتان طرازی کے زمرے میں آتا ہے۔

قرآن پاک میں الزام تراشی، تہمت اور بہتان طرازی سے منع فرماتے ہوئے ارشاد کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ان الذین یرمون المحصنت الغفلت المومنت لعنو فی الدنیا
والاخرۃ۔" (سورۃ النور آیت نمبر۲۳)

"جو لوگ پاک دامن بے خبر مؤمن عورتوں پر الزام تراشی کرتے ہیں
ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے۔"

الزام تراشی کی قبیح عادت معاشرے میں اخلاق اور روایات کو تباہ و برباد کرنے کے علاوہ افراد معاشرہ کو انسانیت کی تذلیل کا رسیا بنا دیتی ہے جس کا لازمی نتیجہ معاشرے میں بگاڑ کی حکمرانی ہے اور افراد معاشرہ کی ذہنی و اخلاقی تباہی و بربادی ہے۔

محمد ظفر اللہ اپنی کتاب اسلام کا نظام عفت وعصمت میں لکھتے ہیں۔

"دنیا کی تاریخ کا باب اخلاق پڑھئے اور غور کیجئے کہ انسانوں کے اعمال و اخلاق کو سب سے زیادہ کس چیز نے نقصان پہنچایا۔ بلکہ ساتھ ہی اس کا بھی تجزیہ کیجئے کہ قوم اور ملک کی بربادی کی بنیادی وجہ کیا تھی۔ اپنا خیال ہے کہ آپ کو یہ ماننا پڑے گا کہ یہ تمام خرابیاں اسی لیے پیدا ہوئیں کہ عفت وعصمت کے تحفظ کا کوئی استوار قانون نہیں تھا۔"

الزام تراشی عفت وعصمت کے تحفظ کے کسی استوار قانون کی عدم موجودگی کی نشاندہی کرتی ہے۔

بعض اوقات ناکردہ گناہوں کا الزام افراد معاشرہ پر دھر دیا جاتا ہے۔ جو تہمت اور بہتان طرازی کے زمرے میں آتا ہے۔

رفیع اللہ شہاب اپنی کتاب اسلامی معاشرہ میں تہمت اور بہتان طرازی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

"تہمت اور بہتان طرازی یہ ہے کہ جان بوجھ کر بے گناہ کو مجرم ٹھہرایا جائے یا کسی کی طرف کوئی ناکردہ گناہ منسوب کیا جائے یہ بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے جسے قرآن مجید نے خیانت سے تعبیر کیا ہے بعض بہتان ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہوتا لیکن شرارت کی بنا پر کسی بے گناہ کے سر کوئی الزام اس لیے تھوپ دیا جاتا ہے کہ اس سے اس کی بدنامی ہو۔ ایسا کرنے والے لوگ اخلاقی گراوٹ کا شکار ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی انسان کو معمولی سی تکالیف بھی پہنچائی جائے۔ کجا یہ کہ اس پر الزام لگا کر نہ صرف اسے افراد معاشرہ کی نظروں سے گرایا جائے بلکہ اپنی ہی نظروں میں اتنا ذلیل و رسوا کر دیا جائے کہ وہ ذہنی و اخلاقی طور پر مغلوبیت کا شکار ہو جائے اور معاشرہ کا ایک عضو معطل بن جائے۔

قرآن پاک کے مطالعے سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جابجا تہمت اور بہتان طرازی سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"والذین یوذون المؤمنین والمومنت بغیر ما اکتسبو افقد احتملو بھتانا و اثما مبینا." (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۸)

''اور جو مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر ناکردہ گناہوں کی تہمت لگا کر انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں تو یوں سمجھئے کہ انہوں نے بہتان اور واضح گناہ اپنے سر لیا۔''

اللہ تعالیٰ نے نہ صرف الزام تراشی، بہتان طرازی اور تہمت زنی سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ واضح طور پر یہ حکم بھی صادر فرما دیا کہ ایسے افعال بد کی اشاعت میں کسی بھی قسم کی معاونت سے گریز کیا جائے۔

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی اپنی کتاب اسلام کا قانون صحافت میں اس اصول کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

''جو لوگ جان بوجھ کر یا بے جانے بوجھے اس بہتان باندھنے میں شریک ہو جاتے ہیں وہ بھی گنہگار اور خیانت کار ہیں۔''

اسی بات کو قرآن پاک میں کچھ اس طرح سے بیان فرمایا گیا ہے۔

"ومن یکسب خطیة اور اثماثم یرم به بریا فقد احتمل بھتانا واثماً مبینا." (سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۱۲)

''اور جو کوئی خطا یا گناہ کرے پھر وہ اس کی تہمت کسی بے گناہ پر دھرے اس نے طوفان اور کھلا گناہ (اپنے سر باندھا) لادا۔''

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تہمت، الزام تراشی اور بہتان طرازی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے حتی الامکان اجتناب اور عیب پوشی کا حکم صادر فرمایا ہے اس اجتناب اور عیب پوشی کے حکم کی بنیادی وجہ بیان کرتے ہوئے عبید السلام زینی اپنی کتاب اسلامی صحافت میں لکھتے ہیں۔

"برائیوں کا تذکرہ خواہ کسی عنوان اور بہانے سے ہو اس سے فساد پھیلتا ہے ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ لوگوں کے کان برائیوں سے آشنا اور مانوس ہو جاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں برائیوں سے نفرت میں کمی واقع ہونے لگی ہے اور بیمار نفس لوگون کو برائی کی ترغیب ہوتی ہے۔"

پاکستان میں رائج ضابطہ اخلاق میں بھی اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کسی بھی ایسی خبر کی اشاعت سے گریز کیا جائے جو الزام پر مبنی ہو یا کسی کی ساکھ کو متاثر کرنے کا باعث بنے۔

جہاں تک ضروری حقائق کے تذکرے کا تعلق ہے تو اس بات کی اجازت اسلام میں دی گئی ہے کہ اگر آپ کسی ایسے فرد کے بارے میں واضح ثبوت کے ساتھ کوئی الزام خبر یا تصویر کی صورت میں شائع کرنا چاہتے ہیں جو عوامی رہنمائی یا ملکی و حکومتی معاملات و امور میں حصہ دار بننے کا دعویٰ دار ہے تو آپ اس فرد کے کردار کے بارے میں الزامات واضح ثبوت کے ساتھ پیش کرنے کے مجاز ہیں۔ موجودہ صحافت میں اس چیز کا بطور خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ الزام تراشی اور تہمت زنی سے گریز کیا جائے اور کوئی ایسی بات احاطہ تحریر میں نہ لائی جائے جو بعد میں ہتک عزت کے زمرے میں شمار ہو کر اخبار کی اخلاقی ساکھ کو متاثر کرنے کا باعث بنے۔ البتہ فلمی ایکٹرسوں کے آئے دن کے جھوٹے اور سچے معاشقے اور دیگر چٹ پٹی خبریں شائع اشاعت ہوتی رہتی ہیں ایک اچھی اور صحت مند صحافت کے لیے ان چیزوں سے گریز ضروری ہے۔

"بدمعاش حکومت برطرف کر دی گئی"

یہ خبر ایک مؤقر روزنامے نے شہ سرخی کے ساتھ شائع اشاعت کی ہے۔ اس خبر کو شائع اشاعت کرنے کا بہترین انداز یہ تھا کہ:

(۱) اخبار کو غلام اسحاق کے حوالے سے لکھنا چاہئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) لفظ بدمعاش Loaded لفظ جو کسی صورت مین استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ اس سے اخبار کی جانبداری اور کسی کے خلاف نفرت کا اظہار ہوتا ہے۔

(۳) بلخ شیر مزاری جو کہ ایک ذمہ دار عہدے پر فائز ہیں۔ انہوں نے الفاظ کا استعمال بہت اچھے طریقے سے کیا ہے جبکہ رپورٹر کے استعمال کردہ الفاظ درست نہیں۔ یہ الفاظ الزام تراشی کے زمرے میں بھی آتے ہیں۔ کیونکہ بعد میں عدالت عالیہ نے اس حکومت کو بحال کرتے ہوئے الزامات کو رد کر دیا تھا۔ اخبارات کو الفاظ کے استعمال میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ان کی اعتباریت غیر جانبداریت اور ساکھ کا تمام تر دارومدار اسی عنصر پر ہوتا ہے ۔ الفاظ کے استعمال میں ذرا سی بے احتیاطی خبر کا مفہوم تبدیل کرنے اور منفی اثرات مرتب کرنے کا موجب بنتی ہے۔

بلیک میلنگ سے احتراز:

عام فہم انداز میں بلیک میلنگ سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی فرد کی کمزوریوں، خامیوں، نادانستہ و دانستہ غلطیوں اور پوشیدہ رازون کے بارے میں تفصیل اور ثبوت حاصل کیا جائے اور پھر اس ثبوت کے بل بوتے پر متعلقہ فرد یا افراد سے ناجائز مراعات حاصل کی جائیں۔ دوسروں کی کمزوریوں کو اچھال کر قیمت وصول کرنے کے فعل کو اسلام میں ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

قرآن پاک میں واضح طور پر مسلمانوں کے لیے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ۔

"یا یھا الذین امنوا اتقواللّٰہ وقولو قولاً سدیداً" (سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۰)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔"

اسلام میں نہ صرف صاف اور سیدھی بات کرنے کا حکم دیا گیا ہے بلکہ دوسرون کے عیوب اور کمزوریوں کو اچھالنے کی بجائے ان کی پردہ پوشی کو ایک کار عظیم سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"جس شخص نے کسی کے عیب کو دیکھا اور اس کی پردہ پوشی کی اس نے گویا ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندہ درگور انسان کو زندہ کر دیا۔"

موجودہ قومی اخبارات بلیک میلنگ سے حتی الامکان گریز کرتے ہیں لیکن بعض علاقائی اور امقامی نوعیت کے اخبارات اور زرد صحافت کے علمبردار اسے ترویج دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ اخبارات چند ایک اور گنے چنے ہیں اور انہیں قارئین کے سنجیدہ اور باوقار حلقے میں کوئی مقام و حیثیت حاصل نہیں ہے۔

لیکن پھر بھی آج کے ترقی یافتہ دور میں یہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ اور انسانیت کی تذلیل کے مترادف ہے۔ جس کا تدارک از حد ضروری ہے۔

فتنہ پرداری سے احتراز:

فتنہ پردازی سے مراد لڑائی جھگڑے کو ہوا دینے والی ایسی تحریریں اور تصویریں ہیں۔ جن سے معاشرے میں دنگا فساد، بے چینی، اضطراب اور بدامنی و انتشار پیدا ہوتا ہے اور افراد معاشرہ معمولی معمولی باتوں کو بنیاد بنا کر ایک دوسرے کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں اور یوں فساد و انتشار کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

مروج ضابطہ اخلاق کے تحت لڑائی جھگڑے، نفرت و دشنام اور خوف و انتشار کی حوصلہ افزائی پر مبنی تحریروں اور تصویروں کی اشاعت سے احتراز ناگزیر ہے۔

قرآن پاک میں خدائے بزرگ و برتر نے فتنہ پردازی کے بارمیں بہت سخت احکامات صادر فرمائے ہیں اور اسے ایک شدید جرم قرار دیتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

"الفتنة اشد من القتل" (سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۹۱)

"فتنہ پردازی قتل سے زیادہ سخت ہے"

اور قتل ایسا قبیح فعل ہے کہ جس کی مذمت شرک کے بعد سب برائیوں سے زیادہ کی گئی ہے۔ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۳۲ میں اس فعل کے مرتکب افراد کو سخت وعید سنائی گئی ہے۔

"من قتل نفسا بغیر نفس اوفساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً ومن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احیاھا فکانما احیا الناس جمیعاً

''جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔''

فتنہ پردازی دینی اور دنیاوی دونوں معاملات میں عمل پذیر ہو سکتی ہے۔ دینی معاملات میں فتنہ پردازی سے مخلوق خدا اپنی منزل کا راستہ بھول جاتی ہے اور ایک مسلک دوسرے مسلک کے لوگوں سے نفرت و حقارت کے جذبات پال لیتا ہے جو تذلیل انسانیت کا باعث بنتے ہیں جس سے معاشرتی نظام میں منفی ردو بدل، معاشرتی نظم و نسق تباہ و برباد اور معاشرتی سکون و استحکام تہ و بالا ہو جاتا ہے اور انسان اشرف المخلوقات کے عظیم ترین منصب سے ذلت کے تعرعظیم میں جا گرتا ہے۔

یوں خدا اور بندے کا اصل رشتہ محو ہو جاتا ہے جو فساد انگیزی اور کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس کائنات کی ہر چیز ایک رشتے اور تعلق کی ڈور سے بندھی ہوئی ہے۔ اس ڈور کی مضبوطی ہی کائنات کی پائیداری کی ضمانت ہے جب کوئی بھی فرد یا دیگر اراکین کائنات اس ڈور کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ فساد، انتشار اور تباہی و بربادی کی صورت میں نکلتا ہے۔ یہ تباہی و بربادی افراد کی بھی ہو سکتی ہے۔ اداروں کی بھی اور تہذیب و روایات کی بھی۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن جلد اول میں وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

''خدا اور بندے کے تعلق اور انسان اور انسان کے تعلق کو کاٹنے یا بگاڑنے کا لازمی نتیجہ فساد ہے اور جو اس فساد کو برپا کرتا ہے وہی فاسق ہے۔'' اور فاسقین کے لیے دائرہ اسلام اور اسلامی معاشرے میں کوئی مقام اور جگہ نہیں۔

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۷ میں ایسے لوگوں کو خسارے کی وعید دی گئی ہے۔

''ویسفدون فی الارض اولئک ھم الخسرون''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اور جو زمین میں فساد برپا کرتے ہیں حقیقت میں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔''

دینی معاملات میں گروہ بندیوں کو پروان چڑھانے والے، امن و امان میں مداخلت کو فروغ دینے والے اور زمین پر فساد پیدا کرنے والے ناعاقبت اندیش انسان یہ حقیقت فراموش کر دیتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سخت ناپسند فرماتے ہیں اور خالق کائنات کی ناپسندیدگی دنیا اور آخرت دونوں میں خسارے کا سودا ہے۔ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۶۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

"ویسعون فی الارض فساداً. واللّٰہ لایحب المفسدین."

''یہ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر اللہ فساد برپا کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔''

دنیاوی معاملات میں فتنہ پردازی کی عادت قبیح ملکی نظام کی تباہی و بربادی کی بنیادی وجہ بنتی ہے اور مختلف معاشرتی گروپ آپس میں برسرپیکار ہو کر قرآن کی اس آیت مبارکہ کی نفی کرنے لگتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ معاشرتی امن و سکون کے بنیادی عامل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقو." (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۳)

''اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور آپس میں تفرقہ نہ کرو۔''

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے نہ تھامنے کا نتیجہ تشدد، دہشت گردی اور ظلم کی حوصلہ افزائی ہے۔ جس سے گروہوں کے آپس کے تعلقات متاثر ہوتے اور قومی و بین الاقوامی سطح پر دوستیاں دشمنیوں میں بدل جاتی ہیں۔ اور اس کرہ ارض پر زندگی بسر کرنے والے فساد اور بگاڑ کا شکار ہو جاتے ہیں اور فساد جیسے بُرے فعل سے قرآن پاک میں جگہ جگہ منع فرمایا گیا ہے۔ سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۵۶ میں ارشاد خداوندی ہے۔

"ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا."

''اور زمین میں فساد پیدا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسی بات کو اسی سورہ کی آیت نمبر ۷۴ میں یوں بیان فرمایا گیا ہے۔

"فاذکروا الآء اللہ و لا تعثو فی الارض مفسدین."

"پس اس کی قدرت کے کرشموں سے غافل نہ ہو جاؤ۔ اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔"

تشدد و فساد انگیزی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین افعال ہیں اور انہیں عادات قبیح میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور جب ایک قوم یا بہت سے افراد فساد انگیزی کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ اسے تباہ و برباد کر کے ان کی جگہ دوسری قوم یا افراد کو عطا فرما دیتا ہے اور ایسے افراد پر قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے لعنت و ملامت کی ہے۔ سورۃ الرعد کی آیت نمبر ۲۵ میں ایسے لوگوں کی جگہ بُرا ٹھکانہ بتائی گئی ہے۔

"ویفسدون فی الارض لا اولیک لهم اللعنة ولهم سوء الدار."

"اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہ لعنت کے مستحق ہیں اور ان کلئے لیے آخرت میں بُرا ٹھکانہ ہے۔"

فتنہ پردازی عوام کے مختلف گروہوں میں عوام اور حکومت کے مابین نفرت و تعصب کو ہوا دیتی ہے جس سے عوامی اور حکومتی کارکردگی اور ساکھ منفی انداز میں متاثر ہوتی ہے۔

اسلامی نظام کی رو سے قائم کردہ حکومت کی اطاعت عوام پر فرض ہے۔ جس کا ثبوت سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۹ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"یا یھا الذین امنوا الطیعوا للّٰہ والطیعوا الرسول والوللی الامر منکم فان تناز عتم فی شئی فردوہ الی اللّٰہ والرسول."

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اس کے رسول اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحب امر ہوں اگر کسی معاملے میں تمہارے درمیان نزاع ہو جائے۔ تو اس کو اللہ کی طرف پھیر دو۔"

حکومت پر بلاوجہ اور منفی تنقید نے ممانعت کی بنیادی وجہ زمین کو امن و سکون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا گہوارہ بنانا ہے کیونکہ تنقید برائے تنقید زمین میں فساد کا موجب بنتی ہے اور جو لوگ یہ فعل انجام دیتے ہیں ان کے لیے قرآن پاک میں سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۳۳ میں ایسے لوگوں کی سزا کا تعین کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ۔

"انما جزوا الذین یحاربون اللّٰہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا اور یصلبوا اوتقطع ایدیھم والرجلھم من خلاف اوینفوا من الارض ذلک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرہ عذاب عظیم۔"

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا وہ جلا وطن کر دیئے جائیں یہ ذلت و رسوائی تو ان کے لیے دنیا میں ہے۔ اور آخرت میں ان کے لیے بڑی سزا ہے۔"

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سید ابو الاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن جلد اول میں لکھتے ہیں۔

"زمین سے مراد یہاں وہ ملک یا علاقہ ہے جس میں امن و انتظام کی ذمہ داری اسلامی حکومت نے لے رکھی ہے اور خدا اور رسولؐ سے لڑنے کا مطلب اس نظام صالح کے خلاف جنگ کرنا ہے۔ جو اسلام کی حکومت نے قائم کر رکھا ہو" اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ حکومت یا نظام حکومت پر تنقید نہیں کی جا سکتی۔ اسلام نے ہمیں تنقید کا جتنا حق دیا ہے شاید ہی کسی اور مذہب نے اپنے داعیاں کو عطا کیا ہو۔ جب ایک بدو کھڑا ہو کر اسلام کے ایک عظیم فاتح اور خلیفہ ثانی پر تنقید کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم حکومت وقت پر تنقید نہ کر سکیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اسلام میں تنقید نگاری کے لیے حدود کا تعین کر دیا گیا ہے جن کی پاسداری ایک خوشحال اور پرامن معاشرے کے قیام کی ضامن ہے۔

عبید السلام زبنی اپنی کتاب اسلامی صحافت میں تنقید کی حدیں مقرر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دائیں بازو، بائیں بازو، سیکولرازم، نیشنلزم، سوشلزم اور اس طرح کے ہر ازم اور نظریئے کی حمایت گویا اسلام کی مخالفت ہے۔ اسلامی صحافت کی پالیسی یہ ہونی چاہئے کہ کسی بھی غیر اسلامی نظریہ یا طاقت کی تردید اور حوصلہ شکنی کی جائے البتہ جب وہ کوئی اچھی بات کہیں یا کوئی اچھا کام کریں تو اس کام یا بات کی حمایت ضرور کی جائے مخالفت برائے مخالفت ایک غیراسلامی حرکت ہے۔"

(۱) اس خبر کو شائع اشاعت کرنے کا بنیادی مقصد لوگوں کو مطلع کرنا تھا کہ کراچی میں قتل و غارت گری کی زد میں مزید ۱۵ افراد آ گئے۔ لیکن اس خبر کے ذریعے علاقائی تعصب کو ہوا ملتی ہے۔ اس کا مناسب طریقہ یہ ہوگا کہ لفظ پنجابیوں کی بجائے افراد کا استعمال کیا جاتا اور اس طرح دوسری خبر میں خاص طور پر یہ لکھنا کہ مانسہرہ کے اتنے افراد ہلاک ہو گئے۔ علاقائی اور صوبائی تعصب کو ابھارنے کی ایک کوشش ہے جس سے گریز ایک اچھی صحافت کے لیے ناگزیر ہے۔

(۲) دوسری خبر مذہبی حوالے سے ہے یہ ایسے مخصوص حالات میں شائع اشاعت کی گئی ہے جب ملک کے دو مذہبی گروہوں میں پہلے ہی سے باہمی منافرت اور تعصب کی فضا موجود تھی۔ ان حالات میں یہ لکھنا کہ شیعہ عالم کا قتل ہو گیا دونوں گروہوں میں تشدد کو ابھارنے اور منفی تجسس کی فروغ پذیری ہے اس خبر کا شیعہ عالم کی بجائے اس کے نام کے ساتھ شائع اشاعت کرنا اچھی اور صحت مند صحافت کی علامت تھی۔ اور بتایا جا سکتا تھا کہ فلاں عالم قتل ہو گئے ہیں اور ان کا علمی مرتبہ اور دیگر خوبیاں یہ تھیں۔

اس انداز میں خبروں کی اشاعت فروخت کاری کے لحاظ سے تو مفید ثابت ہو سکتی ہے لیکن ضابطہ اخلاق اور قرآنی تعلیمات اس انداز تحریر کی اجازت ہرگز نہیں دیتیں۔

یہاں اسلامی حکومت کے خلاف نفرت پھیلانے سے منع کیا گیا ہے البتہ اگر حکومت غیرقانونی یا غیر اسلامی ہو تو پھر اس کے اعمال و افعال پر تنقید کر کے عوام کو آگاہ کرنا صحافی کا فرض ہے۔

موجودہ صحافت کافی حد تک ان اصولوں کی پاسداری کرتی دکھائی دیتی ہے اور خبرون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی نشر و اشاعت میں بطور خاص اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ نفرت و تعصب اور فساد و تشدد کو فروغ دینے والے الفاظ سرخیوں اور جملوں سے احتراز کیا جائے لیکن بعض اخبارات میں ایسی خبریں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں جن سے علاقائی تعصب کو ہوا ملتی ہے یا جرم کو قابل تحسین انداز میں پیش کر کے ناپختہ ذہنوں کو جرم کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی گئی ہوتی ہے۔ اور مشاہدہ یہ کہتا ہے کہ یہ ہماری مقامی اور شام کے جریدوں میں قدرے زیادہ ہے۔

جرائم کی رپورٹنگ:

جرم سے مراد ان حرکات و افعال کا ارتکاب ہے جو مذہب معاشرتی اقدار و روایات کے منافی ہوں۔ جس سے مراد معاشرہ کی ذہنی و جسمانی صلاحیتیں منفی انداز و مقاصد کے لیے استعمال ہونے لگتی ہیں اور اخلاقی و ذہنی کوفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ضابطہ اخلاق کے تحت صحافیوں کو جرائم کی اشاعت میں مندرجہ ذیل باتوں کا بطور خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔

قرآن پاک کی رو سے اسلام میں جرام اور سزا کا اپنا ایک تصور ہے جس پر عمل درآمد کرانے کی ذمہ داری اسلامی حکومت پر عائد ہوتی ہے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ہمیں ایسے احکامات ملتے ہیں جن میں تلقین کی گئی ہے کہ جرم کو کارنامہ بنا کر پیش کرنے سے احتراز کیا جائے اس کے بجائے قرآن پاک کے انداز سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ جرائم کی رپورٹنگ اس انداز سے کی جائے کہ اس سے قارئین رغبت کی بجائے عبرت حاصل کریں اور ان کے قلوب و اذہان میں جرم سے محبت کے جذبات کی جگہ نفرت کے میلانات پرورش پائیں مثلاً قوم ثمود اور قوم عاد کا ذکر کہ ان کی غلطیوں کے ساتھ یہ ذکر بھی کیا گیا کہ وہ اپنے غلط اعمال کی وجہ سے عذاب کا شکار اور تباہ و برباد ہوئیں۔ ان واقعات سے انسان جرم کی طرف رغبت نہیں عبرت حاصل کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں جرم کے تذکرے کا یہ انداز اس لیے اپنایا گیا ہے کیونکہ جرم کی بلاوجہ تشہیر سے لوگوں کے کان اس سے مانوس ہونے کی وجہ سے ان کے دلوں میں جرم سے نفرت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ جو مسلم معاشرے کو تباہی و بربادی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف گامزن کر دیتی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ نیکی کی طرف بلایا جائے اور برائی سے روکا جائے۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۴ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ولتکن منکم امة یدعون الی الخیرو یامرون بالمعروف
وینھون عن المنکر."

"تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہئیں جو نیکی کی طرف
بلائیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں"

فی زمانہ صحافی کا بنیادی فریضہ یہ ہے کہ وہ اپنا زور قلم خیر کے فروغ اور شر کی بیخ کنی کے لیے استعمال کرے۔ اور جو صحافی اس فرض سے اغماض برت کر اپنے قلم کو برائی کے فروغ کے لیے استعمال کرتا ہے تو اس کے لیے قرآن پاک میں سخت عذاب کی وعید ہے۔ سورۃ النور کی آیت نمبر ۱۹ میں ارشاد خداوندی ہے۔

"ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنوا لھم عذاب الیم.
فی الدنیا والاخرة."

"جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں برائی پھیلے وہ
دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔"

از منہ قدیم میں اطلاعات کے ذرائع ناپید اور کم ہونے کی وجہ سے جرائم خبروں کی تعداد خاصی کم تھی اور بڑے بوڑھوں کے بقول کسی بھی قسم کے جرم کی واردات لوگوں میں خوف و ہراس اور سنسنی پیدا کر دیتی تھی۔ لیکن اب صورت حال تبدیل ہو چکی ہے اور لوگوں کے اذہان میں جرائم کی خبروں سے اس قدر مانوسیت پیدا ہو چکی ہے کہ اب یہ خبریں ان کے لیے خبر کی حیثیت نہیں رکھتیں۔ کہا جاتا ہے کہ صحافت جرائم میں اضافے کی ذمہ دار ہے لیکن یہ خیال درست نہیں کیونکہ جرائم کی خبروں کو نمک مرچ لگا کر پیش کرنا صحافت کے زمرے میں نہیں۔ بلکہ بداخلاقی میں شمار ہوتا ہے جرائم میں اضافے کی وجہ صحافت کی ترقی نہیں صحافت کی اخلاق باختگی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرم کی خبر میں غیر ضروری تفاصیل سے اجتناب لازم ہے۔ وحشیانہ قتل اور سخت اذیت والی واردات کی اشاعت عوام میں خوف و ہراس کے پھیلاؤ کا سبب بنتی ہے قرآن کے نزدیک برائی برائی ہے اور اس کا تذکرہ کسی بھی انداز سے کیا جائے انسانی معاشرے کے لیے سم قاتل ہے۔ انسان کی فطرت میں تفسیدی عنصر کی موجودگی اسے شیطان کے پُرفریب جال میں بہت جلد زیر دام کر دیتی ہے اس سے بچاؤ کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ برائیوں اور جرائم کے بارے میں کم سے کم جانا جائے تاکہ طبیعت میں مانوسیت پیدا نہ ہو اور اگر بالفرض ایسا ہو جاتا ہے تو۔

"واما ینزغنک من الشیطن نزع فاستعذ باللّٰہ."

(سورۃ حم السجدہ آیت نمبر۳۶)

"اور اگر تم شیطان کی طرف سے اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو"

جرائم سے برائی کی ترغیب ہو سکتی ہے۔ اور ہوتی ہے۔ کیونکہ جرائم کی وارداتیں "ترغیب اور اکساہٹ کی یہ صورت جنسی بے راہ روی کی وارداتوں ہی کے لیے خاص نہیں، ہر قسم کے پس پردہ زر، زن، اور زمین ہی کے محرکات ہوتے ہیں۔ زر اور زمین کا لالچ بھی آدمی کے نفس کو اپنی طرف متوجہ کر لینے کے لئے نہایت قوی محرک ہے اس لئے یہ بات مسلم ہے کہ معاشرے میں برائی کا چرچا ہو گا تو جرائم میں بھی اضافہ ہو گا اور لوگوں میں شرم و حیا اور برائی سے نفرت کا جذبہ کمزور پڑ جائے گا۔"

طلاق، معاشرتی جرم کی ایک قسم ہے معاشرتی زندگی کی ابتداء دو افراد کے باہم مل جل کر رہنے سے ہوتی ہے اس معاشرتی زندگی میں میاں بیوی کے تعلقات بہت اہم ہوتے ہیں کیونکہ انہی تعلقات پر آئندہ آنے والی نسلوں کا دارومدار ہوتا ہے تعلقات کی خوشگواری جہاں معاشرے میں حسن و رعنائی کا باعث بنتی ہے وہاں ان تعلقات کا بگاڑ •معاشرتی نظام کی توڑ پھوڑ کا موجب بنتا ہے اور خوشگوار ازدواجی زندگی طلاق کے دھانے پر آ پہنچتی ہے جس سے ایک گھر کا شیرازہ بکھرتا اور معاشرے میں کئی قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلاق کے مقدمات کی نشرو اشاعت میں غیرضروری تفاصیل سے اجتناب مفید ہے
اس قسم کے مقدمات کی کاروائی کا بیان ناگزیر ہو تو کوشش کی جائے کہ ایسے الفاظ میں بیان کیا جائے جس سے کسی کی تذلیل و تضحیک نہ ہو۔ قرآن پاک میں اس قسم کے مسائل کے حل کو ناگزیر قرار دے کر معاشرتی انتشار و بے چینی کا علاج تجویز کیا گیا ہے۔ قرآن پاک اس قسم کے معاملات کو اچھالنے سے احتراز کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ اس سے متاثرہ فریقین کی کردار کشی ہوتی ہے ایسی تفاصیل اخبارات کی زینت تو بنتی ہیں۔ لیکن ان سے احترام آدمیت کی نفی ہوتی ہے۔ جبکہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

"ولقد کرمنا بنی آدم"

"ہم نے بنی آدم کو عزت و تکریم دی۔" اخبارات میں جرائم اور ملزموں کی خبریں شامل اشاعت کرتے وقت احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا۔ خبر کی دلچسپ بنانے اور کارگزاری دکھانے کے شوق میں اکثر پورا نام اور پتہ بھی شائع کر دیا جاتا ہے اور ملزموں یا مجرموں کو رسوا کر کے خود گناہ سمیٹا جاتا ہے۔ اغوا اور بدکاری کی وارداتوں کی صورت میں تو معاملہ اور بھی سنگین شکل اختیار کر لیتا ہے۔ مبینہ جرم کی فحش تفصیلات مختلف عنوانات کے تحت مہینوں اخبارات کی زینت بنتی رہتی ہیں اور اس ایک فرد کی لغزش یا اس پر ہونیوالے ظلم و زیادتی کی وجہ سے اس کے پورے خاندان کی عزت خاک میں مل جاتی ہے اور بسا اوقات ملزمان بری ہو جاتے ہیں لیکن یہ بری ہونا خاص مثبت اثرات کا حامل نہیں ہوتا اس عرصے میں اوراس کے بعد متاثرہ خاندان کو جس ذلت اور رسوائی کے عذاب سے گزرنا پڑتا ہے اس کی سنگینی کا اندازہ اخبارات شاید کبھی نہ کر سکیں۔

موجودہ صحافت میں جرائم کی خاصی تشہیر کی جا رہی ہے ہمارے آج کے اخبارات جرائم کی خبر مبالغہ آمیزی کے ساتھ اس طرح شائع کرتے ہیں کہ لوگ جرم کا کارنامہ تصور کرتے ہیں۔ جرائم سے متعلق اخبارات میں شائع شدہ کہانیوں اور خبروں میں جرم کرنے کے جدید اور سائنٹیفک طریقوں کے بارے میں تفصیلاً بتایا گیا ہوتا ہے اور جرم کی واردات اتنے انوکھے انداز میں تحریر کی جاتی ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جائے یوں لوگ ایڈونچر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاطر بھی جرم کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں اخبارات کی غلط کوریج کی وجہ سے ان کے جذبۂ ستائش کو تقویت ملتی ہے۔ یوں وہ جرائم کی دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو ہمیں ادراک ہو گا کہ اخبارات بعض اوقات اپنی کوتاہ اندیشی اور غلط پالیسیوں کی وجہ سے اپنے ہی مقاصد کی نفی کر دیتے ہیں یوں وہ جرائم کی بیخ کنی کرنے کی بجائے اس کی افزائش و پرورش میں ممد ومعاون ثابت ہوتے ہیں جو کہ اخبارات کے لیے اک لمحہ فکریہ ہے۔

تصویری صحافت:

تصویری صحافت سے مراد ایسی صحافت ہے جس میں تصاویر کے استعمال سے خبر رسانی کا کام لیا جاتا ہے۔ فی زمانہ اخبارات کی تزئین و آرائش اور افادیت میں تصاویر بہت اہم کردار ادا کر رہی ہیں اور آج کوئی اخبار ایسا نہیں جس میں تصاویر کا استعمال نہ ہو بلکہ بسا اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ اخبارات کی سیل میں تصاویر خبروں پر بازی لے جاتی ہیں او ریہ حقیقت بھی ہے کہ قارئین کی خاصی بڑی تعداد تصاویر کے لیے اخبارات خریدتی ہے۔

ضابطہ اخلاق کے تحت تصاویر کی اشاعت کے وقت کچھ ضوابط کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ تا کہ صحافتی مقاصد کا حصول سہل ہو سکے۔

قرآن و حدیث اور علماء کے اجتہاد کی رو سے تصاویر کی اشاعت کے بارے میں دو نقطہ ہائے نظر ملتے ہیں۔

بہت سی قوی الاسناد اور متواتر المعنی احادیث سے یہ ثابت ہے کہ نبیؐ نے ذی روح اشیاء کی تصاویر بنانے اور رکھنے کو قطعی حرام قرار دیا ہے مولونا مفتی محمد شفیع مرحوم نے اپنے رسالے ''تصویر کے شرعی احکام'' میں آنحضرتؐ کی ۳۱ احادیث نقل کی ہیں۔ جن میں سے ۲۰ تصویر سازی اور گھر میں تصاویر رکھنے کو حرام قرار دینے سے متعلق ہیں اور باقی گیارہ احادیث میں بعض خاص قسم کی تصاویر کے بارے میں اجازت و رخصت کے الفاظ ہیں۔

''ابن عباسؓ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں۔''اور جس شخص نے تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا۔ اور مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہ پھونک سکے گا۔''

''عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''قیامت کے روز اللہ کے ہاں سخت سزا پانے والے مصور ہوں گے''

عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ۔

جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا ۔ ان سے کہا جائے گا جو کچھ تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو۔''

یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی احادیث مبارکہ ہیں۔ جن میں تصویر نگاری کی مذمت کی گئی ہے۔ بے جان اشیاء کی تصاویر کو بعض حالات میں جائز قرار دیا گیا ہے اسلام میں تصاویر کی مذمت کی بنیادی وجوہات تین ہیں۔

(۱) خالق اور مصور ہونا خاص اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور تصویر سازی اس صفت میں مداخلت اور عملی شرکت کے مترادف ہے۔

(۲) تصویر شرک و بت پرستی کا موجب بنتی ہے۔

(۳) جس گھر میں تصویر ہو وہاں ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے۔

تصاویر کا استعمال بہت سی معاشرتی خرابیوں کا باعث بنتا ہے۔

عبید السلام زینی نے اپنی کتاب اسلامی صحافت میں تصاویر کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے۔

''تصویر ان بڑے ذرائع میں سے ایک ہے ۔ جس سے بادشاہوں، ڈکٹیٹروں اور سیاسی لیڈروں کی عظمت کا سکہ عوام الناس کے دماغوں پر بٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تصویر کی دنیا میں شہوانیت پھیلانے کے لیے بھی بہت بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا ہے اور آج یہ فتنہ ہر زمانے سے زیادہ برسر عروج ہے تصاویر قوموں میں نفرت اور عداوت کے بیج بونے، فساد ڈلوانے، اور عام لوگوں کو طرح طرح سے گمراہ کرنے کے لیے بھی بکثرت استعمال کی جاتی ہیں اس لیے یہ سمجھنا کہ شارع نے تصویر کی حرمت کا حکم صرف بت پرستی کے استعمال کی خاطر دیا ہے۔ اصلاً غلط ہے شارع نے مطلقاً جاندار اشیاء کی تصویر کو روکا ہے۔

تصاویر شرک اور شخصیت پرستی کا باعث بن کر بہت سی خرابیوں اور برائیوں کو جنم دیتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بقول سید ابو الاعلیٰ مودودی:

"تصویر خواہ مجسمہ کی شکل میں ہو یا ویسے ہی کیمرہ وغیرہ کے ذریعے کاغذ پر نقش ہو یا پردے پر رقم ہو۔ فوٹو آدمی کا ہو یا کسی اور ذی روح کا۔ عام آدمی کا ہو یا عالم و امیر کا۔ تمام حرمت کے لحاظ سے برابر ہیں بلکہ امراء و علماء کی تصاویر زیادہ فتنے کا باعث بنتی ہیں۔ کیونکہ لوگ ان کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کے قلوب و اذہان میں ان کے متعلق خاص عقیدت و عظمت ہوتی ہے۔ اس طرح ان کی تصویر کو بڑی توقیرانہ نظر سے دیکھیں گے اسی احترام کے پیش نظر محافل و مجالس میں بڑے بڑے قدآور فوٹو نصب کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ یہی وہ ذریعہ شرک ہے۔ جس سے قوم نوح گمراہ ہوئی تھی۔ چونکہ اس سے عبادت غیراللہ یعنی شرک کا دروازہ کھلتا ہے اسی لیے "یہ حسن عقیدت نہایت سنگین جرم اور بدترین فعل ہے اور اس کی حرمت دوسروں کی نسبت زیادہ ہے۔" مولانا مفتی محمد شفیع نے اپنے رسالے تصویر کے شرعی احکام میں بہت تفصیل سے بحث کی ہے ان کے اور دیگر فقہائے امت کے نزدیک مندرجہ ذیل قسم کی تصاویر کی اجازت ہے۔

(۱) سر کٹی تصویر یا جسے رنگ و روغن سے لتھڑ دیا جائے۔

(۲) پامال تصاویر جو جوتے کے تلے یا فرش وغیرہ پر ہوں۔

(۳) بہت چھوٹی تصویریں جیسے انگوٹھی اور بٹن کی تصویریں۔

(۴) بچوں کے کھیلنے کی گڑیاں۔ اس میں فقہا کا اختلاف ہے بعض ناجائز فرماتے ہیں بعض جائز اور بعض خاص شرائط کے تحت اجازت دیتے ہیں۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں تصویر کا استعمال ناجائز ہے۔

(۱) بادشاہوں، ڈکٹیٹروں، اور سیاسی لیڈروں کی عظمت و کبریائی کا سکہ عوام الناس کے دماغوں پر بٹھانے کے لیے۔

(۲) فحاشی پھیلانے کے لیے۔

(۳) نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کرنے کے لیے۔

(۴) خودنمائی کے لیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵) کسی ناگزیر ابلاغی ضرورت کے بغیر کسی بھی جاندار کی تصویر کو محض اخبار کو خوبصورت اور جاذب نظر بنانے کے لیے۔

ابلاغی مقاصد کے لیے تصاویر کے استعمال کا ثبوت کتب احادیث کی بہت سی روایات سے ملتا ہے۔ سفر معراج میں حضورؐ کے مشاہدہ کے لیے برے اعمال کے نتائج کو مماثل کر کے دکھایا گیا۔ مثلاً

''غیبت کرنے والے اور چغل خوروں کو اپنا گوشت کھاتے ہوئے دیکھنا۔
بے عمل خطیبوں کی زبانوں اور ہونٹوں کو کٹتے ہوئے دکھانا۔
سودخوروں کے شکموں میں سانپ بھرے ہوئے دیکھنا۔
قرآن پڑھ کر بھولنے والے شخص کے سر کو پھوڑتے ہوئے دیکھنا وغیرہ۔

زرین اصول:

بغرض ابلاغ مندرجہ ذیل مواقعوں پر تصاویر کا استعمال جائز ہے۔
''گم شدہ بچے کی تلاش کے اعلان کے ساتھ اس کی تصویر کی اشاعت۔
گرفتاری میں آسانی کے لیے مفرور اشتہاری مجرم کی تصویر کی اشاعت۔
حادثے کی ہولناکی کے اظہار کے لیے۔
غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی تصاویر۔
قحط سیلاب اور زلزلے کی تباہی کا شکار ہونے والوں کی بربادی اور مفلوک الحال کی تصویر۔
اسلام کی شان وشوکت کے اظہار والی تصاویر۔''

ضابطہ اخلاق کے تحت کسی بھی تصویر کی اشاعت سے پہلے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

سوائے گروپ فوٹو کے، بغیر اجازت تصاویر کی اشاعت نہ کی جائے۔
اخلاقی جرائم میں ملوث افراد کی تصاویر کی اشاعت سے احتراز کیا جائے۔
فاحشہ عورتوں کی تصاویر سے اجتناب ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیم عریاں عورتوں کی تصاویر سے گریز کیا جائے۔

بلا ضرورت خواتین کی تصاویر شائل اشاعت کرنے سے گریز کیا جائے۔

ابتداء میں اخبارات میں تصاویر خبری اہمیت کو دو چند کرنے کے لیے استعمال ہوتی تھیں۔ اور اب ساری توجہ خوبصورت ، فیشن ایبیل ، نیم عریاں اور اداؤں کی حامل لڑکیوں کی تلاش اور ان کی تصاویر اس انداز سے چھاپنے پر مرتکز ہے ۔ کہ معاشرے کے مردو زن اس میں کشش محسوس کریں۔ بقول عبید السلام زینی

"حقیقت یہ ہے کہ تصاویر کی بے تحاشا اشاعت ایک ایسی شرمناک عیاشی ہے جس کا نہ کوئی فنی جواز ہے نہ اخلاقی فن صحافت اس بے راہ روی اور اخلاق باختگی کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ آج جو اخبارات اس دوڑ میں شریک ہیں ان کا مقصد اور محرک یقینی طور پر کوئی غیر پیشہ وارانہ خواہش اور جذبہ ہے۔"

آج کسی بھی اخبار کو اٹھا کر دیکھ لیں اس میں ہمیں بہت سی ایسی تصاویر نظر آئیں گی جن کی اشاعت معقول جوازیت سے عاری ہے ان تصاویر میں نہ تو خبریت کا کوئی پہلو نمایاں ہوتا ہے اور نہ ہی فنی اعتبار سے انکی کوئی جوازیت ہمیں سمجھ آتی ہے۔ سوائے اس کے کہ اخبارات کی کشش میں اضافہ ہوتا ہے۔ (بقول شخصے) اخبارات میں چھپنے والی بڑی بڑی نیم عریاں تصاویر میں آنکھوں سے جھانکتی ہوئی مستیاں ، جسید خاک کے دلآویز پوز، ہونٹوں پر تھرکتی ہوئی مسکان، لمبی اور تراشیدہ زلفوں کے حسین و دلفریب بادل، حواس پر بجلیاں گراتے ہوئے نئے نئے انداز کے شوخ و شنگ ملبوسات اور شانوں سے ڈھلکتے ہوئے رنگ برنگے آنچل اور فیشن و سٹائل کے نام پر تہذیب و روایات کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے نازو انداز معاشرے کے معصوم ذہنوں کو دعوت گناہ دیتی نظر آتی ہیں۔ فیشن کی دوڑ میں شریک یہ تصاویر معاشرے میں فرسٹریشن کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔ اخبارات میں شامل دلکش پیراہن میں ملبوس تصاویر کو دیکھ کر لوگوں میں احساس کمتری کا رجحان فروغ پا رہا ہے۔ تصاویر جیسے ملبوسات زیورات اور دیگر لوازمات کے حصول کی خواہش جائز و ناجائز ذرائع کے استعمال پر اکساتی ہے۔ ہر سال بدلتے ہوئے فیشن کے انداز روپے پیسے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضیاع کے علاوہ معاشرتی سکون و اطمینان اعتدال پسندی اور حقیقی خوشی و مسرت کے جذبات کی جگہ احساس کمتری اور ذہنی انتشار جیسی خرابیوں کو جنم دینے کا باعث بنتے ہیں۔"

اسلام میں عورت کے بناؤ سنگھار کو گھر کی چاردیواری تک مقید کیا گیا ہے۔ لیکن آج کے اخبارات آرٹ اور کلچر کا نام پر بدن کے خطوط نمایاں کرنے والی بہت سی تصاویر بااہتمام چھاپ کرنا پختہ ذہنوں کو انتشار پراگندگی کا تحفہ دے رہے ہیں۔ اسلام دین فطرت ہے۔ اس میں عائد کردہ پابندیاں اگرچہ بادی النظر میں ہمیں ناقابل برداشت اور آزادی کے منافی محسوس ہوتی ہیں لیکن درحقیقت انہی پابندیوں میں ہماری فلاح، سرفرازی اور عاقبت کی کامیابی پنہاں ہے۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ زمین پر فساد کی بنیادی وجوہات تین ہیں۔ زن، زر اور زمین، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عورت کو چادر اور چاردیواری کا تحفظ دیا ہے تاکہ وہ شر سے محفوظ و مامون رہے۔ اخبارات میں جب ماڈلز اور اداکاراؤں کی جذبات میں ہیجان پیدا کرنے والی تصاویر شائع ہوں گی تو اس کے اثرات کیا مرتب ہوں گے۔ اس کا مشاہدہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں باآسانی کر سکتے ہیں۔

"اسلام نے مرد کو حکم دیا ہے کہ اگر کسی عورت کے حسن اور بناؤ سنگھار پر تمہاری نظر اچانک پڑ جائے تو نگاہیں پھیر لیا کرو۔ لیکن اخبارات میں خواتین کی تصاویر سولہ سنگھار کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں اور اسلام کے اس حکم پر عمل کرنے کے خواہشمند قاری کے لیے ہرگز یہ ممکن نہیں۔ کہ وہ ان پر نظر ڈالے بغیر اخبار پڑھ سکے۔"

ایسی تصاویر کی اشاعت کا جواز تہذیب و ثقافت اور فنون لطیفہ کی ترقی کو بتایا جاتا ہے حقیقت میں اس کے پس پردہ اخبارات کی اشاعت میں اضافہ ہے۔ بہت سے لوگ اخبارات تصاویر کے لیے خریدتے ہیں تاکہ انہیں کمرے کی زینت بنایا جا سکے اور ان پر مباحثہ ہو سکے مقابلہ حسن میں شریک خواتین کی تصاویر کی اشاعت سے مشرقی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کے تقلیدی جذبات کو ابھارا جاتا ہے۔

عورت کسی بھی روپ میں ہو خداوند کریم نے اسے لائق تحسین اور واجب احترام قرار دیا ہے اسی لیے خواتین کی تصاویر پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔ تاکہ انہیں بکاؤ جنس نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھا جائے۔غیر ملکی رسالوں سے بلااجازت تصاویر کی نقل اخلاقی جرم ہے ان تصاویر سے معاشرے میں منفی رجحانات پروان چڑھتے ہیں۔صحت مند صحافت کے فروغ کے لیے ان کی اشاعت سے احتراز ضروری ہے کیونکہ یہ تصاویران ممالک کے اخلاق ضوابط اور اقدار کے لحاظ سے تو معیاری ہو سکتی ہے لیکن ہماری تہذیب اور روایات کی رو سے انہیں ہرگز معیاری نہیں کہا جا سکتا۔

مسخ شدہ لاشوں کی تصاویر چونکہ خوف و ہراس پھیلانے کا موجب بنتی ہیں لہذا ان کی اشاعت سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اور صرف ایسی تصاویر شامل اشاعت کرنا چاہئے جو خبریت کی حامل اور اقدار و روایت کی عکاسی کرتی ہوں۔ ایسی تصاویر جن کا کوئی اخلاقی جواز اور مثبت مقصد نہ ہو۔ ان کی اشاعت سے احتراز بہتر ہے۔

کارٹون نویسی:

کارٹون سے مراد مفکر کی وہ آڑھی ترچھی لکیریں ہیں۔جن سے وہ اپنے مافی الضمیر کو بہت سادہ اور مزاحیہ انداز میں اپنے قارئین تک پہنچاتا ہے۔ ابلاغ کے بہت سے ذرائع میں سے ایک ذریعہ کارٹون نویسی کا بھی ہے۔بعض اوقات یہ دوسرے ذرائع سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ کچھ باتیں سینکڑوں ہزاروں الفاظ کے استعمال کے باوجود وہ اثرات مرتب کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔ جو کارٹون ایک اشارے میں مرتب کرنے کا اہل ہوتا ہے۔

اخلاقیات کے تحت کارٹون نویسی کے لیے ضروری ہے کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ۔

متعلقہ کارٹون سے مذمت کا پہلو نہ نکلتا ہو۔

تضحیک اور دل آزاری سے اجتناب کیا جائے۔

مذہبی اور دیگر رہنماؤں کے کارٹون بنانے سے گریز کیا جائے۔

جسمانی عیوب واضح کرنے والے کارٹون بنانے سے احتراز کیا جائے۔

قرآنی لحاظ سے کارٹون نویسی میں قباحت کے دو پہلو ہیں اگر ان کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو اس سے زیادہ زوداثر اور مفید اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا ہے۔ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد فرمایا ہے۔

"انما المومنون اخوۃ"

"تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔"

قرآن پاک کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام انسان بحثیت انسان برابر ہیں اور قابل احترام ہیں۔ لہٰذا تذلیل کا حق کسی فرد کو حاصل نہیں۔

کارٹون نویسی میں عام طور پر جس قباحت کا سامنا ہوتا ہے۔ وہ ذمہ کا پہلو ہے۔ عام طور پر کارٹون سے افراد یا جماعت کی تضحیک اور دل آزاری ہوتی ہے۔ بہت بھونڈے طریقے سے مذاق اڑانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"یا یھا الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم علیٰ ان یکولوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منھن. ولا تلمزوا انفسکم ولا تنا بزوا بالالقاب. بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فالیک ھم الظلمون."

(سوۃ الحجرات آیت نمبر۱۱)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں۔ وہی ظالم ہیں۔"

اسلام میں کردار کشی اور تضحیک سے ممانعت کی بنیادی وجہ عداوتوں اور فتنہ و فساد کی روک تھام ہے۔ اسلام ہر شخص کی عزت نفس کا قائل ہے۔ اس میں کسی بھی فرد کی کسی بھی قسم کی تذلیل سے ممانعت کی گئی ہے۔ سید ابو الاعلیٰ مودودی کے بقول۔

مذاق اڑانے سے مراد محض زبان ہی سے کسی کا مذاق اڑانا نہیں ہے۔ بلکہ کسی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقل اتارنا۔ اس کی طرف اشارے کرنے۔ اس کی بات پر یا اس کے کام پر، اس کی صورت یا اس کے لباس پر ہنسنا۔ اس کے کسی نقص یا عیب کی طرف لوگوں کو اس طرح متوجہ کرنا کہ دوسرے اس پر ہنسیں۔ یہ سب مذاق اڑانے میں داخل ہے۔ اصل ممانعت جس چیز کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی کسی طور پر بھی تضحیک نہ کرے۔ کیونکہ اس تضحیک میں لازماً اپنی بڑائی اور دوسرے کی تذلیل و تحقیر کے جذبات کار فرما ہوتے ہیں۔ جو اخلاقاً سخت معیوب ہیں ....اسی بناء پر اس فعل کو حرام کہا گیا ہے۔"

معاشرے کے بعض افراد کو تقویٰ اور دیگر اہم صفات کی بناء پر کارٹون کا موضوع نہیں بنایا جا سکتا البتہ اگر ان کا کردار قابل مذمت ہو تو اسے کارٹون کا موضوع بنایا جا سکتا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے۔

"بدترین زیادتی کسی مسلمان کی عزت پر ناحق حملہ کرنا ہے"

عبید السلام اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"اس ارشاد میں ناحق کی قید سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حق کی بنا پر اس کے طرز عمل کی مضحکہ خیزی کو کارٹون کے ذریعے نمایاں کیا جا سکتا ہے۔"

اسلامی نقطۂ نظر سے کارٹون نویسی کی دوسری قباحت انسانوں اور جاندار چیزوں کے کارٹون بنانا ہے۔ اسلام میں تصویر سازی کی اجازت خصوصی حالات میں ہے اور کارٹون تصویر سے ملتی جلتی چیز ہے۔

عبید السلام زبنی کارٹون نویسی کے لئے اخلاقیات کا تعین اور قباحتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"اس سلسلے میں پہلی بات یہ ہے کہ کارٹون میں ذی روح کے خاکوں سے پرہیز کیا جائے اور بات کو ایسے انداز سے پیش کیا جائے کہ کسی ذی روح کا نقش ابھارنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ ایسے کارٹون کی ایک بہتر اور اچھی مثال وہ کارٹون تھا۔ جو نوائے وقت نے ساڑھے آٹھ سال پرانا مارشل لاء اٹھائے جانے کے موقع پر صدر ضیاء الحق کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس اعلان کے حوالے سے شائع کیا تھا کہ۔

"مارشل لاء کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا گیا ہے۔"

اس کارٹون میں ایک قبر بنا کر اس پر یہ کتبہ لکھا ہوا دکھایا گیا تھا۔

اسلامی نقطۂ نظر سے یہ ایک معیاری کارٹون تھا۔

اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لیے ذی روح کے کارٹون کو جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ مردار چیزوں کے استعمال کی اجازت اضطراری حالات میں دی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

"انما حرم عیلیکم المتیة والدم ولحم اطنزیر وما اهل به بغیر الله ضمن اضطر عیز باغ والا عاد فلا اثم علیه ان الله غفور رحیم."

(سورۃ البقرہ آیت نمبر۱۷۳)

"اللہ کی طرف سے اگر کوئی پابندی تم پر ہے تو وہ یہ ہے کہ مردار نہ کھاؤ۔ خون سے اور سور کے گوشت سے پرہیز کرو۔ اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھا لے۔ بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

موجودہ صحافت میں ہمیں معیاری اور مثبت اثرات کے حامل کارٹون ملتے ہیں۔ اکثر و بیشتر کارٹون نویسی معیاری تنقید کا بہترین ذریعہ ثابت ہوئی ہے۔ خاص طور پر آمرانہ دور یا ایسے حالات میں۔ جب آزادی اظہار رائے کا فقدان ہو۔

اخبارات میں اصلاحی پہلو والے کارٹون کی اشاعت ضابطہ اخلاق اور اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہے۔

اکثر اخبارات میں منفی اثرات کے حامل کارٹون بھی ملتے ہیں لیکن ان کی تعدادزیادہ نہیں۔ صحت مند صحافت کی ترویج و ترقی کے لیے ان کی اشاعت سے گریز ضروری ہے۔

مزاحیہ کالم بھی اسی زمرے میں آتے ہیں کالم نام کے ساتھ اداریہ ہوتا ہے جس میں اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجاویز و آرا دینے کی آزادی حاصل ہوتی ہے۔

مزاح نگاری چاہے کام کی صورت میں ہو یا کارٹون کی شکل میں اس کا معیاری ہونا ضروری ہے۔

عبیدالسلام زینی اپنی کتاب اسلامی صحافت میں طنز و مزاح کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''طنز و مزاح اگر معیاری نہ ہو تو وہ ظرافت نہیں ستم ظریفی بن جاتا ہے۔ نہ وہ فن مزاح نگاری کے اصولوں پر پورا اترتا ہے اور نہ اخلاق و شائستگی ہی کسی کو ایسے طنز و مزاح کی اجازت دیتے ہیں۔ قرآن و سنت میں ہمیں اس بارے میں جو ہدایات دی گئی ہیں وہ بہت واضح ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جو بھی اعلیٰ درجے کی مزاح نگاری کرنا چاہتا ہے وہ ان ہدایات پر پوری طرح کاربند ہو۔ تاکہ نہ صرف فن کی خدمت کر کے نام حاصل کر سکے بلکہ آخرت کی گرفت سے بھی محفوظ رہے۔''

موجودہ دور کے کالموں میں جھوٹ کی آمیزش زیادہ ہے۔ آج کے مزاح نگار آمد کی بجائے آورد کو بروئے کار لا کر اپنی تحریر میں جو مزاحیہ انداز اختیار کرتے ہیں ۔ اس میں سراسر کذب گوئی سے کام لیا گیا ہوتا ہے اس طرح کرنے والے بھول جاتے ہیں کہ۔

''خرابی اور نامرادی ہے اس شخص کے لئے جو جھوٹی بات اس لئے کہتا ہے کہ دوسرے لوگوں کو ہنسائے۔'' (حدیث نبویؐ)

مزاح نگار کا کمال یہ ہوتا ہے کہ اس کے طنز سے کسی کی دل آزاری نہ ہو دل میں کسک پیدا کی جا سکتی ہے مگر ٹیس کا پیدا کرنا مزاح نگار کے فرائض کے منافی ہے۔ طنز، طعنہ زنی، مزاح اور پھکڑ پن کے مابین فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے کیونکہ اگر تحریر میں ابتذال پیدا ہو جائے تو وہ مزاح کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو آج بہت کم ایسے مزاح نگار ہیں۔ جو واقعی مزاح نگاری کرتے ہیں ورنہ تو اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو ذاتیات اور پھکڑ پن پر اتر آتے ہیں۔ یوں ان کے قلم سے دوسرے لوگوں کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے۔ حالانکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مؤمن وہ ہے جس پر لوگ اتنا بھروسہ کریں کہ اپنی جان و مال اس کی ضمانت میں دے دیں۔" (حدیث نبویؐ)

اشتہارات:

افراد کے تعارف، تصورات یا منصوبوں کی تشہیر اور مصنوعات و خدمات کو روشناس کرانے کے انداز کو اشتہار کہا جاتا ہے۔ اور یہ فن اشتہار سازی کہلاتا ہے۔ آج کے دور میں اشتہار سازی باقاعدہ ماہرین کے زیر نگرانی کی جاتی ہے۔ پہلے سے منصوبہ بندی کی جاتی ہے جس میں طے کیا جاتا ہے کہ کونسی زبان استعمال کی جائے گی۔ کیا الفاظ ہوں گے متعلقہ عوام کون سے ہیں اور مطلوبہ نتائج کے حصول میں یہ اشتہار کہاں تک مددمعاون ثابت ہو گا۔

اشتہارات کو آج کے دور میں ذرائع ابلاغ کی معیشت میں شہ رگ کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ اور آج اشتہارات کے بغیر کسی اخبار کے چھپنے اور ترقی کرنے کا تصور بھی محال ہے۔

اشتہارات اخبارات کی مالی پوزیشن مستحکم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی کمزوری بھی بن گئے ہیں۔ یہ حکومت اور دیگر بااثر اداروں کے ہاتھوں میں ایک ایسی تلوار بن گئے ہیں۔ جو ہر وقت اخبارات کے سر پر لٹکتی رہتی ہے۔ یوں اخبارات کو صداقت و معروضیت کے معاملے میں بہت احتیاط اور مصلحت کوشی سے کام لینا پڑتا ہے اور اپنے قلم پر بہت سی قدغنیں لگانا پڑتی ہیں۔ اشتہارات کو اخبارات کی معیشت کے لیے ناگزیر ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے لیے امتحان بھی کہا جا سکتا ہے۔ اگر ہم موجودہ اخبارات کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ بہت کم اخبارات ایسے ہیں جو اس امتحان میں پورے اترتے ہیں ورنہ کثرت ایسے اخبارات کی ہے جو اشتہارات فراہم کرنے والے اداروں کے ہاتھوں میں کھلونا بن جاتے ہیں اور ایسے ادارے جب چاہیں اور جیسی خبر چاہیں باآسانی اشاعت کروا سکتے ہیں یا پھر اسے اس کی اشاعت کو رکوا سکتے ہیں۔

اشتہار سازی کے بارے میں قرآن میں واضح احکامات ملتے ہیں جن سے ہم اشتہارات کی اشاعت کو اسلامی نظام کے مطابق بنا سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی بھی اشتہار کو شائع اشاعت کرتے وقت دیکھ لینا چاہیے کہ اس کی اشاعت میں کوئی قباحت تو نہیں۔ بحیثیت مسلمان بنیادی ذمہ داریوں میں سے صحافی کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ نہ تو خود غلط کام کرے اور نہ ہی غلط کام کی انجام دہی میں معاونت کرے۔ عبید السلام زینی اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اشتہار بازی کا مقصد لوگوں کو ترغیب دلا کر مصنوعات کے خریدنے اور خدمات کے حصول پر آمادہ کرنا ہے ایسی صورت میں اشتہار بازی کا عمل کسی فرد، گروہ، یا چیز کی سفارش کی حیثیت رکھتا ہے یعنی اشتہارات متعلقہ اداروں کی ایسی سفارش ہیں جو وہ دل نشین انداز میں ذرائع ابلاغ کے ذریعے کرواتے ہیں اور کسی بھی قسم کی سفارش کے نتائج کا بیان کرتے ہوئے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۸۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

"من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها. ومن يشفع
شفاعة سيئة يكن له كفل منها."

"جو بھلائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں سے صلہ پائے گا اور جو
برائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں سے حصہ پائے گا۔"

اشتہار کی اشاعت اخبارات اور اشتہار سازوں کی مشترکہ کوشش ہوتی ہے جو باہمی تعاون کے بغیر محال ہے اور تعاون کن معاملات و امور میں کرنا چاہیے اس کے لیے قرآن پاک میں واضح الفاظ میں ہدایت فراہم کر دی گئی ہیں۔ مثلاً ورۃ المائدہ کی آیت نمبر۲ میں تعاون کی حدود متعین کرتے ہوئے ارشاد کیا گیا ہے۔

"وتعاونو اعلى البر والتقوىٰ والا تعاونوا على الاثم والعدوان.

"جو نیکی اور خدا ترسی کے کام ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور
جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی تعاون نہ کرو۔"

اشتہار کو پرکشش بنانے کی کوشش اشتہار سازی کا بنیادی عمل ہے تاکہ قاری کی توجہ حاصل کر کے اسے مصنوعات کی خرید پر مجبور کیا جائے اس کے لیے انسان کی مختلف بشری کمزوریوں، محرکات اور خواہشات کو استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً پرکشش ماحول، پرکشش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوانین، حسن پسندی، اعلیٰ مقام و حیثیت کے حصول کی خواہش، کم محنت سے زیادہ منافع کمانے کی آرزو، زندگی کے ہر میدان میں کامیابی و کامرانی کا حصول انسانی تجسس کی تسکین کا سامان یہ اور اس جیسے دیگر محرکات کو مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور قاری یا ناظر کو کسی قسم کے ذہنی جبر کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

اشتہار سازی میں مغرب کی بھونڈی اور اندھا دھند تقلید قابل مذمت ہے مغرب مین جن خواہشات کو اعلیٰ و ارفع مقام دے کر پورا کرنے کے طریقے تجویز کیے جاتے ہیں وہ اسلامی صحافت کے نزدیک قابل اعتراض ہیں۔

اس قسم کے اشتہارات میں اس قسم کی تصاویر کو شامل اشاعت کرنے کا جواز یہ بتایا جاتا ہے کہ آج معاشرے کا مزاج اس قسم کا ہو چکا ہے اور یہ تصاویر اشتہار کی مقبولیت میں اضافہ کرتی ہیں حالانکہ اگر اچھے اشتہارات سے ان کا موازنہ کیا جائے تو احساس ہو گا کہ اگر تصاویر کا استعمال نہ بھی کیا جائے تب بھی اشتہار اپنے الفاظ اور نعروں کی وجہ سے قبول عام کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ مثلاً ٹی وی کے اشتہار ''بھول نہ جانا اب پایا'' وغیرہ۔

''یہ دونوں اشتہارات منفی اشتہارات میں شمار کیے جائیں گے کیونکہ ان میں استعمال شدہ خواتین کی تصاویر عریانیت کا عنصر لئے ہوئے ہیں۔ جبکہ اچھے اشتہار کے لیے ضروری ہے کہ اس میں روایات کے منافی کوئی جملہ یا دیگر مواد شامل اشاعت نہ کیا گیا ہو۔ قارئین ان اشتہارات کی بیان کردہ چیزوں کی خوبیوں کی بجائے ان تصاویر کو دیکھتے ہیں۔ یوں اشتہار اپنے مقصد میں ناکام بھی ہو سکتا ہے۔

اشتہارات میں عورت کا جا و بے جا استعمال جذبات میں ہیجان پیدا کرنے کا عام طریقہ متصور ہوتا ہے۔ اشتہار کی ماڈل گرل کے دکھائے جانے والے ناز و ادا اور لباس کسی طور پر بھی اسلام سے ہم آہنگ نہیں ہو سکتے کیونکہ اسلام میں عورت کے لیے نساء کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور نساء کہتے ہین اس چیز کو جو چھپی ہوئی ہو عریاں نہ ہو، اور پردے کے اندر ہو۔ اسلام نے عورت کے لیے چادر اور چاردیواری کا جو تصور دیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

عورت اگر اپنی ضروریات (معاشی ضروریات) کی تکمیل کے لیے گھر سے باہر قدم رکھتی ہے تو اسے ایسا انداز اپنانا چاہئے جو دوسروں کے دلوں میں اس کے لیے احترام وعقیدت کے جذبات پیدا کرے نہ کہ وہ اس نازو انداز سے باہر نکلے کہ دوسروں کی پرہوز نگاہیں اس پر پڑیں۔

اشتہارات میں عام طور پر مصنوعات کی تعریف وتوصیف میں مبالغہ آرائی سے کام لیا جاتا ہے جو کہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے۔

''اللہ تعالیٰ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنی تجارت بڑھانے والوں سے قیامت کے دن نہ تو کلام کرے گا نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھا گا۔ اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کرے گا''۔ بحیثیت ایک مسلمان تاجر ہمارے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہم اپنی مصنوعات کو فروخت کرنے کے لیے کیا کیا ڈھنگ اپناتے اور کن کن انداز سے جھوٹ کو پرکشش پیراہن میں پیش کرتے ہیں۔

مصنوعات کی خوبیوں کے بیان میں جھوٹ کا عنصر زیادہ پایا جاتا ہے اور ذرائع ابلاغ جانتے بوجھتے اس جھوٹ اور فریب دہی میں مدد ومعاون بنتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی قرآن اور حدیث میں اس کو ایک خیانت کہا گیا ہے۔

''یہ بڑی خیانت کی بات ہے کہ تم اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تم کو اس بات سے سچا جانے حالانکہ حقیقت میں تم نے اس سے جھوٹ بولا ہے۔'' حدیث نبویؐ

اشتہار سازی کو کسی کی کردار کشی، اہمیت میں کمی، شین وملت پر مضر اثرات اور دین دشمن عناصر کی حوصلہ افزائی کے لیے استعمال کرنا ناپسندیدہ فعل ہے۔ اشتہار سازی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ پرکشش اشتہارات کے ذریعے صارفین کو مطلوبہ چیز خریدنے اور فضول خرچی کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جو قابل مذمت ہے۔

اخبارات میں ایسے اشتہارات بھی شامل اشاعت کیے جاتے ہیں۔ جن میں ادویات کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہوتی ہیں یہ ادویات ''نیم حکیم خطرہ جان'' کے مصداق انسانی صحت پر مثبت کی بجائے منفی اثرات مرتب کرتی ہیں۔ ان اشتہارات میں فراہم کی گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیرضروری اور فحش معلومات بچوں کے ذہنوں پر مضر اثرات مرتب کرتی ہیں۔

اشتہارات لوگوں میں احساس کمتری کو پروان چڑھا رہے ہیں لوگ اشتہار میں دکھائی جانے والی مراعات اور آسائشات کے حصول کے لیے جائز اور ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہیں۔

فلمی اشتہارات معاشرے میں فحاشی پھیلان کا باعث بن رہے ہیں اخبارات میں بعض اوقات شائع شدہ اشتہارات میں عورت کو جس انداز سے پیش کیا جاتا ہے۔ اسے بعض اوقات لادینی قوتیں بھی دیکھتے ہوئے شرم محسوس کرتی ہیں۔ مجموعی طور پر اگر حالات کا تجزیہ کیا جائے تو بقول حمید نظامی

"احساس ہوگا کہ مجموعی حیثیت سے مجھے کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی ڈراموں اور باقی پروگراموں میں فیشن عورت کا استعمال سیکس سمبل کے طور پر کہہ لیجئے۔ یا اٹریکشن کے لحاظ سے مجھے نہ کوئی اسلامی معیار نظر آتا ہے۔ نہ کوئی اس نقطۂ نگاہ میں تبدیلیاں دکھائی دیتی ہیں۔ کیونکہ ایک خاتون کو بالکل اسی طرح دکھاتے ہیں۔ جس طرح لندن ، نیویارک یا کسی اور ایسے معاشرے کا ٹی وی استعمال کرتا ہے جو مادر پدر آزاد ہے۔"

اس لحاظ سے تو ہمارے ہاں تبدیلی آئی ہے کہ نور بصیرت کا کالم ہمارے ہاں بھی ہے۔ دوسرے اخبارات میں کسی اور نام سے ہوگا اپنا ملی ایڈیشن جمعرات کو دیتے ہیں کوئی منگل بدھ کو دیتا ہے۔ لیکن معاملہ پھر فی صد والا ہی ہے ضرورت ہے کہ بحیثیت مجموعی ہم میں تبدیلی آئے ....

اخبارات میں منفی اشتہارات کے ساتھ ساتھ مثبت اشتہارات بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جو زبان اور اخلاق و اقدار کے لحاظ سے اعلیٰ پائے کے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد خاصی کم ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا کہ ان کے مثبت اثرات مرتب ہوسکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وابستگان صحافت اور ان کا ضابطہ اخلاق

اخبارات و رسائل چلتے پھرتے مدارس سے مماثل ہیں۔ یہ عمارتیں اور علاقوں کی حدود و قیود سے بلند و بالا ہوتے ہیں۔ عوام کی تعلیم و تربیت، اصلاح و تبلیغ، اچھائی اور برائی میں تمیز، مثبت رائے عامہ کی تشکیل، عوامی حقوق و مفادات کا تحفظ، حکومتی حلقوں کی رہنمائی اور خواص کی فکر منظم کرنے کا اعلیٰ و ارفع فریضہ انہی کے ذریعے تکمیل پذیر ہوتا ہے۔

صحافت سے بگڑی ہوئی زبانیں سدھرتی، فاصلے سکڑتے جرائم کی نشاندہی و بیخ کنی ہوتی اور دوریاں قربتوں میں ڈھل جاتی ہیں۔ معاشرتی واقعات و حادثات کو تاریخ کی شکل میں مرتب و منظم کرنا۔ صحافت کے بنیادی فرائض میں سے ایک ہے۔ پست ہمت قوموں کی بلند فکری اسی صحافت کے مرہون منت ہے اور اب تو اس میدان میں نت نئی ایجادات و اختراعات کے باعث ایک انقلاب برپا ہو چکا ہے۔

یہ اہمیت و حیثیت اور انقلاب کے اثرات اس وقت تک بے معنی و لاحاصل ہیں جب تک وابستگان صحافت ان تمام اثرات کو منتقل کرنے کی صلاحیت سے مالا مال نہ ہوں۔ صحافت بذات خود کوئی چیز نہیں اس میں کام کرنے والے لوگ ہی اس کے اثرات کا تعین کرتے اور اس کی اہمیت و افادیت میں اضافے کا باعث بنتے ہیں کیونکہ فی زمانہ صحافت ایک ادارے کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ اداروں کی تکمیل چونکہ افراد سے ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کے کردار کا تعین بھی افراد کے کردار سے ہوتا ہے۔ افراد ہی کسی ادارے کے بناؤ بگاڑ میں کلیدی کردار کے حامل ہوتے ہیں۔

وابستگان صحافت یا صحافت کے ایکٹروں سے مراد وہ افراد ہیں جو خبریں اکٹھی کرنے کے مراحل سے لے کر قارئین و سامعین تک ان کی ترسیل کے عمل میں ممد و معاون ہوتے ہیں۔ ان کی رائے، انداز، تحریر، ذہنیت یا وابستگی کسی بھی خبر یا واقعے کے اثرات میں کمی بیشی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ تمام عمل خبری دربان کاری کہلاتا ہے۔ اور اس عمل میں شریک افراد کو خبری دربان کار یا گیٹ کیپرز کہا جاتا ہے۔ ان گیٹ کیپرز میں یوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تو بہت سے افراد شامل ہیں مگر مندرجہ ذیل افراد خصوصی اہمیت کے حامل ہیں اور ان کی رائے و رویہ پورے اخباری مندرجات کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(۱)	اخبار کا مالک	(۲)	چیف ایڈیٹر
(۳)	ایڈیٹر	(۴)	سب ایڈیٹر
(۵)	رپورٹر	(۶)	فوٹوگرافر
(۷)	میک اپ ایڈیٹر	(۸)	کالم نویس
(۹)	فیچر نگار	(۱۰)	پروف ریڈرز
(۱۱)	پبلشرز	(۱۲)	پرنٹرز

ان میں سے پہلے نو افراد اخباری تنظیم میں بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ کیونکہ یہی افراد اخباری پالیسی بناتے، اسے لاگو کرتے اور اس کے مطابق خبروں کی اشاعت کر کے ان کے اثرات مرتب کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ صحافت میں چونکہ ان لوگوں کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ان افراد کے فرائض منصبی کی بطریق احسن انجام دہی کے لیے کوئی ضابطہ اخلاق ہو۔ جس پر عمل پیرا ہو کر یہ افراد دینی و دنیاوی کامیابی و سرفرازی سے ہمکنار ہو سکیں۔ اور حقیقی معنوں میں صحافت کے متوقع اثرات مرتب کرنے کا باعث بن سکیں۔

ان افراد کے لیے متعین کردہ ضوابط کو ان کے فرائض کی بنیاد پر دو اقسام میں تقسیم کی جا سکتا ہے۔

عمومی ضوابط جن کا خیال اخبار سے منسلک ان تمام افراد کو یکساں طور پر رکھنا چاہیے اور خصوصی ضوابط جو صرف متعلقہ فرد کے لیے مخصوص ہیں۔

عمومی ضوابط:

عمومی ضوابط سے مراد ایسے قواعد و ضوابط کی پابندی ہے جو اخبار سے متعلقہ تمام افراد کے لیے تمام مندرجات اخبار میں ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل ضوابط کی پابندی کی اہمیت کی حامل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صداقت:

صداقت عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا مادہ صدق ہے۔ اور صدق کے معنی سچ کے ہیں صداقت یعنی سچائی۔ کسی بھی بات کو ہو بہو اسی انداز میں آگے منتقل کرنا کہ اس میں اپنی آراء کو جگہ نہ دی جائے۔ کوئی تبصرہ نہ کیا جائے اور اچھائی یا برائی کے فیصلے کا حق عوام کو تفویض کر دیا جائے۔ صداقت کہلاتا ہے۔ اس میں سب سے پہلے زبان کی سچائی آتی ہے۔ صداقت کا پہلا تقاضا یہ ہے کہ آدمی ہمیشہ سچ کو اپنا معیار بنائے۔ اور کبھی بھی جھوٹ کو اپنا دوست تصور نہ کرے کہ۔

"الصدق ینجي و الکذب یھلک."

"صدق نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے۔"

صداقت کا دوسرا تقاضا نیت کی سچائی ہے۔ حدیث نبویؐ ہے۔

"انما الاعمال بالنیات." "اعمال کی دارومدار نیتوں پر ہے"

صداقت کا تیسرا تقاضا عمل کی سچائی ہے۔ یعنی انسان زبان کے ساتھ ساتھ عمل انداز میں بھی ایسا کردار و رویہ اپنائے جو صداقت پر مبنی ہو اگر قول و فعل میں تضاد موجود ہے تو صداقت کا عمل شکوک و شبہات کا شکار ہو جائے گا اور مطلوبہ اثرات مرتب کرنے سے عار ہو گا۔ یہ تینوں تقاضے آپس میں لازم و ملزوم ہیں اور ہمہ گیر اثرات مرتب ہونے کے لیے ان تینوں کا ہونا لازمی ہے۔ اچھی اور معیاری صحافت کے لئے ان تینوں تقاضوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

صحافت کی اصطلاح میں صداقت سے مراد تمام اخباری مندرجات (خبر، فیچر، تصویر، اداریہ، کالم اور کارٹون) میں سچائی و معروضیت کی پاسداری ہے۔ اخبار سے متعلقہ تمام لوگوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اخباری مواد کی اشاعت کے وقت حقائق اور واقعات کو سچائی اور دیانتداری سے پیش کریں۔

اسلام، صحت خبر اور صداقت معلومات پر زور دیتا ہے۔ صحت معلومات کے لیے تحقیق بنیادی عامل کی حیثیت رکھتی ہے۔ مواد کی اشاعت سے پہلے س کی صداقت و سچائی کی جانچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرکھ ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

'یا یھا الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا علی مافعلتم نذلمین" (سورۃ الحجرات آیت نمبر۲)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو جاؤ۔''

صحافت کا بنیادی مقصد عوام میں حقوق و فرائض کا شعور و بیداری ہے۔ ذرائع ابلاغ اپنے اثرات اس وقت ہی مرتب کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں ۔ جب عوام کے اذہان میں ان کی اعتباریت موجود ہو۔ اعتباریت کی یہ موجودگی ایک طویل عمل کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ اخباری مندرجات و اطلاعات کہ ہمہ گیر اثریت اعتباریت کی مرہون منت ہوتی ہے۔ ہنگامی حالات میں بیرونی ممالک کے ذرائع ابلاغ پر یقین کرنا (چاہے ان میں مبالغہ آرائی کا عنصر ہی زیادہ کیوں نہ ہو) اسی عنصر کی وجہ سے ہے کیونکہ یہ ذرائع ایک طویل مدت کی جدوجہد کے بعد عوام کے اذہان میں اپنی یہ اعتباریت قائم کر چکے ہوتےہیں کہ وہ سچائی اور معروضیت پر مبنی خبروں کی نشر و اشاعت کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ بدقسمتی سے چند وجوہات کی بنا پر پاکستانی میڈیا ابھی تک اپنی اعتباریت عوامی اذہان میں قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ ہمارے ذرائع ابلاغ اپنے بنیادی مقاصد کے حصول میں ناکامی سے دوچار ہیں۔

لہٰذا وابستگان صحافت کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسے مواد کو شامل اشاعت کرنے سے حتی الامکان گریز کی راہ اختیار کریں۔ جس کی صداقت کے بارے میں ان کے اذہان میں ہلکا سا شائبہ بھی پایا جاتا ہو اس کے علاوہ سنی سنائی باتوں کو مان لینا اور بغیر کسی ثبوت کے عوام تک پہنچا دینا صحافت جیسے مقدس پیشے کے لیے سم قاتل ہے۔

ضابطہ اخلاق کے تحت بھی کسی خبر کی اشاعت کے لیے صداقت کی موجودگی بنیادی عامل ہے اور خبر کی جانچ پرکھ کی اولین کسوٹی ہے۔ قرآن مجید میں جہاں مسلمانوں کو دیگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخلاق جلیلہ سے روشناس کروایا گیا ہے وہیں اخلاق ذلیلہ کا بھی تعارف کروایا گیا۔ اور ساتھ ہی سزا کا بھی تعین کیا گیا ہے۔

حدیث نبویؐ میں جھوٹ اور سچ کی پرکھ کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ

"كفى بالمرء كذباً ان يحدث بكل ماسمع"

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بغیر تحقیق آگے بیان کردے۔"

اور بعض لوگ جھوٹ کو سچ کے پیرائے میں بیان کرنے میں اتنی مہارت رکھتے ہیں کہ سننے والا ان کی بات کو سچ جاننے پر مجبور ہو جاتا ہے اور وہ لوگ بڑے فخر سے اپنے اس کارنامے سے دوسروں کو بے وقوف بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ ایسا کرتے وقت وہ اس حدیث کو یکسر فراموش کر دیتے ہیں کہ

"سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تمہاری بات کو سچ جانے حالانکہ تم نے جو بات کی وہ جھوٹی تھی۔"

کن حالات میں سچائی کا دامن چھوڑا جا سکتا ہے

حضورؐ نے تین حالتیں ایسی بتائی ہیں جن میں اصل بات چھپانے کی اجازت و رخصت دی گئی ہے۔

(۱) دوران جنگ، جب قومیں اپنی بقاء و فنا کے راستوں پر گامزن ہوتی ہیں۔ ان حالات میں غلط قسم کی اطلاعات جنگی چالوں اور جھوٹ کا سہارا لے کر دشمن فوج میں بددلی پھیلانا جائز ہے۔

(۲) برائی کے خاتمے کے لیے جھوٹ بولا جا سکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس جھوٹ سے معاشرہ کی اصلاح ہوتی ہو اور فتنہ وفساد سے بچا جا سکے۔

(۳) اسلام میں پردہ پوشی کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا کسی کی عیب پوشی کے لیے سچائی سے اغماض برتنا جائز ہے۔

ان تین حالتوں کے علاوہ کسی بھی قسم کے حالات میں صداقت کو پس پشت ڈال کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ کا سہارا لینا قطعاً جائز نہیں۔

شائستگی:

شائستگی سے مراد افعال، اعمال اور زبان میں نرمی و میانہ روی کے عنصر کی موجودگی ہے اعلیٰ اخلاقی اقدار پر عمل پیرا ہونا۔ عادات رذیلہ سے حتی الامکان بچاؤ، معاملات زندگی میں تہذیب و اخلاق کا دامن، غصے کی حالت میں بھی تھامے رکھنا اور جوش میں ہوش نہ کھونا۔ شائستگی کے زمرے میں آتا ہے۔

اگر چہ زندگی کے ہر شعبے کے کارکنان کے لیے شائستگی کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہوتا ہے اور اسی عنصر کی موجودگی ان کی قدر و منزلت میں اضافے کا باعث اور ہر دل عزیزی کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن اخباری کارکنان کے لیے اس عنصر کی ملحوظیت دو چند ہو جاتی ہے کہ اخبارات قوموں کے عروج و زوال کی دستان اور معاشرتی زندگی کے عکاس و ترجمان ہوتے ہیں۔ معاشرتی، معاشی، سیاسی اور تمدنی زندگی کی صحافت کے ذریعے عکاسی و ترجمانی میں شائستگی کو ملحوظ خاطر رکھنا ازحد ضروری ہے یہ شائستگی الفاظ، جملوں، سرخیوں، خیالات اور انداز بیان میں ہونی ضروری ہے اور ہر قسم کی تحریروں میں شائستگی کو مدنظر رکھنا اعلیٰ مقاصد کے حصول میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے اور عوام میں تہذیب و اخلاق کی ترویج کا باعث و موجب بھی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وقل لعبادی یقولو التی هی احسن ان الشیطن ینزغ بینهم."

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۳)

"اور اے محمدؐ! میرے بندوں سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے۔" ۔ اس آیت مبارکہ میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ زندگی کے بیشتر معاملات میں فساد و لڑائی کی بنیادی وجہ گفتگو یا تحریر میں تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ، جملوں یا خیالات کا استعمال ہے جو کہ سرار شیطان کا فعل ہے لہٰذا ضروری ہے کہ انسان فتنہ و فساد سے بچنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے شائستہ الفاظ اور انداز استعمال کرے۔

دینی، معاشرتی اقدار کے منافی تحریری و تصویری مواد کی اشاعت شائستگی کے منافی ہے اس سے معاشرے میں ایسی عادات و اقدار اور روایات رواج پا جاتی ہیں جو معاشرے کو حلال و حرام کی حدود و قیود سے آزاد کروا کے خرابی و فساد کا باعث بنتی ہیں۔

کارکنان صحافت اخلاقی طور پر اس بات کے پابند ہیں کہ وہ شائستگی کے منافی اور فحاشی پھیلانے والے مواد کی اشاعت سے گریز کریں۔

سورۃ النحل کی آیت نمبر ۹۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربی و ینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون."

"اللہ عدل، احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ اور بدی بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔

مفتی اعظم محمد شفیع معارف القرآن جلد ششم میں اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

"قرآن پاک نے فواحش کے انسداد کا یہ خاص نظام بنایا ہے کہ اول تو اس قسم کی خبر مشہور نہ ہونے پائے۔ اور شہرت ہو تو ثبوت شرعی کے ساتھ ہو۔ تا کہ اس شہرت کے ساتھ ہی مجمع عام میں حد زنا اس پر جاری کر کے اس کی شہرت ہی کو سبب انسداد بنا دیا جائے اور جہاں ثبوت شرعی نہ ہو وہاں اس طرح کی بے حیائی کو شہرت دینا جبکہ اس کے ساتھ کوئی سزا نہیں۔ طبعی طور پر لوگون کے دلوں سے بے حیائی اور فواحش کی نفرت کم کر دینے، جرائم پر اقدام کرنے اور شائع کرنے کا موجب ہوتی رہتی ہیں۔ نوجوان مرد اور عورتیں ان کو دیکھتے رہتے ہیں روزانہ ایسی خبروں کے سامنے آنے اور اس پر کسی خاص سزا کے مرتب نہ ہونے کا لازمی اور طبعی اثر یہ ہوتا ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ فعل خبیث نظروں میں ہلکا نظر آنے لگتا ہے اور پھر نفس میں ہیجان پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے اسی لیے قرآن حکیم نے ایسی خبروں کی تشہیر کی اجازت صرف اس صورت میں دی ہے جبکہ وہ ثبوت شرعی کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ اس کے نتیجے میں خبر کے ساتھ ہی اس بے حیائی کی ہولناک پاداش بھی دیکھنے سننے والوں کے سامنے آ جائے اور جہاں ثبوت اور سزا نہ ہو تو ایسی خبروں کی اشاعت کو قرآن نے مسلمانوں میں فواحش پھیلانے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ کاش مسلمان اس پر غور کریں۔"

اس تشریح سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ صحافیوں کو حتی الامکان یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ کوئی بھی ایسی تصویر الفاظ یا دیگر مواد شامل اشاعت نہ کریں جو مسلمہ اسلامی اقدار اور معاشرتی روایات کے منافی ہو۔ کیونکہ جب ذرائع ابلاغ کے ذریعے مسلسل عوام کو فحش خیالات، نازیبا الفاظ اور شرمناک و عریاں تصاویر دیکھنے کو ملتی ہیں۔ تو آہستہ آہستہ وہ اس کے عادی ہوتے چلے جاتے ہیں اور اپنی روزمرہ زندگی میں بھی انہی عادات بد کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یوں معاشرہ آہستہ آہستہ تباہی و ذلت کی اس عمیق کھائی میں جا گرتا ہے۔ جہاں اچھائی اور برائی اپنے مفاہیم کھو دیتی ہیں اور شیطان اپنے ازلی مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

تعصب سے گریز اور رواداری کا فروغ:

تعصب مختلف گروہوں میں زبان، رنگ، نسل یا علاقے کے بنیاد پر نفرت پھیلانے کا نام ہے۔ بعض اوقات انسانوں "ہمچوں ما دیگرے نیست" کے مترادف چھوٹی چھوٹی باتوں کو انا اور زندگی موت کا مسئلہ بنا کر نہ ختم ہونے والی تباہی کو آواز دے لیتے ہیں اور طعن و تشنیع اور تشدد کی راہ اختیار کر کے معاشرتی اقدار کی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ وابستگان صحافت کے لیے ضروری ہے کہ وہ مواد کو شامل اشاعت کرتے وقت خیال رکھیں۔ اور شامل شدہ تحریروں میں ایسے الفاظ یا انداز استعمال کرنے سے گریز کیا جائے۔ جس سے عوام میں تعصب کو فروغ حاصل ہو۔ تعصب کی لعنت جب کسی معاشرے میں پھیل جاتی ہے تو ترقی کی رفتار ہنگاموں، انتشار، فساد اور لڑائی جھگڑے کی نذر ہو جاتی ہے۔

حدیث نبویؐ ہے۔

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی دعوت دے اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی بنیاد پر جنگ کرے اور ہم میں سے وہ بھی نہیں ہے جو عصبیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی حالت میں مرے۔

تعصب کا متضاد رواداری ور وسعت نظر ہے۔ جس کے معانی رعایت، تحمل، برداشت، لحاظ اور پاسداری کے ہیں۔ یعنی دوسروں کے اقوال و افعال کو برداشت کرنا اور عدم تشدد کی روش اختیار کرنے، دلائل سے دوسروں کو قائل کرنے کی کوشش کرنا مگر اتفاق رائے کے لیے مجبور نہ کرنا اور اپنا نقطہ نظر بیان کر کے شائستگی سےکنارہ کشی کر لینا رواداری کہلاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"خذا لعفو وامر بالمعروف واعراض عن الجاهلين."

"عفو کو اپنائیے۔ نیکی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کیجئے"

پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے۔ جس کی بقا و سالمیت کا تقاضا ہے کہ مکمل اتحاد اور یک جہتی کا مظاہرہ کیا جائے۔ اس مقصد جلیلہ کا حصول اسی صورت ممکن ہے۔ جب شہریوں میں رواداری، وسیع النظری اور وسعت قلبی کے جذبات کو فروغ دیا جائے۔

قرآن و حدیث کے مطالعے سے رواداری کی اہمیت کا اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی دیگر صفات عالیہ کے ساتھ ساتھ رواداری کے وصف کا بھی ذکر کیا ہے۔ کسی بھی قوم کے افراد میں اس وصف کی موجودگی خوشگواریت اور امن و سلامتی کی پیامبر ثابت ہوتی ہے۔ جب کہ اس کی عدم موجودگی انتشار، فرقہ واریت، امن وسکون کی تباہی اور دشنام و نفرت کا باعث بنتی ہے۔

رواداری کا حصول کیونکر ممکن ہے؟

اگر وابستگان صحافت مندرجہ ذیل اصولوں پر عمل پیرا ہوں تو رواداری کا حصول ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

(۱) کسی بھی قسم کی تحریر کی اشاعت میں خلوص اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو اولیت دی جائے۔

(۲) جہاں تک ممکن ہو سکے عیوب کی پردہ پوشی کی جائے۔

(۳) ہر قسم کی آراء کا احترام کیا جائے اور ایسی تحریریں شامل اشاعت کی جائیں جو عوام کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رواداری اور وسعت نظری کی افادیت و اہمیت کے بارے میں آگاہ کر سکیں۔

(۴) اس مقدس پیشے میں ہمیشہ یہ مطمع نظر ہونا چاہئے کہ مخلوق خدا کی خدمت کرنی ہے۔

حدیث نبویؐ ہے:

''الخلق عیال اللہ۔'' ''تمام مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ کی خدمت کو اپنی خدمت سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۵) کسی بھی قسم کی خبر کی نشر و اشاعت میں انصاف و مساوات کو بنیادی مقام دیا جائے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"و اذا قلتم فاعدلو ولو كان ذا قربى. (انعام)

''خدا لگتی کہو خواہ تمہارے رشتہ دار کے خلاف ہی کیوں نہ ہو''

(۶) جہاں تک ممکن ہو سکے کوشش کی جائے کہ اختلافی و فروعی نظریات پر بحث مباحثے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اگر کوئی ایسا موقع آ جائے تو انصاف کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

خود احتسابی:

خود احتسابی سے مراد اپنے افعال و اعمال کا جائزہ لینا اور یہ دیکھنا ہے کہ کس حد تک اچھائیاں اور برائیاں سرزد ہو رہی ہیں۔ سرزد ہونے والی برائیوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے اچھائیوں کو کس طرح مزید ترقی دی جا سکتی ہے۔ اور شخصیت و کردار کے کون کون سے پہلو ایسے ہیں جن میں اصلاح کی گنجائش موجود ہے۔ خود احتسابی کا یہ عمل انسانی کردار کی اصلاح و تعمیر میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ فطرت انسان میں خدا تعالیٰ نے یہ جوہر رکھا ہے کہ وہ برائیوں کا علم ہونے پر ان سے دور رہنے اور کمزوریوں پر قابو پانے کی تگ و دو کرتا ہے۔ اور جو انسان اس کوشش میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ دنیا و آخرت میں سرفراز رہتا ہے۔ شیطانی افعال و کردار اگرچہ بہت پر کشش، دل کو لبھانے والا اور بہت جلد اپنی چکا چوند سے متاثر کرنے والا ہوتا ہے لیکن اس میں پائیداری اور ہمہ گیریت نہیں ہوتی۔ انسان جتنی جلدی ان افعال و اعمال کی طرف راغب ہوتا ہے۔ اتنی ہی تیزی سے ان سے متنفر بھی ہو جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنفر کا یہ عمل اس وقت اور بھی سرعت پذیر ہو جاتا ہے جب ان افعال کے نتائج وعواقب سامنے آتے ہیں جبکہ اچھائی کا معاملہ اس سے بالکل برعکس ہے۔ انسان بتدریج اچھائی کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس کے اثرات وثمرات اسے ہمیشہ کے لیے اپنا بے دام غلام بنا لیتے ہیں۔ خود احتسابی کا عمل ہمیں برائیوں سے متنفر اور اچھائیوں کی طرف راغب کرتا ہے۔

صحافتی ایکٹروں کے لیے خود احتسابی کا یہ عمل بہت مفید ثابت ہوتا ہے اسی طرح وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے کے قابل ہو جاتے ہیں جو کہ انسان کی بعثت کا مقصد اولین ہے۔

''قرآن ہمیں یہ تصور دیتا ہے کہ ہم اس دنیا کو عارضی سمجھیں۔ ہر شخص نے اپنے اعمال کو جواب دینا ہے اگر کسی کی صحافت کے ذریعے بے عزتی کی جائے یا فحش لٹریچر شائع کیا جائے تو اس سے اس کے کرنے والے پر گناہ لازم آتا ہے ہر صحافی کل اللہ کے ہاں اپنے اعمال کا جواب دہ ہوگا۔

ایک مسلمان معاشرے میں رہنے والے صحافی کو اپنے فرائض منصبی کس انداز سے انجام دینے چاہئیں اس پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی اپنی کتاب ''اسلام کا قانون صحافت'' میں لکھتے ہیں کہ

''وہ (صحافی) خود احتسابی سے کام لے اس کے بھی تو اعمال قلم بند ہو رہے ہیں۔ جن کا اسے اخروی حیات میں جواب دینا پڑے گا خود احتسابی کا یہی جذبہ انسان کو ہر رذائل سے روک سکتا ہے۔''

تعمیر ملت:

ایک ملک جہاں اپنے شہری کو بہت سے حقوق سے نوازتا ہے اور اسکی بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی کا ذمہ دار ہوتا ہے وہاں ایک شہری پر کچھ فرائض بھی عائد کرتا ہے۔ ان فرائض کی بجا آوری اس کے لیے اتنی ہی ضروری ہے جتنا کہ حقوق کا حصول بلکہ بعض اوقات تو فرض حق پر سبقت لے جاتا ہے۔ ایک شہری کا اولین فرض اپنے ملک سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبت اور اس کی تعمیر و ترقی میں حتی المقدور اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ وطن سے محبت اور تعمیر و ترقی کا انداز تعمیر ملت سے موسوم کیا جاتا ہے اس جذبے کی عدم موجودگی ملک کو ترقی کی بجائے تنزلی کی جانب لے جاتی ہے۔

صحافتی کارکنان چونکہ معاشرتی ترقی، ملکی تعمیر اور تہذیب و روایات کے علمبردار ہونے کے دعویدار ہوتے ہیں لہٰذا عام شہری کی نسبت ان پر یہ دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسا تحریری و تصویری مواد شامل اشاعت کریں جو تعمیر ملت کے مقدس فریضے کی انجام دہی اور فروغ میں ممد و معاون ثابت ہو۔ شہریوں میں حقوق کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض کی ادائیگی کا شعور پیدا کرے۔ مثبت مقاصد اور تجاویز کی حامل تحاریر شامل اشاعت کی جائیں اور ملکی سلامتی و وقار کو ہر حال میں مقدم رکھا جائے کیونکہ اسلامی نظریاتی کونسل کی شائع کردہ رپورٹ ابلاغ کے مطابق۔

''فرد کی تعمیر میں اس کی ملی تاریخ اہم حیثیت رکھتی ہے ....اس سلسلے میں حضورؐ کی حیات طیبہ، سیرت صحابہ کرامؓ مجاہدین اسلام کے کارنامے، اور تاریخ اسلام کے سبق آموز واقعات، دلکش و دل نشین انداز میں پیش کئے جائیں۔ اس کے علاوہ نئی نسل کو شجاعت و بسالت، جفاکشی اور محنت کوشی کی تربیت کے لیے بری، بحری اور فضائی افواج کے مناظر دکھائے جائیں''۔ تعمیر ملت کے اس جذبے کی اہمیت و ضرورت اگرچہ ہر دور میں مسلمہ رہی ہے کہ ۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

لیکن آج کے دور میں جب انسان ہجوم میں کھڑا ہوا بھی خود کو تنہا محسوس کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تعمیر ملت اور وطن و ہم وطنوں سے محبت کے جذبات کو فروغ دیا جائے۔ تربیت اور ذرائع ابلاغ کا استعمال اس انداز سے کیا جائے کہ اپنے ملک اور لوگوں سے نفرت نہ پیدا ہونے پائے۔ بعض اوقات ہم جذباتیت یا دیگر عناصر کی وجہ سے حالات و واقعات کو اس انداز سے ذرائع ابلاغ کے ذریعے عوام الناس کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ ہمارے سادہ لوح عوام برائی سے نفرت کرنے کی بجائے ملک اور اس میں رہنے والے لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے متنفر ہو جاتے ہیں اور یوں بعد میں وہ ہر خرابی کا ذمہ دار ملک یا اہل ملک کو ٹھہراتے ہیں۔ نفرت کا یہ جذبہ نہ صرف خود ان افراد کی خداداد صلاحیتوں کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات لوگ اپنی ذہانت و صلاحیتوں سے ملک و قوم کے لیے کسی بڑے نقصان کا باعث بنتے ہیں یا پھر دشمن کے ہاتھوں میں خود تو کھلونا بن کر تباہی و بربادی کے عمیق غار میں جا گرتے ہیں لیکن آنیوالی نسلوں کے مسائل و مشکلات کے انبار کھڑے کر جاتے ہیں۔

دروغ گوئی سے اجتناب:

دروغ گوئی جھوٹی بات کو کہتے ہیں وابستگان صحافت کی اخلاقیات میں یہ چیز شامل ہے کہ وہ جھوٹ اور بری باتوں سے اجتناب کریں جھوٹ پر مبنی اطلاع دلچسپی اور سنسنی خیزی کے باوجود مسترد کر دینی چاہیئے۔ فضول اور لغو باتوں کو نظر انداز کرنے کی صلاحیت اخباری کارکنان میں ہونی چاہیئے۔ قرآن پاک کی سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۸۳ میں اللہ کے بندوں کی ایک صفت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ

"والذین لا یشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما."

"اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو بات پر ان کا گذر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں"

جھوٹ ایک ایسی برائی ہے جس کے زیر سایہ باقی تمام برائیاں اور خرابیاں پھلتی پھولتی اور معاشرتی تنظیم میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔

اسلام میں جھوٹ بولنے کی سختی سے ممانعت کر گئی ہے اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سخت ترین عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

"ان اللہ لا یھدی من ھو کاذب کفار"

"بے شک اللہ جھوٹے اور حق کو نہ ماننے والے کو راہ ہدایت نہیں دیتا"

رسولؐ سے کسی شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ دوزخ میں لے جانے والا کام کیا ہے۔ فرمایا۔ جب بندہ جھوٹ بولے گا تو گناہ کے کام کرے گا جب گناہ کے کام کرے گا تو کفر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا چلا جائے گا اور یہ کفر اسے جہنم میں لے جائے گا۔

جھوٹ صرف زبان سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ بہت سے دوسرے ناپسندیدہ اعمال و افعال بھی جھوٹ میں شمار ہوتے ہیں۔مثلاً الزام تراشی غلط خبروں کی اشاعت، نمودونمائش کسی کو بلیک میل کر کے رقم ہتھیانا، قول وفعل میں تضاد کی موجودگی حق بات کو باطل انداز میں پیش کرنا اور رائی کا پہاڑ بنانا وغیرہ۔

جھوٹی شہادت سے اجتناب اور شہادت نہ چھپانا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۸۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ولا تکتمو الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ اثم قلبہ واللّٰہ بما تعملون علیم"

''اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ۔ جو شہادت چھپاتا ہے اس کا دل گناہ سے آلودہ ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے"

شہادت چھپانے کا اطلاق اس بات پر بھی ہوتا ہے کہ سنی یا لکھی گئی بات کو اس انداز سے بیان نہ کیا جائے جس طرح وہ وقوع پذیر ہو رہی ہے۔ بلکہ اسے کچھ سے کچھ بنا دیا جائے اور اپنی رائے اور تبصرہ شامل کر کے اس کے اثرات کو کم یا زیادہ کرنے کی کوشش ناتمام کی جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ولا تلبسو الحق بالباطل وتکتمو الحق وانتم تعلمون"

''اور باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ۔ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش نہ کرو۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر :

امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے مراد اچھائی کی دعوت دینا، بھلائی کی طرف لوگوں کو راغب کرنا، برائیوں سے روکنا اور بدی کو مٹانا ہے۔ چونکہ صحافت سے وابستہ افراد اپنے قلم اور اخبار کے ذریعے لوگوں کا متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس لیے ان پر اخلاقی طور پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ صحافتی مواد کے ذریعے اچھائیوں کے فروغ اور برائیوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیخ کنی کے لیے کوشش کریں جو کہ جہاد کی ایک قسم ہے اور اسلام میں بڑی فضیلت کی حامل ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

"یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر." (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۱)

"وہ اچھی بات کا حکم دیتے اور بری بات سے باز رکھتے ہیں"

اور خاص طور پر مسلمانوں کے لیے حکم ہے کہ۔

"امر بالمعروف و نھی عن المنکر" (سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۷)

"اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے روک"

اس اصول پر اگر ہم غور کریں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ بدی کی قوتیں بہت خوشنما ہوتی ہیں اور ہر پل انسان کو گمراہ کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں ان کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ انسان کو گمراہ کیا جائے۔ کیونکہ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے انسان کو تباہ و برباد کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے اور وہ ہر لمحہ اسی جدوجہد میں مصروف ہے کہ کب اسے ازلی مقصد میں کامیابی نصیب ہو۔

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے کمال مہربانی سے اپنے بندوں میں سے کچھ کو یہ فریضہ سونپا ہے کہ وہ برائیوں سے منع کریں اور نیکی کا حکم دیں۔ صحافی حضرات کے پاس یہ سنہری موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنے قلم کے ذریعے عوام کو برائیوں سے متنفر اور اچھائیوں سے متعارف کروا سکتے ہیں۔ یوں وہ تعمیر ملت کے اعلیٰ وارفع مقصد کی تکمیل میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اسلام میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا مقدس فریضہ انسان کو اس لیے سونپا گیا ہے کیونکہ انسان اپنی فطرت سے مجبور ہو کر برائیوں کی طرف لپکتا اور اچھائیوں سے کنارہ کش ہوتا ہے لیکن یہ بھی انسانی فطرت ہی ہے کہ وہ اپنے اعمال میں سزا اور جزا کو بہت اہم گردانتا ہے۔ سزا ایسے اعمال سے متنفر کرتی، جزا اور رغبت دلاتی ہے۔ یوں انسان صحیح معنوں میں اشرف المخلوقات کے درجے پر فائز ہو کر اپنے مقصد تخلیق کو پا لیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خصوصی ضوابط:

خصوصی ضوابط سے مراد ایسے قواعد و ضوابط ہیں جن کی پابندی شعبہ صحافت سے وابستہ تمام افراد کے لیے یکساں نہیں مختلف کارکنوں پر مختلف انداز کی مختلف پابندیاں ہیں۔ اور انہیں مختلف اخلاقیات کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ یہ خصوصی ضابطہ اخلاق مندرجہ ذیل افراد کے لیے کچھ اس طرح سے ہے۔

اخبار کا مالک:

آزاد اور جمہوری ممالک میں صحافت کے ادارے نجی ملکیت میں ہوتے ہیں معاشرے کی بہتری اور عوامی فلاح و بہبود کے حصول کے لیے نجی ملکیت کے ساتھ ساتھ صحافیوں کو آزادی بھی دی گئی ہے۔ کسی بھی اخبار کے کردار کے تعین میں اخبار کا مالک یا نجی ملکیت کا حامل گروہ سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے اخبار کی سماجی و سیاسی حدود و قیود کا تعین اور پالیسی سازی اس کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ قرآنی نقطہ نظر سے اخبار کے مالک کا خصوصی ضابطہ مندرجہ ذیل ہے۔

(i) مثبت پالیسی کی تشکیل:

مثبت پالیسی کی تشکیل سے مراد کام کرنے کی ایسی ہدایات ہیں جو معاشرے کی اقدار و روایات کی عکاس، سماجی و معاشرتی حالات کی ترجمان اور مذہب کی نمائندہ ہوں۔ اخبار کے مالک کو اپنی پالیسی میں نیکی کے فروغ اور بدی کی بیخ کنی کو بنیادی اہمیت دینی چاہئے۔ صرف یہ وہ جذبہ ہے جس کے بل بوتے پر دنیا میں ایک پُر امن معاشرے کی تشکیل ممکن ہے اور معاشرے سے برائیوں اور فتنہ وفساد کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۱۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتو منون باللّٰہ۔"

"اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی اصلاح و ہدایت کے لیے میدان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"

پالیسی کی تشکیل کا مقصد خلق خدا کی ہدایت و اصلاح اور دنیا میں خیروصداقت کا فروغ ہونا چاہئے اخبار کے مالک کی یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی پالیسی میں ایسے عناصر اور اصولوں کو جگہ دینے سے گریز کرے جو ملکی سلامتی و بقا کے منافی ہوں اسے ذاتی مفادات و شہرت کے برعکس ملکی مفادات اور شہرت کے لیے کام کرنا چاہئے بصورت دیگر خدا کو قیامت کے دن جوابدہ ہونا پڑے گا۔ کسی بھی اخبار کے اثرات و کردار کا تعین اس کی پالیسی سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ عملے کے دیگر اراکین اخلاقی و سرکاری طور پر ایسی پالیسی کے تحت کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جو کوئی بھی اخبار اپنے مقاصد کے حصول کے لیے وضع کرتا ہے اگر پالیسی سازی کرتے وقت اخبار کا مالک یا نجی ملکیت کا حامل گروہ مثبت مقاصد کے حصول کو اپنا مطمع نظر بنائے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کا اخبار یا دیگر ذرائع ابلاغ معاشرے میں مثبت انداز میں تبدیلیاں لانے میں کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکیں کیوں کہ میڈیا کی وجہ سے معاشرے میں جتنی انقلابی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئی ہیں اتنی کسی اور ذریعے کی وجہ سے ممکن نہیں ہو سکیں۔

(ii) عملے کے ساتھ صلہ رحمی:

کسی بھی شعبے کی تمام تر کارکردگی عملے کی مرہون منت ہوتی ہے عملے کی ناراضگی یا نااہلی کسی بھی کاروبار کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ ثابت ہوتی ہے پالیسی میکر یا مالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے عملے کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور ان کی فلاح و بہبود کے اقدامات کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔ عملے کے ساتھ صلہ رحمی یہ ہے کہ اوقات کار کا مناسب تعین کیا جائے عملے کی تنخواہیں معقول اور ان کی اہلیت و صلاحیت کے مطابق ہوں۔ ان کی بروقت ادائیگی کی جائے۔ کارکنوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور کارکنوں کے لیے ایسا ماحول پیدا کیا جائے جس میں وہ بلاخوف و خطر اپنی صلاحیتیں بروئے کار لا سکیں۔

ارشاد نبویؐ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کی جائے"

یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ سورہ نساء کی آیت نمبر ۴۶ میں رب ذوالجلال کا ارشادِ گرامی ہے۔

"الکاسب حبیب اللہ."

"محنت کرنے والا خدا کا دوست ہے۔"

(iii) ملازمتوں کا تحفظ:

افعال و کردار کی بروقت ادائیگی اور فرائض منصبی سے بحسن و خوبی عہدہ برآ ہونے کا تمام تر احساس انحصار تحفظ پر ہے۔ ملازمین کے لیے ملازمتوں کا تحفظ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ ملازمین کی خواہش اولین ہوتی ہے کہ اس کا روزگار سلامت رہے۔ اسے ترقی حاصل ہو اور اسے اپنے افسروں کی نگاہ میں عزت و احترام کا درجہ حاصل ہو۔ یہ احساس اس میں کام کی لگن اور سخت کوشی کا قابل تعریف جذبہ ابھارنے میں ممد ومعاون ثابت ہوتا ہے۔ اخبار کے مالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ملازمین کو ملازمتوں کا مکمل تحفظ فراہم کرے تاکہ وہ اپنی تحاریر میں عوامی فلاح و بہبود کے عامل کو بنیادی اہمیت و حیثیت دے کر مثبت رائے عامہ کی تشکیل اور ملکی خوشحالی کا باعث بن سکیں۔

چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر:

ابتدائے صحافت میں اخبار کا مالک ہی اس کا چیف ایڈیٹر یا ایڈیٹر ہوتا تھا۔ اور عملی طور پر تمام امور اور خبری مواد کی فراہمی سے لیکر اشاعت تک کے مراحل اس کی ذاتی محبت اور توجہ کا ثمر ہوتے تھے آج کے دور میں اخبارات کے مالک ایڈیٹر تو ہیں لیکن صرف برائے نام، صحافتی مواد کا چناؤ، کانٹ چھانٹ اور نشر واشاعت کی ذمہ داری عملی طور پر تنخواہ دار ایڈیٹر کو پوری کرنی پڑتی ہے۔ اب چیف ایڈیٹر کا زیادہ تر کام اپنے اخبار کے انتظامی امور کی نگرانی اور پالیسی پر عمل درآمد کرانے سے متعلق ہے اور اکثر اوقات صحافتی مواد اسکی عدم توجہی کی وجہ سے اپنے مطلوبہ اثرات مرتب کرنے میں ناکامی سے دوچار ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر اخلاقی طور پر اس بات کے پابند ہیں کہ وہ انتظامی امور کے ساتھ ساتھ اس امر کو بھی یقینی بنائیں کہ اخبار میں کوئی قابل اعتراض مواد تو شائع نہیں ہوا۔ ان کی جانبداریت اخبار اور اس کے کارکنان کی ترقی کی راہ میں حائل تو نہیں ہو رہی۔ اخبار سے وابستہ تمام افراد سے ذاتی تعلقات استوار کر کے ان کی صلاحیتوں کو مثبت مقاصد کے لیے استعمال کرنا چاہیے پالیسی کے مطابق صحافتی مواد کی تدوین اور اشاعت ان کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔

سب ایڈیٹر:

کسی بھی اخبار یا صحافتی ادارے میں اپنی اہمیت اور گوناگوں ذمہ داریوں کے باعث سب ایڈیٹر کو ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے سب ایڈیٹر کا کام صحافتی مواد کو ملکی سلامتی و بقا کے مطابق بنانے کے ساتھ ساتھ پالیسی پر عمل درآمد یقینی بنانا اور قارئین کی دلچسپی صحافتی مواد میں شروع سے آخر تک برقرار رکھنا ہے جس کے لیے اسے اپنے تخلیقی ذوق کو بروئے کار لانا پڑتا ہے۔ صحافتی مواد میں انوکھا پن اور جدید انداز پیدا کرنا اخلاقیات میں شامل ہے۔ سب ایڈیٹر کو خبریں اور دیگر مواد مختصر واضح اور جامع انداز میں پیش کرنا چاہیے۔ خبر کا بنیادی ڈھانچہ اس سے غور و فکر اور قارئین کی نبض شناسی کا تقاضا کرتا ہے۔

صحافتی مواد کو ابہام، ذاتی آراء غیر ضروری تبصرے، مبالغہ آمیزی، پروپیگنڈے اور پبلسٹی سے پاک رکھنا سب ایڈیٹر کی ذمہ داری ہے۔ اسے بات کو گھما پھرا کر اس انداز میں بیان کرنے سے گریز کرنا چاہیے جس سے مفہوم میں تبدیلی واقع ہو۔ اسے صحافتی مواد میں ردو بدل، ملکی سلامتی و بقا اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے کرنی چاہیے بصورت دیگر سورۃ النساء کی آیت نمبر ۴۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''جو شخص اسلوب کلام میں اس لیے ردو بدل کرتا ہے کہ اس کے ذریعے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنائے۔ خدا قیامت کے دن اس کا فدیہ اور توبہ قبول نہیں کرے گا''۔

رپورٹر:

رپورٹر اخبار سے منسلک ایسے افراد ہیں جو عملی میدان میں جا کر کسی بھی واقعے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشاہدہ کرتے۔ تحقیق کرتے اور پھر معلومات اکٹھی کر کے اسے خبر یا دیگر صحافتی مواد کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ رپورٹروں کی کئی ایک اقسام ہیں مثلاً گیمز رپورٹر، بزنس رپورٹر، فلمی رپورٹر، وغیرہ ان رپورٹروں کا عملی میدان ایک دوسرے سے مختلف ہونے کے باعث کام کی نوعیت بھی مختلف ہوتی ہے۔ ان سب میں بنیادی چیز کسی بھی واقعہ کی وقوع پذیری کے بارے میں عوام کو معلومات اور صورت حال سے آگاہ کرنا ہے رپورٹر کو اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں مندرجہ ذیل خصوصی ضوابط کا خیال رکھنا چاہئے۔

تحریف کی ممانعت:

تحریف سے مراد کسی بھی واقعے شخص یا رہنما کی بات یا قول میں کمی بیشی اور اس انداز سے تراش خراش ہے جس سے بیان یا عبارت کا مفہوم تبدیل ہو جاتا ہے اس میں ایسے الفاظ فقرے اور انداز استعمال کیا جاتا ہے جن سے اپنی مرضی کا مفہوم اخذ کرنے میں آسانی ہو اکثر جلسوں کی رپورٹوں میں یہ عنصر شامل کر لیا جاتا ہے۔

قرآن پاک نے اس بددیانتی سے منع فرمایا ہے اور اسے مسلمانوں کی بجائے یہودیوں کا وصف اور نشان بتایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"من الذین ھادوا یحر فون الکلم عن مواجعه"

''جو لوگ یہودی بن گئے ہیں ان میں کچھ لوگ ہیں جو الفاظ کو ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں''۔

گمان اور قیاس آرائی سے پرہیز:

ایک رپورٹر کا کام مجتہد سے ملتا جلتا ہے اگر وہ نیک نیتی سے حالات و واقعات کی کڑیاں ملا کر اور صورت حال کا درست تجزیہ کر کے خبر مرتب کرتا ہے تو یہ چیز عین شریعت کے مطابق ہے۔ لیکن اگر اس کے گمان اور قیاس سے معاشرے کے کسی فرد یا گروہ کے بارے میں کوئی منفی رائے وجود میں آتی ہے تو یہ درست نہیں رپورٹر اکثر پوشیدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باتوں کا کھوج لگا کر خبر حاصل کرتے وقت اس کی اچھی یا بری توعیت کو سامنے نہیں رکھتے۔ قرآن پاک میں برے اور منفی گمان اور قیاس سے منع فرمایا گیا ہے۔ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر۱۲ میں ارشاد ربانی ہے۔

"یا یھا الذین امنوا جنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔"

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں"

اس آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سرے سے گمان کرنے سے نہیں بلکہ بہت زیادہ گمان کرنے اور خاص طور پر ایسا گمان کرنے سے روکا گیا ہے جو گناہ ہو اس سے معلوم ہوا کہ گمان کی کچھ صورتیں ہیں جو گناہ نہیں ہیں۔ مثلاً اللہ اور اس کے رسولؐ اور اہل ایمان سے نیک گمان رکھنا مؤمن کے ایمان کا تقاضا اور نہایت پسندیدہ بات ہے۔ اس طرح جن لوگوں سے میل جول ہو اور جن کے بارے میں بدگمانی کرنے کی کوئی معقول وجہ موجود نہ ہو ان سے بھی حسن ظن سے کام لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

بقول عبیدالسلام زینی۔

"گمان کی دوسری شکل وہ ہے جس کے بغیر عملی زندگی میں کام چل ہی نہیں سکتا مثلاً حاکم اور عدالت کے سامنے مقدمے کی شہادتیں پیش ہوتی ہیں اسے معاملے کا براہ راست علم نہیں ہوتا۔ وہ شہادتوں کو جانچ پرکھ کر جو فیصلہ کرتا ہے غالب گمان کی بنا پر کرتا ہے یہی صورت نامہ نگار کے ساتھ بھی پیش آتی ہے اسے اپنی خبر زیادہ تر قرائن اور شواہد کا جائزہ لے کر غالب گمان کی بناء پر مرتب کرنا پڑتی ہے ایسی صورت میں گمان جائز ہے۔"

فوٹو گرافر:

صحافت کے آغاز میں اخبارات تصویروں کی بجائے خبروں پر مکمل طور پر انحصار کرتے تھے لیکن موجودہ صحافت میں تصویر کے بغیر کسی اخبار کا تصور بھی محال ہے اسلام میں تصویر کی اجازت بعض مخصوص حالات میں دی گئی ہے فوٹو گرافر کو تصاویر بنانے اور فراہم کرتے وقت مندرجہ ذیل اخلاقیات کا خیال رکھنا چاہئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(i) اچھی اور باوقار تصاویر:

اخبارات میں تصاویر کی فراہمی فوٹو گرافر کی ذمہ داری ہے اخبارات میں شامل مواد میں سب سے زیادہ اعتراض تصاویر پر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اکثر تصاویر بناتے وقت فوٹو گرافر اخلاقیات کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔

اگر فوٹو گرافر اچھی، باوقار اور معیاری تصاویر بنا کر اخبارات کو دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اخبارات سے ناپسندیدہ عناصر کو ختم نہ کیا جا سکے۔ فوٹو گرافر کو تصاویر بناتے وقت بطور خاص خیال رکھنا چاہیے کہ بنائی گئی تصاویر معاشرتی اقدار و روایات کے منافی نہ ہوں دوسرے رسائل سے بغیر اجازت نقل شدہ نہ ہوں۔ خواتین کی بلاوجہ اور نت نئے انداز اور پوز کی تصاویر سے احتراز ضروری ہے۔ ایسی تصاویر نہ بنائی جائیں جن سے آمریت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہو اکثر فوٹو گرافر بڑی بڑی خوبصورت تصاویر چھاپ کر آمریت کو فروغ دینے کا باعث بنتے ہیں اس سے اجتناب ضروری ہے۔

بلا اجازت کسی بھی فرد کی تصویر بنانے سے گریز فوٹو گرافر کے لیے بنیادی ضابطہ ہے خاص طور پر نجی محفلوں میں تصویر کشی کرتے وقت اس چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ تصاویر کے بل بوتے پر فوٹو گرافر کو بلیک میلنگ سے احتراز کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس چیز کو ناپسند کرتا ہے کہ ایک شخص دوسرے کو نقصان پہنچائے یا پھر اس کے لیے دل آزاری کا باعث ہو۔ قابل اعتراج تصاویر کے بل بوتے پر بلیک میلنگ کرنے کی بجائے پردہ پوشی کرتے ہوئے ان تصاویر کو جائع کر دینا فوٹو گرافر کا اخلاقی فریضہ ہے۔ مسخ شدہ لاشوں اور خوف و ہراس پھیلانے والی دیگر تصاویر کی اشاعت سے بھی گریز کرنا چاہیے اور فوٹو گرافر کو یہ تصاویر نہیں بنانی چاہئیں۔

خبریت کی حامل تصاویر بنانا فوٹو گرافر کا اخلاقی فرض ہے لہٰذا اسے ایسی تصاویر بنانے کو ترجیح دینی چاہیے۔

اداریہ نگار:

اداریہ نگار سے مراد وہ فرد ہے نام کے بغیر اخبار میں کالم تحریر کرتا ہے اور تصویر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں رخ سامنے لا کر رائے عامہ کی مثبت انداز میں تشکیل کے لیے کوشاں رہتا ہے ایک ادار یہ نگار کو مندرجہ ذیل خصوصی ضوابط کا خیال رکھنا چاہیے۔

درست اور صحیح تجزیہ:

رائے عامہ کی تشکیل کے لیے حالات و واقعات کا تجزیہ ضروری ہے۔ حقائق و واقعات کو تجزیے کے ذریعے عیاں کرنے کا فن اس سے درستگی اور صحیح پن مانگتا ہے۔ ادار یہ نگار کو تجزیے میں حقائق کو اس انداز سے سامنے لانا چاہیے کہ اگر لوگ اس سے متضاد خیالات و آراء کے مالک ہوں تب بھی وہ اس کی انصاف پسندی اور خلوص نیت کی داد ضرور دیں۔

سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر ۴۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"والا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتى هى احسن."

"اور اہل کتاب کے ساتھ بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقے سے"

خوف خدا اور سیدھی بات:

ادار یہ نگار کو اپنے ذہن میں خوف خدا رکھتے ہوئے کسی بھی ایسی بات کی تحریر میں شمولیت سے احتراز کرنا چاہیے جو حقائق پر مبنی نہ ہو۔ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۷۰ میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے۔

"يا يها الذين امنوا تقوالله وقولو اقولا سديدا."

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو"

ادار یہ نگار کو تحریر میں انصاف پسندی کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے اسے حالات و واقعات پر بحث اور حقائق کا تجزیہ کرتے وقت ہر قسم کی جذباتی وابستگیوں سے بالاتر ہونا چاہیے چاہے معاملہ کسی کا بھی ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"واذا قلتم فاعدلوا ولو كان ذاقربى."

(سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۵۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتے داروں ہی کا کیوں نہ ہو'' انصاف کا یہ حکم صرف عام حالات میں لاگو نہیں ہوتا بلکہ غضب اور رضا دونوں حالتوں میں انصاف کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے۔

''میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ غضب اور رضا دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کہو''

حاکم وقت کی جائز تنقید و توصیف:

اداریہ نگار کو اپنے اداریے میں تنقید و توصیف میں حدود اللہ کا خاص خیال رکھنا چاہیے اور حاکم وقت کی کسی ایسی بات کی تعریف و توصیف سے گریز کرنا چاہیے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب و باعث بنے۔ ارشاد نبویؐ ہے۔

"من ارضی سلطانا بما یسخط ربه خرج من دین اللّٰه.

''جس نے کسی صاحب اقتدار کو راضی کرنے کے لیے وہ بات کہی جو اس کے رب کو ناراض کر دے وہ اللہ کے دین سے نکل گیا''

یوں تو زندگی کے تمام شعبوں کی درستگی اور سرفرازی قواعد وضوابط کی پابندی کا تقاضا کرتی ہے مگر صحافت سے وابستہ افراد کے لیے یہ تقاضا شدید ہے ایک عوامی ادارہ ہونے کے باعث صحافت کے اثرات بہت ہمہ گیر اور ہمہ جہت ہوتے ہیں اس سے وابستہ افراد اگر اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں عمومی و خصوصی ضوابط پر عمل پیرا ہونے سے گریزاں ہوں گے تو لازمی طور پر اس سے عوامی اذہان اثرات قبول کریں گے لہٰذا ضروری ہے کہ وابستگان صحافت کسی بھی قسم کا مواد تحریر یا شامل اشاعت کرتے وقت ان ضوابط کا خیال رکھیں۔ تاکہ مثبت اثرات افراد معاشرہ کے قلوب و اذہان پر مرتب کرنے میں کامیاب و کامران ہوسکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل مطالعہ

صحافت کے بارے میں بیان کردہ قرآنی احکامات اور اخبارات کی موجودہ روش کا موازنہ اس حقیقت کو عیاں کرتا ہے کہ ہماری موجودہ صحافت مکمل طور پر قرآنی احکامات پر عمل پذیر نہیں ہے کچھ اصناف صحافت ایسی ہیں جن کی تکمیل پذیری میں قرآنی احکامات کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے اور کچھ میدان صحافت ایسے بھی ہیں جن میں قرآنی تعلیمات سے روگردانی کا عنصر کارفرما دکھائی دیتا ہے موجودہ دور میں صحافت کے مقاصد کی تکمیل میں جزوی ناکامی کی بنیادی وجہ یہی ہے۔

قرآنی قواعد وضوابط کے تحت اصناف صحافت (خبر، اداریہ، کالم، فیچر وغیرہ) میں صداقت ومعروضیت کی موجودگی از حد ضروری ہے قرآن پاک میں خدائے بزرگ و برتر نے کسی بھی بات کے بیان سے پہلے اس کی تحقیق اور جانچ پرکھ کو لازمی قرار دیا ہے ہماری آج کی صحافت میں اگرچہ اس عنصر کی موجودگی کا اہتمام کیا جاتا ہے تاہم بعض اوقات ایسی خبریں بھی پڑھنے کو ملتی ہیں جن سے صحافی کی غیرجانبداری پر چوٹ کے ساتھ ساتھ صداقت ومعروضیت کا خون ہوتا بھی دکھائی دیتا ہے اخبارات میں بیان کردہ الفاظ، خبروں کی بلاتحقیق تشہیر اور پھر اس کی تردید کی اشاعت قرآنی احکامات سے رولردانی کا نتیجہ ہے۔ اس سے اخبارات کی ساتھ متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ صحافی کی اپنے فرائض منصبی کی دیانتدارانہ ادائیگی میں کوتاہی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ جو صحافیوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ اگر ہم اسی طرح سے زہر اور تعصب میں ڈوبے ہوئے الفاظ کے نشتر اور جھوٹی خبروں کی بمباری قارئین کے اذہان پر کرتے رہے تو وہ دن دور نہیں جب ہماری روزمرہ گفتگو سے شائستگی اور ادب کا خاتمہ ہو جائے گا اور آنے والی نسلیں بجا طور پر کہہ سکیں گی کہ ؎

مجھ کو تہذیب کے برزخ کا بنایا وارث
جرم یہ بھی میرے اجداد کے سر جائے گا

قرآنی جوابط کے تحت مزاح نگاری کو دوسروں کے لیے موجب آزاری نہیں ہونا چاہیئے اور خامیوں کی نشاندہی کا انداز اتنا مؤثر و دل پذیر ہو کہ متاثرہ شخص اس سے خفت محسوس کرنے کی بجائے اپنی اصلاح پر آمادہ عمل ہو جائے۔ موجودہ صحافت مزاح نگاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بعض اوقات قرآنی احکامات سے روگردانی کی مرتکب ہوتی ہے اور بعض اوقات کالموں میں دوسروں پگڑی اچھال کر صحافی صحافت کی آبیاری کرتے نظر آتے ہیں موجودہ دور میں صحافی مندرجات کو جو پہلو قرآنی احکامات کی صریحاً خلاف ورزی کے مترادف ہے وہ تصاویر کا بے تحاشا بلا جواز استعمال ہے۔ قرآن پاک میں تصاویر کے استعمال کی اجازت بعض مخصوص صورتوں میں دی گئی ہے۔ اور خاتون جو ماں، بہن، بیوی، اور بیٹی کے روپ میں قابل احترام اور مقدس ہستی ہے، کی تصاویر اور اس کے بارے میں مواد شامل اشاعت کرتے وقت خاص ہدایات دی گئی ہیں قرآنی احکامات کی رو سے عورت کے بناؤ سنگھار کو گھر کی چار دیواری تک مقید کیا گیا ہے۔ اور مخصوص لوگوں کے سامنے اس کی آرائش و زیبائش کو جائز قرار دیا ہے۔ عورت کے حسن و جمال اور بناؤ سنگھار کو گھر کی چار دیواری میں محدود کرنے کی بنیادی وجہ ان فسادات و خواہشات کی پیشگی روک تھام کے اقدامات کرنا ہیں۔

عورت کی بے حجابانہ نمود و نمائش جو عورت کے حسن و جمال اور بناؤ سنگھار کی عامیانہ نمائش کی مرہون منت ہے۔ معاشرتی نظم و نسق میں انتشار و افراق کا باعث و موجب بنتی ہے۔ اور انسان کے اذہان و قلوب کو پراگندگی و انتشار کا شکار کر کے اشرف المخلوقات کے اعلیٰ و ارفع مقام سے ذلت کی عمیق پستیوں کا مکین بنا دینے میں سرگرم عمل ہوتی ہیں اور یوں پوری کائنات ذلت و گمراہی کے اس دھانے پر پہنچ جاتی ہے جہاں قہر خداوندی انہیں صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔ تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

آج اگر کسی بھی روزنامے یا میگزین کی ورق گردانی کی جائے تو ہمیں بیسیوں خواتین کی تصاویر دلکش ناز و انداز اور پیراہن دلربا میں دعوت عصیاں دیتی دکھائی دیں گی اخبارات میں خواتین کو نت نئے انداز سے متعارف کرانے کا روز افزوں رجحان ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے آج کوئی اخبار ایسا نہیں جس میں شمع خانہ کو شمع محفل بنا کر پیش نہ کیا گیا ہو کہیں خواتین کی بڑی بڑی تصاویر آنکھوں میں مستیاں، لبوں پر شرارتی مسکان، ناز و انداز سے مزین اور دلکش پیراہن میں ملبوس، دلآویز پیکر کے روپ میں جلوہ گر بد فطرت آنکھوں کی تسکین کا باعث بنتی ہیں اور پاکیزہ آنکھوں کو درس بے حیائی دیتی نظر آتی ہیں تو کہیں فیشن کے نام پر شائع کردہ یہ بڑی بڑی تصاویر لوگوں کے کمروں کی زینت و تنہائی کی ساتھی بنتی دکھائی دیتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں تہذیب و ثقافت کی فروغ پذیری کا جواز ان کے تقدس کو پامال کرتا محسوس ہوتا ہے تو کہیں حقوق نسواں کی علمبردار خواتین کی تصاویر اور بیانات کی کوریج معصوم و دیہاتی عورتوں کے مسائل اور اضافے کا باعث بنتی ہیں کہیں اداکاراؤں کے نت نئے متاثر کن چٹ پٹے اسکینڈل اشاعت پذیر ہو کر خواتین کے مقام و مرتبے کو متاثر کرتے دکھائی دیتے ہیں تو کہیں مقابلہ حسن میں شریک خواتین کی تصاویر اور تعریفوں سے مشرق کی بہو، بیٹیوں میں اس حیا سوز مظاہرے کی رغبت میلان کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے۔ اتوار میگزین کے اندرونی صفحات قوم کے معصوم اذہان کو جس فرسٹریشن کا شکار بنا رہے ہیں اور جس انداز سے تخشیات کی نمود و نمائش سے انسانی زندگی سے سکون و اطمینان کا عنصر مفقود کیا جارہا ہے وہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے عفت و عصمت کی حامل زندگی بسر کرنے کی ایک ہی صورت ہے کہ بدکاری کا پرچار کرنے والی زبانیں اور لکھنے والے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ اور معصیت کے چرچوں کو قطعی اور ہر روپ میں بند کر دیا جائے جس معاشرے میں اخبارات عفت و پاک بازی کے تصور سے عاری ہوں آرٹ اور تہذیب و ثقافت کے فروغ کے نام معصیت کو فروغ دیا جا رہا ہو وہاں کیونکر ممکن ہے کہ انسان خواہشات نفس کی پیروی سے گریزاں رہے۔ جب جذبات کو برانگیختہ کرنے والی بے شمار تصاویر نت نئے زاویے سے سامنے آ رہی ہوں۔ وہاں خطا کا پتلا انسان اپنے دامن عصمت کو پاکبازی کی حفاظت کی ذمہ داری سے کیونکر عہدہ برآء ہو، جس تہذیب میں دن رات ہوس پرستی کی دعوت عصیاں دی جا رہی ہو، وہاں انسان کا گناہ سے گریز ایک کار محال بن جاتا ہے۔ قرآن انسانیت کی کشتی کو معصیت کے منجدھار کی طرف لے جانے والی قوتوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جانے اور ناپاک عناصر کی موجودگی سے معاشرے کو پاک کرنے پر زور دیتا ہے اسلام فیشن پرستی، نازو انداز، جدیدیت اور تہذیب و تمدن کی فروغ پذیری کے نام پر انسان کو انسانیت کا لباس اتار پھینکنے اور معاشرے کو حیوانیت کا مسکن بنا دینے کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔ خدا تعالیٰ کو یہ کبھی بھی اور کسی بھی صورت میں گوارا نہیں کہ فحاشی اور عریانی کے جرثومے پرورش پا کر معاشرے کو تباہ و برباد کریں اور قلوب و اذہان کو گمراہ کر کے ناکامی و نامرادی سے دوچار کریں۔ اسی لیے قرآن میں سختی سے منع فرمایا گیا ہے کہ جس تحریر یا تصویر سے معاشرے میں بدامنی و برائی کی فروغ پذیری ہو۔ اس کی اشاعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اجتناب کیا جائے۔ اب ارباب اخبارات کو یہ فیصلہ خود کرنا ہے کہ وہ کس روش پر گامزن ہیں اوران کی یہ روش معاشرے میں کس انداز کی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہو رہی ہے۔ صحافت معاشرے کے لیے آئینے کی حیثیت رکھتی ہے اس آئینے سے قوموں کے حالات اور تہذیب و روایات کی عکاسی ہوتی ہے۔ اور معاشرے میں وقوع پذیر ہونے والے جرائم کا عکس اس آئینے میں شائستگی کی حدود میں مقید رہنا چاہیے۔ قرآنی احکامات کی رو سے جرائم کی رپورٹ میں از حد احتیاط ضروری ہے جرم کو جرم کے انداز میں پیش کرنا اور مجرموں کی غیر ضروری تشہیر سے اجتناب جرائم کے سد باب کے لیے اہم ہے مجرم کو ہیرو بنا کر پیش کرنا قرآنی تعلیمات کے منافی اور جرائم کی روز افزوں ترقی کا موجب ہے جرائم کا لگا تار اور مسلسل تذکرہ لوگوں کے دلوں سے جرم کے خلاف نفرت و کراہت کو کم کر کے اسے قابل قبول بنا دیتا ہے اور اس مرحلے پر عوام الناس لرزہ خیز جرائم کو معمول کے مطابق گردانتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی میں بلواسطہ شامل و شریک ہو جاتے ہیں جو افراد معاشرہ کی اخلاقی بے حسی کا منہ بولتا ثبوت اور جرائم میں روز افزوں اضافے کا موجب و باعث بھی ہے۔

ہمارے آج کے اخبارات میں جرم کا چرچا حد اعتدال سے بہت آگے گزر چکا ہے۔ اخبارات میں شامل مواد کی زیادہ تر سرخیاں اخلاقی جرائم، معاشی جرائم، اور معاشرتی جرائم کی حامل جزدیات پر مشتمل ہوتی ہیں کچھ تو ان جرائم کی نوعیت شدید ہوتی ہے کچھ صحافیوں کے الفاظ جلتی پر تیل کا کام کرتے ہیں اور اسے شدید ترین بنا دیتے ہیں۔

اخبارات چونکہ ایک عوامی ذریعہ ابلاغ اور اسے دس بارہ سال کے بچے سے لے کر ساٹھ ستر تک کے بوڑھے زیر مطالعہ لاتے ہیں اس لیے اس کے اثرات بھی دگنے ہیں۔ اخبارات میں شامل جرائم کی غیر ضروری تفاصیل، معصوم اور کچے ذہن کے حامل بچوں اور نوجوانوں کو بہت سی غیر ضروری معلومات فراہم کر کے جرائم کی دلدل میں دھکیلنے کی وجہ بنتی ہیں۔ وہ جرم کو ایڈونچر کے طور پر لیتے اور اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔

''لاش پر بھنگڑا ڈالتا رہا'' ڈاکو پستول لہراتا ہوا فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا'' اور فلاں فلاں خاتون کا اغواء کر لیا گیا وغیرہ جیسے الفاظ و واقعات جہاں معاشرے کے افراد کی اخلاقی بے حسی کی نشاندہی کرتے ہیں وہاں بچوں میں بھی غیر ضروری تجسس کے جذبات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابھار کر انہیں ان کی منزل سے دور کر دینے کا باعث و موجب بنتے ہیں تاہم اخبارات میں شامل کچھ مواد ایسا بھی ہے جو قرآنی احکامات کے عین مطابق ہے اور عوامی فلاح و بہبود اور مثبت و مفید رائے عامہ کی تشکیل کا مقدس فریضہ انجام دے رہا ہے۔ اخبارات میں لکھ گئے اداریئے میں نیکی کے فروغ اور برائی کی بیخ کنی جیسے مواد میں قرآنی احکام کو مدنظر رکھا جاتا ہے حکومت پر جائز تنقید کر کے عوام کو حکومتی پالیسیوں کے مثبت و منفی پہلو سے باخبر کیا جاتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عوام کو معلومات بہم پہنچا کر انہیں ایک اچھی زندگی کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اخبارات میں دینی کالم کی موجودگی، دینی مسائل اور ان کا حل وغیرہ جیسا مواد خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ اور اخبارات کی قابل تحسین کوشش ہے اس کے علاوہ بہت سے اخبارات عوام کے نفسیاتی مسائل حل کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں۔ جو انسانیت کی خدمت کی مترادف اور قرآنی احکامات کی عمل پذیری کا نام ہے مجموعی طور پر اگر اخبارات تمام مواد کی اشاعت میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور تحقیق کے پہلو کو سامنے رکھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کے مثبت اثرات مرتب نہ ہوسکیں اور صحافت ایک مثالی معاشرہ تشکیل دینے میں ناکامی سے دوچار ہو کیونکہ تحقیق سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وہ معاشرہ کبھی بھی ترقی و سرفرازی کی منازل طے نہیں کر سکتا جس میں افراد معاشرہ یا ایک مخصوص گروہ ایسا نہ ہو جو لوگوں کو بھلائی کی طرف متوجہ کرے برائیوں سے روکے اور اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود و قیود کو پامال کرنے کے مضمرات مابعد اثرات سے دوسرون کو شعور و آگہی ہ دے۔

مختلف ابواب میں مختلف انداز میں قرطاس/ بیض پر نقش کردہ مختلف حقائق، حوالہ جات اور دلائل سے یہ حقیقت عیاں ہے کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں انسان جس ضابطہ اخلاق کو بہبود صحافت کے لیے تیار اور لاگو کرنے میں مصروف عمل ہے۔ جن کی پابندی ایک صحافی کے عزت و وقار میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ اور جن کی موجودگی میں ایک اخبار زرد صحافت سے گریزاں ہوسکتا ہے اسے قرآن پاک میں آج سے چودہ سو سال پہلے خدائے بزرگ و برتر نے نہایت جامع و دل نشین انداز میں بیان فرما دیا تھا۔ ان قواعد و ضوابط پر عمل درآمد سے مثبت نتائج کا حصول نہ صرف آج کے ترقی یافتہ دور میں ممکن ہے بلکہ آج سے چودہ سو سال پہلے کے اس معاشرے میں بھی اس کے مثبت نتائج برآمد ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے جو نہ تو آج کے دور کی طرح ترقی یافتہ تھا نہ ایجادات و اختراعات سے بہرہ ور تھا اور نہ ہی دنیا نے ایک گاؤں کی شکل اختیار کی تھی اور آج سے چودہ سو سال بعد بلکہ رہتی دنیا تک جب انسانی ترقی و کامیابی اپنی آخری حدوں کو چھو رہی وہ گی اور زمانہ بہت بدل چکا ہو گا یہ قواعد وضوابط جاری و ساری رہیں گے۔ اور ان کے مثبت اثرات سے عقل انسانی یونہی فیض یاب ہوتی رہے گی قرآن پاک کے دائمی معجزے اور اس کی تعلیمات کے ابدلاباد تک کے لوگوں سے متعلق ہونے کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے۔

آج اگر عقل انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں قرآنی تعلیمات کو ہادی و رہنما تصور کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان اوج ثریا پر پہنچنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

☆ افراتفری اور ہنگامے پرسکون محافل وادبی مجالس میں تبدیل نہ ہوں۔

☆ معاشرتی بدامنی کی جگہ معاشرتی استحکام نہ لے۔

☆ زن، زر اور زمین کی بنیاد پر ہونیوالے خون ریز تصادم امن ومحبت میں نہ بدل جائیں۔

☆ شیطانیت کی جگہ رحمانیت کا دور دورہ نہ ہو اور دنیا ایک دوزخ کی بجائے فردوس بریں میں تبدیل نہ ہو جائے۔

شرط صرف خلوص نیت کی ہے کیونکہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں کسی بھی مقام پر اور کسی بھی انداز میں خلوص کی موجودگی باقی تمام خامیوں اور ہر طرح کی کمی کا مداوا ثابت ہوسکتی ہے لیکن خلوص کی کمی کسی دوسرے عنصر سے پوری نہیں کی جاسکتی۔

بطور ایک مسلم صحافی کے ہمارا فرض اولین ہے کہ ہم اسلامی ضابطہ اخلاق پر عملدرآمد سے دنیا کے سامنے یہ ثبوت پیش کر دیں کہ اسلام واقعی دین کامل ہے اور زندگی کے تمام شعبوں سے متعلق رہنمائی اس میں موجود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفصیل ابواب

باب نمبر 1: صحافت کی تعریف، اہمیت اور مقاصد

1.1 صحافت کیا ہے

1.2 صحافت کے مقاصد

1.3 صحافت کی اہمیت ماہرین کی نظر میں

باب نمبر 2: ضابطہ اخلاق

2.1 معانی و مفہوم

2.2 صحافتی ضابطہ اخلاق

2.3 مختلف نقطہ ہائے نظر کے حامل ممالک کا صحافتی ضابطہ اخلاق

2.4 مغربی دنیا کا صحافتی ضابطہ اخلاق

2.5 اشتراکی ضابطہ اخلاق

2.6 پاکستان میں رائج صحافتی ضابطہ اخلاق

باب نمبر 3: صحافت کا اسلامی ضابطہ اخلاق

3.1 قرآن کی روشنی میں بنیادی اصول

3.2 شہادت نہ چھپانا

3.3 حق گوئی اور صداقت

3.4 مقصد تحریر

3.5 تحریف کی ممانعت

3.6 حکمت و دانائی

3.7 ریاکاری اور دکھاوے سے پرہیز

3.8 عدل و انصاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.9 اکثریت کی پسند معیار حق نہیں

3.10 بلا تحقیق کچھ نہ لکھنا

3.11 چڑانے سے پرہیز

3.12 دل آزاری سے اجتناب

3.13 (تذلیل آدمیت اور تذلیل گروہیہ سے اجتناب)

3.14 بیان کی پاکیزگی

3.15 پردہ پوشی کا حکم

3.16 حمایت و مخالفت

3.17 نیکی میں تعاون اور بدی میں عدم تعاون

3.18 ایمان و ضمیر کا سودا نہ کرنا

3.19 بہترین انسدادی تدابیر

3.20 اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ

3.21 کھوج اور کرید سے گریز

3.22 مظلوم، ظالم کے ظلم کو بیان کر سکتا ہے

3.23 حلیم طبعی اور درگزر کرنا

3.24 نرم دل گفتگو

3.25 اظہار خیال میں شائستگی

3.26 خدا کی بجائے حاکم کی خوشنودی سے اجتناب

3.27 امر بالمعروف و نہی عن المنکر

3.28 نجی زندگی کا تحفظ

3.29 خواتین کے معاملے میں خصوصی احتیاط

3.30 خوف خدا

3.31 ایمانداری

3.32 فرقہ بندی اور تعصب سے پرہیز

3.33 راز کی حفاظت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

3.34 حسن سلوک

باب نمبر 4: قرآنی احکامات اور موجودہ صحافت

4.1 خبروں کی صحت اور معروضیت

4.2 نجی زندگی کا تحفظ

4.3 تجسس کی ممانعت

4.4 تہمت، بہتان طرازی اور الزام تراشی کی ممانعت

4.5 بلیک میلنگ سے احتراز

4.6 فتنہ پردازی سے گریز

4.7 جرائم کی رپورٹنگ

4.8 تصویر صحافت

4.9 کارٹون نویسی اور مزاحیہ کالم

4.10 اشتہارات

باب نمبر 5: وابستگان صحافت اور انکا ضابطہ اخلاق

5.1 عمومی ضوابط

5.2 صداقت

5.3 شائستگی

5.4 تعصب سے گریز

5.5 خود احتسابی

5.6 تعمیر ملت

5.7 دروغ گوئی سے اجتناب

5.8 امر بالمعروف و نہی عن المنکر

(۲) خصوصی روابط

(i) اخبارات کا مالک

(ii) مثبت پالیسی کی تشکیل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(iii) عملے کے ساتھ صلہ رحمی

(iv) چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر

(۳) سب ایڈیٹر

(۴) رپورٹر

(i) تحریف کی ممانعت

(ii) گمان اور قیاس آرائی سے پرہیز

(۵) فوٹو گرافر

(i) اچھی اور باوقار تصاویر

(۶) اداریہ نگار

(i) درست اور صحیح تجزیہ

(ii) خوف خدا اور سیدھی بات

(iii) حاکم وقت کی جائز تنقید و توصیف

باب نمبر 6: حاصل مطالعہ

کتابیات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالاجات

باب نمبرا

۱ خورشید، عبدالسلام، فن صحافت، مکتبہ کارواں لاہور، ستمبر ۱۹۷۴ء، ص:۱۳

۲ ایضاً

۳ Stephen, Leslie, An Introduction to Journalism p-1

۴ Webster, Third International Dictionary, (2nd-ed.), Siner and Scuster, P.350

۵ Ibid

۶ ڈوگر، حامد ریاض، رہنمائے صحافت، ڈوگر برادرز، لاہور، ص:۱۵

۷ Tehami, Abid Masoud, Competitive Journalism, Azeem Academy, Lahore, P.3

۸ Fraser, bond F, An Introduction to Journalism, p.32

۹ تاگی محمد واصف، خان، عابدہ رحمٰن، ضیاء، انجم، صحافت اور صحافی، اے ون پبلشرز ۱۱ ہور ص:۱۰

۱۰ Pluster, Joe, Journalist, p.5

۱۱ Ibid, P.7

۱۲ خورشید، عبدالسلام، کاروان صحافت، مکتبہ کاروان، لاہور

۱۳ ڈوگر، حامد ریاض، بحوالہ سابقہ، ص:۱۷

۱۴ ایضاً، ص:۱۸

۱۵ Waldrop, Gayle A. "Editor and editorial writer", Rinehart and Company Publishers, New York, 1948, P.47

باب نمبر۲

۱ Webster Opcite, (2nd ed.)

۲ خاکی، محمد اسلم، مقالات علوم اسلامیہ، نیوبک پیلس، لاہور، ص:۸

۳ ایضاً ص:۱۰

۴ Welcox, Ault, Agee, Public Relation Strategies and Tactics, Harper Row Pubishers New York, P.108

۵ عالی، خالد محمود، اردو صحافت تاریخ وفن، نیو بک پیلس چوک، لاہور، ص:۱۶۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦ Tehami, Abid Masoud, Opcite

٧ تاگی، محمد واصف، خان، عابدہ رحمٰن، ضیاء انجم، صحافت اور صحافی، اے ون پبلشرز لاہور

٨ عالی، خالد محمود، بحوالہ سابقہ، ص: ١٦٧

٩ خاکی، محمد اسلم، بحوالہ سابقہ، ص: ٢٠

١٠ امریکی ہفت روزہ ٹائم دسمبر ١٩٨٤ء

١١ World Press Encyclopaedia, Vol-I, P.32, Vol-II, P.956

١٢ حسن، ڈاکٹر مہدی، جدید ابلاغ عام، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ١٩٩٠ء ص: ٣٨-٢٣٤

١٣ ناز، احسن اختر، صحافتی ذمہ داریاں، مقتدرہ قومی زبان، لاہور، ١٩٩٠ء ص: ٦٣-٦٤

١٤ Marx, Karl, "Our freedom of the press of Lessorship" McGraw Hill Book Company, P.9

١٥ تنگ، ماؤزے، عوام کی خدمت کرو، منتخب مضامین، جلد سوم، ١٨ ستمبر ١٩٤٤ء

١٦ عالی، خالد محمود، بحوالہ سابقہ، ص: ١٦٩

١٧ خورشید، عبدالسلام، داستان صحافت، مکتبہ کارواں، لاہور، ستمبر ١٩٧٤ء، ص: ١٣

باب نمبر ٣

١ القرآن، سورۃ المائدہ، آیت نمبر ٣

٢ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ٢٠٨

٣ القرآن، سورۃ الطلاق، آیت نمبر ٢

٤ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ٢٨٣

٥ القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر ١٣٥

٦ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ٤٢

٧ القرآن، سورۃ الفرقان، آیت نمبر ١٢

٨ القرآن، سورۃ ال عمران، آیت نمبر ١١٠

٩ القرآن، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر ٥٣

١٠ القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر ٤٦

١١ القرآن، سورۃ السجدہ، آیت نمبر ٤٠

١٢ القرآن، سورۃ النحل، آیت نمبر ١٢٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳	القرآن،	سورۃ العنکبوت،	آیت نمبر ۱۸
۱۴	القرآن،	سورۃ بنی اسرائیل،	آیت نمبر ۱۰۵
۱۵	حدیث نبوی، ابوداؤد، کتاب الادب		
۱۶	القرآن،	سورۃ الانعام،	آیت نمبر ۱۵۲
۱۷	القرآن،	سورۃ المائدہ،	آیت نمبر ۸
۱۸	القرآن،	سورۃ الانعام،	آیت نمبر ۱۱۷
۱۹	القرآن،	سورۃ النمل،	آیت ۸۴
۲۰	القرآن،	سورۃ النور،	آیت نمبر ۱۵
۲۱	القرآن،	سورۃ الحجرات،	آیت نمبر ۶
۲۲	حدیث نبوی، مسلمہ		
۲۳	القرآن،	سورۃ الانعام،	آیت نمبر ۱۰۸
۲۴	القرآن،	سورۃ الحجرات،	آیت نمبر ۱۱
۲۵	حدیث نبوی، بخاری شریف، کتاب الایمان		
۲۶	ایضاً مسلمہ، ترمذی		
۲۷	ایضاً مسند احمد		
۲۸	القرآن،	سورۃ الھمزہ،	آیت نمبر ۱
۲۹	القرآن،	سورۃ الحجرات،	آیت نمبر ۱۱
۳۰	القرآن،	سورۃ الانعام،	آیت نمبر ۱۵۱
۳۱	القرآن،	سورۃ الفرقان،	آیت نمبر ۷۲
۳۲	القرآن،	سورۃ المومنون،	آیت نمبر ۳
۳۳	القرآن،	سورۃ النور،	آیت نمبر ۱۹
۳۴	القرآن،	سورۃ الاعراف،	آیت نمبر ۲۷
۳۵	القرآن،	سورۃ النور،	آیت نمبر ۲۱
۳۶	القرآن،	سورۃ البقرہ،	آیت نمبر ۱۴۹
۳۷	حدیث نبوی، ابوامامہ، مشکوۃ		
۳۸	القرآن،	سورۃ النساء،	آیت نمبر ۵۸
۳۹	القرآن،	سورۃ المائدہ،	آیت نمبر ۲
۴۰	القرآن،	سورۃ النحل،	آیت نمبر ۹۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۱	القرآن،	سورۃ البقرہ،	آیت نمبر ۲۵۶
۴۲	القرآن،	سورۃ حم السجدہ،	آیت نمبر ۳۶
۴۳	القرآن،	سورہ حم السجدہ،	آیت نمبر ۳۴
۴۴	القرآن،	سورۃ المومنون،	آیت نمبر ۹۶
۴۵	حدیث نبوی، مسلمہ، کتاب الایمان		
۴۶	القرآن،	سورۃ النساء،	آیت نمبر ۶۳
۴۷	القرآن،	سورۃ الحجرات،	آیت نمبر ۱۳
۴۸	حدیث نبوی، ابوداؤد		
۴۹	القرآن،	سورۃ النساء،	آیت نمبر ۱۴۸
۵۰	القرآن،	سورۃ الشوریٰ	آیت نمبر ۴۰
۵۱	القرآن،	سورۃ الاعراف،	آیت نمبر ۱۹۹
۵۲	القرآن،	سورۃ الفرقان،	آیت نمبر ۴۳
۵۳	القرآن،	سورۃ القصص،	آیت نمبر ۵۵
۵۴	القرآن،	سورۃ طٰہٰ،	آیت نمبر ۴۴
۵۵	القرآن،	سورۃ النور،	آیت نمبر ۶۳
۵۶	القرآن،	سورۃ النساء،	آیت نمبر ۶۸
۵۷	حدیث نبوی، مسلمہ		
۵۸	ایضاً موطا، امام مالک		
۵۹	القرآن،	سورۃ البقرہ،	آیت نمبر ۲۶۳
۶۰	القرآن،	سورۃ العنکبوت،	آیت نمبر ۴۶
۶۱	القرآن،	سورۃ البقرہ،	آیت نمبر ۸۳
۶۲	حدیث نبوی، کنز العمال		
۶۳	ایضاً		
۶۴	القرآن،	سورۃ ال عمران،	آیت نمبر ۱۰۴
۶۵	القرآن،	سورۃ ال عمران،	آیت نمبر ۱۱۰
۶۶	القرآن،	سورۃ النور،	آیت نمبر ۴۷-۴۸
۶۷	حدیث نبوی، روایت حضرت عبداللہ ابن عمر		
۶۸	القرآن،	سورۃ النور،	آیت نمبر ۱۲
۶۹	حدیث نبوی		

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۰ ایضاً طبرانی، حضرت حذیفہ
۷۱ القرآن، سورۃ النور، آیت نمبر ۲۳ تا ۲۵
۷۲ القرآن، سورۃ ال عمران، آیت نمبر ۱۷۵
۷۳ القرآن، سورۃ ال عمران، آیت نمبر ۱۲۲
۷۴ القرآن، سورۃ ال عمران، آیت نمبر ۱۰۲
۷۵ القرآن، سورۃ الانفال، آیت نمبر ۲۷
۷۶ القرآن، سورۃ المومنون، آیت نمبر ۸
۷۷ حدیث نبوی، مسلم، بخاری
۷۸ القرآن، سورۃ الانعام، آیت نمبر ۱۶۰
۷۹ حدیث نبوی، ابوداؤد
۸۰ ایضاً ابوداؤد، ترغیب وترہیب
۸۱ ایضاً ابوہریرہ، ترغیب وترتیب
۸۲ حدیث نبوی

باب نمبر ۴

۱ القرآن، سورۃ الحجرات، آیت نمبر ۶
۲ القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر ۴۲
۳ حدیث نبوی، مروی ابوداؤد، تیسیر الباری شرح بخاری شریف، مؤلف امام ابوعبداللہ بن اسماعیل بخاریؒ، مترجم علامہ وحیدالزمان، احسان پبلشرز، لاہور ۱۹۹۰ء
۴ نیازی، لیاقت علی خان، اسلام کا قانون صحافت، بک ٹاک لاہور ۱۹۹۵ء، ص: ۷۱
۵ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، اسلامی ریاست، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ص: ۵۶۵
۶ الماوردی، امام ابوالحسن، احکام السلطانیہ، اردو ترجمہ اسلام کا نظام حکومت از ساجد الرحمٰن صدیقی، اسلام پبلیکیشنز لاہور، ۱۹۹۰ء، ص: ۳۹-۴۳۸
۷ القرآن، سورۃ النور، آیت نمبر ۲۹
۸ القرآن، سورۃ الحجرات، آیت نمبر ۱۲
۹ صلاح الدین، محمد، بنیادی حقوق، ادارہ ترجمان القرآن لاہور ۱۹۷۸ء ص: ۲۵۶
۱۰ مروی ابوداؤد، بحوالہ سابقہ
۱۱ القرآن، سورۃ الانعام، آیت نمبر ۹۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲ القرآن، سورۃ الروم، آیت نمبر۴۲

۱۳ القرآن، سورۃ الانعام، آیت نمبر۹۹

۱۴ القرآن، سورۃ النور، آیت نمبر۲۳

۱۵ ظفر اللہ، محمد، اسلام کا نظام عفت و عصمت، دارالاشاعت ۱۹۷۵ء ص:۵۱-۲۵۰

۱۶ شہاب، رفیع اللہ، اسلامی معاشرہ، سنگ میل پبلیکیشنز لاہور، ۱۹۸۸ء

۱۷ القرآن، سورۃ الاحزاب آیت نمبر۵۸

۱۸ نیازی، لیاقت علی خان، بحوالہ سابقہ، ص:۱۰۰

۱۹ القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر۱۱۲

۲۰ زینی، عبید السلام، اسلامی صحافت، ادارہ معارف اسلامی لاہور، ص:۱۱۳

۲۱ القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر۷۰

۲۲ حدیث نبوی، مروی ابوداؤد، نسائی

۲۳ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت نمبر۱۹۱

۲۴ القرآن، سورۃ المائدہ، آیت نمبر۳۲

۲۵ مودودی، سید ابوالاعلی، تفہیم القرآن جلد اول، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ص:۶۱

۲۶ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت نمبر۲۷

۲۷ القرآن، سورۃ المائدہ، آیت نمبر۶۴

۲۸ القرآن، سورۃ آل عمران، آیت نمبر۱۰۳

۲۹ القرآن، سورۃ الاعراف، آیت نمبر۵۶

۳۰ القرآن، سورۃ الاعراف، آیت نمبر۷۴

۳۱ القرآن، سورۃ الرعد، آیت نمبر۲۵

۳۲ القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر۵۹

۳۳ القرآن، سورۃ المائدہ، آیت نمبر۳۳

۳۴ مودودی، سید ابوالاعلی، بحوالہ سابقہ، ص:۱۲۸

۳۵ زینی، عبید السلام، بحوالہ سابقہ، ص:۱۲۸

۳۶ القرآن، سورۃ آل عمران، آیت نمبر۱۰۴

۳۷ القرآن، سورۃ النور، آیت نمبر۱۹

۳۸ القرآن، سورۃ حم السجدہ، آیت نمبر۳۶

۳۹ زینی، عبید السلام، بحوالہ سابقہ، ص:۱۹۴

۴۰ حدیث نبوی، تیسیر الباری شرح صحیح بخاری

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

۴۱ ایضاً

۴۲ ایضاً

۴۳ زینی، عبید السلام، بحوالہ سابقہ، ص: ۲۲۰

۴۴ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، بحوالہ سابقہ، ص: ۱۸۸

۴۵ نیازی، لیاقت علی خان، بحوالہ سابقہ، ص: ۲۳۰

۴۶ شفیع، مولانا مفتی محمد، تصویر کے شرعی احکام، ادارہ المعارف کراچی، ۱۹۷۹ء، ص: ۱۷۰

۴۷ زینی، عبید السلام، بحوالہ سابقہ، ص: ۲۳۲

۴۸ مشکوۃ شریف، بحوالہ سابقہ

۴۹ زینی، عبید السلام، بحوالہ سابقہ، ص: ۲۶-۲۲۵

۵۰ ایضاً ص: ۲۰۸

۵۱ ایضاً ص: ۱۹۱

۵۲ القرآن سورۃ الحجرات، آیت نمبر ۱۰

۵۳ القرآن، سورۃ الحجرات، آیت نمبر ۱۱

۵۴ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، بحوالہ سابقہ، ص: ۵۸

۵۵ حدیث نبوی، تیسیر الباری

۵۶ زینی، عبید السلام، بحوالہ سابقہ، ص: ۲۳۴

۵۷ ایضاً ص: ۲۳۷

۵۸ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۷۳

۵۹ زینی، عبید السلام، بحوالہ سابقہ، ص: ۲۳۸

۶۰ حدیث نبوی

۶۱ ایضاً کنز العمال

۶۲ زینی، عبید السلام، بحوالہ سابقہ، ص: ۲۶۹

۶۳ القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر ۸۵

۶۴ القرآن، سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲

۶۵ حدیث نبوی، بخاری شریف، بحوالہ سابقہ

۶۶ حدیث نبوی، مشکوۃ شریف، بحوالہ سابقہ

باب نمبر ۵

۱ القرآن، سورۃ الحجرات؛ آیت نمبر ۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "